مجموعۂ رسائل
علامہ ٹانڈویؒ

- کذبات مرزا
- مغلظات مرزا
- اختلافات مرزا
- کفریات مرزا
- کرشن قادیانی آریہ تھے یا عیسائی

تالیف: حضرت علامہ نور محمد ٹانڈویؒ

تحشیہ: مولانا شاہ عالم گورکھپوری

ترتیب و پیشکش

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

ناشر

شعبۂ تحفظ ختم نبوت جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ

مدھوبنی، وایا پرتاپ گنج، ضلع سپول بہار

E-mail: jamiatulqasim@yahoo.com / www.jamiatulqasim.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Shah Alam Gorakhpuri | شاہ عالم گورکھپوری

Deputy Secretary
All India Majlis-e-Tahaffuz Khatm-e-Nubuwwat
Darul Uloom Deoband
Director: www.mtkn-deoband.net

نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت
دار العلوم دیوبند
ڈائریکٹر ویب سائٹ: ایم ٹی کے این۔ دیوبند۔ نیٹ

mtkn

Ref. ... Date ....

باسمہ تعالیٰ

مکرمی جناب مولانا مفتی محفوظ الرحمن صاحب زید مجدکم

سلام مسنون

حسب اجازت حضرت مولانا عبد العلیم فاروقی مدظلہٗ تحریر ہے کہ
آپ کے جامعہ القاسم دار العلوم الاسلامیہ مدھوبنی پرتاپ گنج ضلع سپول کو
رسائل علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی رحمۃ اللہ کی طباعت و اشاعت
کی مکمل اجازت دی جاتی ہے۔ بہتر ہوگا کہ مجموعہ کی شکل میں شائع
کریں تاکہ زیادہ نفع عوام تک پہونچے۔

شاہ عالم گورکھپوری

۲۹ شوال ۱۴۲۹ھ

Resi: Moh. Khanqah Deoband Distt. Saharanpur - 247554 (INDIA)
Ph: 01336-220345, 9359792771 Fax: 01336-220603
Website www.mtkn-deoband.net E-Mail:shahdbd@rediffmail.com

حسنِ ترتیب

صفحہ	رسالہ

کذباتِ مرزا	۵ - ۱۲۳
مغلظاتِ مرزا	۱۲۵ - ۲۵۳
اختلافاتِ مرزا	۲۵۵ - ۲۹۴
کفریاتِ مرزا	۲۹۵ - ۳۵۳
کرشن قادیانی آریہ تھے یا عیسائی	۵ - ۳۹۴

اِنَّمَا یَفْتَرِالْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ط وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ

ترجمہ: وہ لوگ جھوٹ بناتے ہیں جن کو اللہ کی باتوں پر یقین نہیں
اور وہی لوگ جھوٹے ہیں

الحمدللہ والمنۃ کہ رسالہ جامعہ

کذبات مرزا

یعنی مرزا قادیانی کے جھوٹ

جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے رنگ برنگ اعجازی و کراماتی دوسو سے زیادہ سفید و سیاہ جھوٹ جمع کیے گئے ہیں اور اُن کی مصنوعی نبوت و دیسی مسیحیت کو داغدار بنا کر اُن کو دروغ گوئی کا ''پیغمبر'' ثابت کیا گیا ہے۔

مؤلفہ
جناب مولانا الحافظ المولوی نور محمد خاں صاحب

ناشر
شعبہ تحفظ ختم نبوت جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ، مدھوبنی، سپول بہار

تفصیلات

نام کتاب: مجموعۂ رسائل علامہ ٹانڈویؒ
مصنف: حضرت مولانا علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی رحمۃ اللہ علیہ
تصحیح وتحشیہ: مولانا شاہ عالم گورکھپوری، کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
ترتیب وپیشکش: مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی، بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ
باہتمام: شاہد عبداللہ
تعداد: ۱۱۰۰
سن اشاعت: بموقع سہ روزہ تربیتی کیمپ تحفظ ختم نبوت ۱۹ تا ۲۱ رنومبر ۲۰۰۸ء
بمقام جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ
قیمت: 250 روپے
کمپوزنگ: شاہی کمپوٹر سینٹر دیوبند، فون نمبر 220345 01336
ناشر: شعبہ تحفظ ختم نبوت جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ
مدھوبنی، وایا پرتاپ گنج، ضلع سپول، (بہار)
تیسرا ایڈیشن: ۷ رشوال ۱۴۲۹ھ مطابق ۸ ر اکتوبر ۲۰۰۸ء

ملنے کے پتے:
☆ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
☆ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ، مدھوبنی، سپول (بہار)
☆ اما قاسم اسلامک ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ (انڈیا)
این۔۹۳، سیلنگ کلب روڈ، لین نمبر ۲، بٹلہ ہاؤس جامعہ نگر نئی دہلی۔ ۲۵

احوالِ واقعی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداًومصلیاًومسلماً امابعد! ضلع سپول، کوسی و پورنیہ کمشنری (بہار) کے مسلم اکثریت والے ان اضلاع میں سے ہے جس پر قادیانیت کا منحوس سایہ مسلمانوں کی غفلت سے کہیں زیادہ، سرکاری سرپرستی کی وجہ سے منڈلا رہا ہے۔ اس فتنہ کے دفاع میں سیاسی اور مذہبی دونوں میدانوں میں جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ، سپول بہار کی اپنی بساط بھر خدمات کے الحمدللہ خاطر خواہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک زرّیں کڑی جامعہ میں ۱۹ تا ۲۱ ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ میں منعقد ہونے والا سہ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ بھی ہے جو کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے مشورے سے اور اسی کی نگرانی میں منعقد ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ پورنیہ اور کوسی دونوں کمشنریوں کے پانچ سو سے زائد علماء پر مشتمل یہ کیمپ تحفظ ختم نبوت کے میدان میں انشاء اللہ سنگ میل ثابت ہوگا۔

فتنہ کی سنگینی کے پیش نظر چونکہ کام میں تسلسل باقی رکھنا ضروری ہے اس لئے موقع کی مناسبت سے جامعہ کے اراکین نے طے کیا کہ جامعہ کے شعبہ تحفظ ختم نبوت کے تحت زیادہ سے زیادہ مفید رسائل اور کتابیں شائع کی جائیں تاکہ علاقہ میں ہر خاص و عام تک بآسانی پہنچ سکیں اور علمی میدان میں بھی قادیانیوں کا ناطقہ بند کیا جاسکے۔ چنانچہ کمیٹی کے انتخاب کے مطابق کل ہند مجلس کی مصدقہ و مطبوعہ ۱۵ کتابچوں کے علاوہ حضرت علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی علیہ الرحمۃ کے جملہ رسائل کو بھی منظر عام پر لانے کی سعادت جامعہ کو حاصل ہو رہی ہے جن کی افادیت عالمی سطح پر مسلم ہے۔

یہ رسائل پہلے دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ نے الگ الگ شائع کیے تھے اب ٹرسٹ کی اجازت کے بعد ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی پرتاپ گنج، ضلع، سپول'' کے شعبہ تحفظ ختم نبوت کی جانب سے مجموعہ کی شکل میں شائع کئے جارہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر ہم خدام تحفظ ختم نبوت کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔ محتاج دعا

محفوظ الرحمٰن عثمانی

بانی و مہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ، مدھوبنی، سپول

۲۹ رشوال المکرّم ۱۴۲۹ھ مطابق ۳۰ رنومبر ۲۰۰۸ء

ارشادگرامی

حضرت مولانا عبدالعلیم فاروقی صاحب مدظلہ

رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند و مہتمم دارالمبلغین لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ و حدہ الصلوٰۃ و السلام علیٰ من لا نبی بعدہ، امّا بعد !

قادیانیت کا فتنہ اب کوئی نیا فتنہ نہیں، مرزا غلام احمد قادیانی نے لگ بھگ ایک صدی قبل نبوت کا دعوی کیا تھا۔ اس فتنہ کی ابتدا کے وقت سے آج تک خصوصی طور پر علماء دیوبند ختم نبوت کے عقیدہ کی حفاظت کے لیے میدان عمل میں نظر آرہے ہیں اور یہ ایسی تاریخی حقیقت ہے جو کسی دلیل کی محتاج نہیں۔

ماضی میں جن علماء حق نے اس کار خیر میں شرکت کی ہے اُن میں ایک نام علامہ نور محمد ٹانڈوی مظاہری علیہ الرحمۃ کا بھی ہے مولانا کو فرق باطلہ کی تردید سے خاص دلچسپی تھی۔

راقم الحروف کو حضرت مؤلف علیہ الرحمۃ سے واقفیت بدو شعور سے ہے۔ حضرت امام اہل سنت مولانا عبدالشکور فاروقیؒ سے گہرا ربط تھا۔ دارالمبلغین لکھنؤ اور اس کے کاموں میں شریک رہتے تھے، شہدائے اسلام کے تاریخی جلسوں میں پابندی کے ساتھ شرکت کا معمول تھا۔ تحریر و تقریر سادہ اور دلچسپ ہوتی تھی۔ خشک سے خشک موضوع کو ظرافت اور مزاح کے انداز میں پیش کرنے کا پورا ملکہ رکھتے تھے۔ جیسا کہ ان کے رسائل کے مطالعہ کے وقت آپ محسوس فرمائیں گے۔

احقر کے دل میں عرصہ سے داعیہ تھا کہ حضرت کی تصنیفات خاص طور پر ردّ قادیانیت کے موضوع پر جو رسائل ہیں ان کی اشاعت ہوجائے مگر مشاغل کی کثرت کی وجہ سے اس کا موقع نہ

مل سکا۔ اللہ تعالیٰ، عزیز گرامی جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے حضرت کے پانچوں رسائل؛ اختلافات مرزا، کفریات مرزا، کذبات مرزا، مغلظات مرزا، اور کرشن قادیانی آریہ تھے یا عیسائی، کو از سر نو محنت کر کے جدید حوالوں کے مراجعت کے بعد ہر رسالہ کے شروع میں قیمتی مقدمہ تحریر کیا جن میں موضوع کے تعلق سے بہت ہی کارآمد مواد پیش کیا جس سے مولانا موصوف کی بالغ نظری کا احساس ہوتا ہے۔ مختصر تحریر میں قادیانیوں کی طرف سے پیدا کردہ شبہات کا بھرپور ازالہ کر دیا ہے جو ایک کامیاب خدمت ہے۔ **ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔**

رسالہ ''مغلظات مرزا'' میں ترتیب جدید اور تمام رسائل میں علامات ترقیم، پیراگراف کی تبدیلی، ضروری عنوانات کا اضافہ اور جدید تقاضوں کے مطابق فہرست سازی وغیرہ امور موصوف کی محنت و کاوش اور علمی ذوق کے لیے غماز ہیں۔ اس طرح یہ علمی ورثہ پون صدی کے بعد ایک بار پھر تر و تازہ ہو کر منظر عام پر آرہا ہے ورنہ اس کا شدید خطرہ ہو چلا تھا کہ یہ رسائل معدوم ہو جاتے اور امت ان کے استفادہ سے محروم ہو جاتی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا شاہ عالم صاحب کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے اور ان کو مزید ترقیات سے مالا مال کرے۔ آمین۔

دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ کی جانب سے ان رسائل کی اشاعت کی جارہی[1] ہے۔ قادیانیت کی تردید کے لیے یہ رسائل ایک بے بہا سرمایہ ہیں، اِس محاذ پر کام کرنے والوں کے لیے انشاء اللہ بیحد مفید و کارآمد ثابت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور حضرت مؤلف کے درجات کو بلند فرمائے آمین۔

عبد العلیم فاروقی
چیرمین دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ

[1] بعد اجازت، مجموعہ کی شکل میں اب جامعۃ القاسم دارالاسلامیہ سپول، (بہار) کو شائع کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔

تقریظ

عارف باللہ حضرت مولانا مفتی افتخار الحسن صاحب کاندھلوی مدظلّہ

خلیفہ حضرت اقدس قطب الارشاد شاہ عبد القادر صاحب رائپوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلامُ علی من لا نبی بعدہٗ اما بعد!

قادیانیت، عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ایک بڑی سازش اور تعلیمات اسلام و تصریحات قرآنی کے خلاف ایک بغاوت ہے جس کا مقابلہ تمام مسلمانوں خصوصاً علمائے اسلام کی بنیادی ذمہ داری اور اہم مذہبی حق ہے۔ اسی ذمہ داری کا احساس اور حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق و نسبت کا اثر ہے کہ جس دن مرزا قادیانی نے لدھیانہ میں اپنی نبوت و مہدویت کا اعلان کیا اُسی دن سے اس کا تعاقب شروع ہو گیا تھا جو بفضلہٖ تعالیٰ آج تک جاری ہے۔

مختلف علماء نے مختلف اسالیب میں قادیانیت اور مرزا قادیانی کی ذاتی زندگی، عادات و اخلاق ہر ایک پر داد تحقیق دی اور ایسے ایسے پہلوا جاگر کئے کہ اگر قادیانیوں کو دین کی ذرا بھی سمجھ ہوتی، قرآن مجید، احادیث نبویہؐ سے کچھ بھی تعلق اور آخرت کی رتی برابر فکر ہوتی تو وہ ان کتابوں کو پڑھ کر اور مرزا کی ذاتی زندگی کی خامیوں، گندگیوں سے اس کے افعال و کردار کی ناپاکی اور اس کی تحریروں کی علمی بے حیثیتی، اختلافات، بے علمی اور زبان درازی سے آشنا ہو کر اسی وقت اسی لمحہ قادیانیت سے توبہ کر لیتے۔

نذرِ عقیدت

میں اپنے شبانہ روز کی سخت محنت کی اِس
''ناچیز کاوش'' کو انتہائی عقیدت وتمنّائے دلی
کے ساتھ بطل جلیل مجاہد اکبر کامل العلوم و
الفنون جامع معقول و منقول فخر المحد ثین
رأس المفسرین حضرت مولانا الحاج الحافظ
المولوی ''حسین احمد صاحب'' مدّ اللہ ظلّہم
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند
کے نام نامی و اسم گرامی سے منسوب کر کے
فخر سرخروئی وعزت حاصل کرتا ہوں۔
گر قبول افتد زہے عز وشرف!!

عقیدت کیش
نور محمد
از مظاہر علوم سہارنپور
۲۱/محرم ۱۳۵۲ھ

اور یہ ہوا بھی کہ بہت سے قادیانی بلکہ اس کے بڑے بڑے پرچارک اور پیشواؤں کی جب مرزا کی کتابوں تک پہنچ ہوئی اور اُنھوں نے اس گمراہی اور ناپاکی کو دیکھا سمجھا، جس میں وہ پڑے ہوئے تھے تو اُنھوں نے فوراً صاف صاف توبہ کی، اپنے اسلام کی تجدید کی اور قادیانیت کے مکروفریب سے آزاد ہوگئے۔

اس موضوع پر مفید، عمدہ اور نہایت مدلل مگر ایسی آسان اور عام فہم کہ معمولی سمجھ اور معمولی لیاقت کا آدمی بھی پڑھ کر سن کر سمجھ لے اور مرزا قادیانی اور قادیانیت کی خرابی سے واقف ہوجائے، مولانا نور محمد صاحب کی وہ کتابیں ہیں جو انھوں نے قادیانیت کا اصلی چہرہ دکھانے کے لئے لکھی تھیں یہ کل پانچ کتابیں ہیں، کذبات مرزا، مغلظات مرزا، کفریات مرزا، اختلافات مرزا، اور کرشن قادیانی آریہ تھے یا عیسائی۔ مولانا نے یہ کتابیں دراصل نفسیاتی اصولوں کو سامنے رکھ کر مرتب فرمائی ہیں اور ان کتابوں کے ذریعہ مرزائی نبوت کے معیار کی پیمائش کی ہے۔

اب جو کوئی مرزا کی کتابوں کے اقتباسات اور کلمات کی روشنی میں مرزا کا چہرا دیکھنا چاہے کہ جو شخص اس قدر بے پناہ جھوٹ بولتا ہو، گندی گالیاں بکتا ہو، جس کی تحریروں اور دعووں میں اس قدر تناقض ہو، اور جو ایسے ایسے ناپاک الفاظ زبان وقلم سے نکالتا ہو اور جو ایسی ایسی کفر کی باتیں بکتا ہو وہ خدا کا فرستادہ تو بہت دور کی بات شریف انسانوں میں شمار کے لائق بھی نہیں ہوسکتا۔

مولانا نور محمد صاحب کی یہ کتابیں ستر پچہتر سال پہلے چھپی تھیں اور ان سے بہت فائدہ ہوا تھا اور جس مقصد کے لیے یہ کتابیں لکھی گئی تھیں اُن میں غیر معمولی کامیابی ہوئی تھی؛ مگر ادھر ایک عرصہ سے کم یاب ہوگئی تھیں اور ضرورت تھی کہ ان کو دوبارہ کمپوزنگ اور کسی قدر تصحیح کے ساتھ شائع کرکے وقف عام کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ مولانا نے ان

سب کتابوں کو پوری نظر ثانی کرکے اس کے حوالوں کا اصل کتابوں سے دوبارہ مقابلہ کرکے مرزا قادیانی کی تصانیف کے مجموعہ ''روحانی خزائن'' کے صفحات کا حوالہ دے دیا ہے۔ یہ اس لیے ضروری تھا کہ اب مرزا قادیانی کی کتابوں کی پرانی طباعت کے نسخے بہت کم اور مشکل سے ملتے ہیں اور بعض دفعہ ان کے حوالوں سے قادیانی انکار بھی کردیتے ہیں، کیوں کہ یہ کتابیں کئی مرتبہ چھپی ہیں اور ان کے صفحات کی ترتیب الگ الگ ہیں۔ مگر روحانی خزائن کی طباعت ایک ہی ہے اور یہ ان کی کتابوں کا مستند مجموعہ ہے، اس کے حوالوں سے انکار ممکن نہیں۔

میں اس نئی کاوش بلکہ بڑی دینی خدمت پر مولانا شاہ عالم صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرما کر مقبول فرمائے اور لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے آمین۔

العبد
افتخار الحسن غفرلہ
کاندھلہ
۱۰؍شعبان ۱۴۲۸ھ
مطابق ۲۳؍اگست ۲۰۰۷ء

عرضِ ضروری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ، اما بعد !

دنیا والوں کی نظر میں جھوٹ بولنا تمام برائیوں کی جڑ ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جھوٹ امّ الخبائث ہے اسی لیے جھوٹ بولنے والوں کو ہمیشہ برے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا شمار دنیا کے اُن ''خوش بختوں'' میں ہوتا ہے جس کو دورِ حاضر کے پڑھے لکھے لوگ بھی باوجود اس کے مہا جھوٹا ہونے کے ''جناب'' اور ''صاحب'' جیسے معزز خطاب سے یاد کرنے میں ہی اپنی دانشوری سمجھتے ہیں۔اسی طرح قادیانی تحریک دنیا کی ایک ایسی تحریک ہے جس کے خمیر میں جھوٹ ہی جھوٹ ہے لیکن اپنے جھوٹ کے بل بوتے آج اس نے اپنا شمار دنیا کے ''مذاہب'' کے خانہ میں کرانے کی ناکام کوشش شروع کر دی ہے اور ناخواندہ لوگ تو نعوذ باللہ قادیانیت سے اپنی نجات تک کو وابستہ کر بیٹھتے ہیں۔

بلاشبہ جھوٹ جیسے بدترین عیب کو خوشنما ہنر بنانے میں قادیانی تحریک نے کمال درجہ محنت کی ہے اور محض اپنی محنت ہی کے بل بوتے اُسے ترقی کی یہ منزل نصیب ہوئی کہ اُسکے غلیظ سے غلیظ جھوٹ کے سامنے، مذہب اسلام کی صاف صداقت اور واضح سچائی بھی بعض پڑھے لکھے لوگوں کی نظروں میں ہیچ معلوم ہوتی ہے۔کیا خوب کسی نے کہا ہے:

ایک تم ہو تم کو تیرا جھوٹ بھی راس آ گیا
ایک میں ہوں مجھ کو میری حق بیانی کھا گئی

قادیانیت کے پروپیگنڈہ کی طاقت وقوت کا اندازہ آپ اس سے لگائیں کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے پیغمبرانہ لب ولہجہ میں جھوٹ بولنے والوں کے متعلق کہا ہے کہ ''وہ کنجر جو ولد الزّنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں'' (شحنۂ حق خزائن

ج۲ ص ۳۶۸) یعنی بڑا ہی بدبخت وہ انسان ہے جسے جھوٹ بولتے ہوئے بھی شرم نہ آئے۔مگر گستاخی معاف! مرزا کے جھوٹا بلکہ مہا جھوٹا ہونے کے ثبوت میں ہزار دلائل رکھنے کے باوجود صرف امر واقعی کے اظہار اور حق گوئی کے لیے اگر یہی مرزائی لب ولہجہ علماء اسلام دہرا دیں یا یہ کہہ دیں کہ اس کا مصداق خود مرزا قادیانی ہے؛ تو قادیانی بہادر بدزبانی کا الزام علماء پر لگا بیٹھتے ہیں اور اس کا پروپیگنڈہ اتنا کرتے ہیں کہ بعض دفعہ اس سے متأثر ہو کر دورِ حاضر کی بے ڈھب تہذیب وشرافت کے دلدادہ لوگ بھی علماء اسلام کو تہذیب و شرافت کا سبق پڑھانے بیٹھ جاتے ہیں۔کوئی علماء کی تقریروں اور تحریروں کو معیار سے گرا ہوا بتاتا ہے، کوئی غیر سنجیدہ قرار دیتا اور کوئی مناظرانہ انداز کہہ کر اظہار بیزاری کرتا ہے۔

ان پھبتیاں کسنے والوں کو اتنا بھی شعور نہیں ہوتا کہ یہ جملے تو مرزا قادیانی ہی کے ہیں اِس میں علماء کا قصور کیا ہے؛ اور مرزا قادیانی کی ذات یا اس کی تعلیمات و ہدایات میں اس کے علاوہ ہے ہی کیا جسے پیش کیا جائے۔ظاہر سی بات ہے کہ جو کچھ مرزائیت کے برتن میں ہے وہی عوام کے سامنے پیش کیا جائے گا تا کہ اس کی صحیح حقیقت کھل کر سامنے آئے اور لوگ اس سے اپنے آپ کو بچائیں۔پھر دلائل کی روشنی میں اگر مرزا قادیانی کو یہ کہا جائے کہ وہ جھوٹ بولتے ہوئے شرماتا بھی نہیں تھا تو اس میں بدزبانی اور بدتہذیبی کی کیا بات ہوئی؟۔

علامہ نور محمد صاحب علیہ الرحمۃ کی تالیف ''کذبات مرزا'' اپنے موضوع پر ایک شاہکار کتاب اور ایسا آئینہ ہے کہ اس میں ہر مرزائی، مرزا قادیانی کا مکروہ چہرہ دیکھ کر قادیانی تحریک کے مکر وفریب سے خود کو بچا سکتا ہے۔مؤلفؒ نے مرزا ہی کے زبان وقلم سے دوسو سے زائد جھوٹ شمار کرائے ہیں جن میں سے ہر جھوٹ مرزا قادیانی کی قدِ آدم تصویر ہے۔

اور ایک خاص بات یہ کہ مؤلفؒ نے مرزا کے جھوٹ پر تبصرہ وگرفت کرنے میں بھی وہی جملے استعمال کیے ہیں جو مرزا قادیانی کی زبان سے نکلے ہوئے ہیں تا کہ کسی کو حرفِ شکایت زبان پر لانے کا موقع نہ رہے اور لوگ سمجھ لیں کہ جو شخص خود اپنی زبان وقلم کی روشنی میں ایک سچا، شریف انسان کہلانے کے بھی قابل نہیں؛ وہ پروپیگنڈہ اور دوسروں کے ڈھنڈورا

پیٹنے سے مسیح، مہدی اور نبی نہیں بن جائے گا۔

ہمارے قارئین کو یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ مرزا قادیانی کے کذب وافترا پر اخذ وگرفت بھی انصاف پر مبنی اور خود مرزا ہی کے مقرر کردہ اصول ومعیار کی روشنی میں ہے۔ اپنی کتابوں میں جا بجا مرزا نے یہ دعوی کیا ہے کہ اُس کا خدا کی جانب سے ہونا یا نہ ہونا اگر کوئی جانچنا چاہتا ہے تو اُس کی پیش گوئیوں کو جانچے۔ اس سے بڑھ کر کوئی اور کسوٹی اس کے صدق وکذب کو جانچنے کے لئے نہیں ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

”بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئیوں سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں“ (آئینہ کمالات اسلام ۴۳۵)

لہٰذا اس اصول پر مرزا کے صدق وکذب کو اگر جانچا جائے تو کسی کو اس مسئلہ میں چون و چرا کی بھی گنجائش نہیں۔ اور حق بات یہ ہے کہ جس مرزائیت میں جھوٹ کی غلاظتوں کے یہ انبار ہیں اُس میں اور کون سی خوبی ہے جو تلاش کی جاوے۔ دودھ بھرے پیالے میں پڑی غلاظت نظر انداز کر کے محض دودھ کی خوبی نہیں بیان کی جاتی۔ بہر حال مرزائی اصول کے مطابق یہ کتاب مرتب کی گئی ہے لہٰذا مرزائیوں کو بھی اس سے استفادہ کرنا چاہئے۔

راقم سطور نے کتاب ہٰذا کو اپنے موضوع پر ایک کامیاب کتاب دیکھتے ہوئے اسے منظر عام پر لانے کا فیصلہ کیا اور استفادہ کو آسان تر بنانے کے لیے جو کچھ بندۂ ناچیز سے ہوسکا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) کتابت کے وقت راقم کے سامنے ۶۶ صفحات پر مشتمل برقی پریس جامع دہلی ۱۹۵۳ء کا مطبوعہ نسخہ ہے۔ قدیم طرز کتابت ورسم الخط کو جدید کمپوزنگ میں درست کر دیا گیا ہے اور پیراگراف وغیرہ بھی درست کر دیئے گئے ہیں۔ البتہ استفادہ کی غرض سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطبوعہ نسخہ بھی سامنے رکھا ہے تاکہ دونوں میں یکسانیت رہے۔

(۲) مرزائی کتب کے حوالوں میں قدیم صفحات کی جگہ مرزائیوں کی جانب سے طبع شدہ سیٹ ”روحانی خزائن“ کے حوالے درج کیے گئے ہیں اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے

کہ مرزا کی عبارتیں جس رسم الخط کے ساتھ کتاب میں درج ہیں اُسی رسم الخط کے ساتھ نقل کی جائیں۔ اگر مرزا نے کسی لفظ کو ایک ساتھ ملا کر لکھا ہے تو ہم نے بھی اسی طرح ملا کر اس کی کتابت کی ہے تاکہ مرزائی اپنے نبی کے کلام میں تحریف وتاویل کا الزام نہ لگا سکیں۔ مثلاً خدایتعالےٰ، اسپر، سچیار، بیجیا نمعلوم، وغیرہ۔ حتیٰ کہ تذکیر وتانیث کے ساتھ علامات ترقیم، اور اعراب وغیرہ بھی ویسے ہی لگائے گئے ہیں جیسا کہ مرزائی نبی کی کتاب میں درج ہیں تاکہ مرزا کا سلطان القلم ہونا مرزائیوں پر بھی واضح ہو جائے۔

(۳) بعض جگہوں پر حواشی کا اضافہ ناگزیر تھا لیکن بعض جگہوں پر بندہ نے اپنے ذوق سے اختصار کے ساتھ حواشی کا اضافہ مفید سمجھا؛ تاکہ گرفت کے مزید مواقع قارئین کے سامنے آجائیں۔ قارئین کو حواشی پسند آئیں تو فبہا ورنہ غلطی کی نشاندہی فرمانے پر آئندہ ایڈیشن میں ترمیم وتصحیح کر لی جائے گی۔

(۴) کتاب میں مندرج عربی اور فارسی عباتوں کے ترجمے عموماً درج نہیں تھے جس سے عوام کا استفادہ مشکل تھا۔ بندہ نے کوشش کی ہے کہ مرزا ہی کے قلم سے ترجمہ تلاش کر کے حاشیہ میں درج کر دیا جائے۔ مرزا کا ترجمہ نہ ملنے پر ہی بندہ نے اپنی جانب سے ترجمہ لکھا ہے اور اس کی وضاحت کے لیے حاشیہ میں ”ش“ کی علامت لگادی ہے۔

(۵) مصنف کا لب ولہجہ چونکہ مشرقی یوپی کا ہے تاہم کوشش کی گئی ہے کہ بغیر کسی حذف واضافہ کے علامات ترقیم کے ذریعہ عبارت کو واضح اور سلیس بنادیا جائے۔ البتہ بعض مقامات پر اگر ضرورت پڑی تو بین القوسین مفید جملوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔

اہل علم خوب جانتے ہیں کہ اکابر میں سے حضرت اقدس شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پوری خانقاہ ہی گویا تحفظ ختم نبوت کی خانقاہ تھی وہاں مریدین کو وظیفہ بھی دیا جاتا تھا تو تحفظ ختم نبوت کا؛ باضابطہ تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر کتابیں سننا سنانا خانقاہ کے نظام میں شامل تھا۔ ناچیز نے اس موقع سے اپنے لیے سعادت اور موضوع کے لحاظ سے بھی مناسب جانا کہ حضرت رائپوریؒ کے مسترشد خاص حضرت مولانا مفتی افتخار الحسن

صاحب مدظلہ سے درخواست کر کے اس کتاب پر حضرت کے قیمتی ارشادات تقریظ کی صورت میں شامل اشاعت کر دیئے جائیں۔ چنانچہ اس کے لیے راقم نے کاندھلہ کا سفر کیا اور حضرت والا سے درخواست کی، حضرت والا زید مجدہم نے بنظر عنایت قبول فرما کر ایک جامع اور وقیع تقریظ ارسال فرمائی جو شامل اشاعت ہے۔

اب اخیر میں بندہ شکر گذار ہے جناب مولانا نور الحسن راشد صاحب مدظلہ کاندھلوی کا کہ موصوف نے بطور خاص اس کتاب کو منظر عام پر لانے کے لیے تحریک فرمائی بلکہ قدیم نسخہ کہیں دستیاب نہیں تھا تو ''مفتی الٰہی بخش لائبریری'' سے بصرفہ خود فوٹو کاپی کروا کے ''کذبات مرزا اور مغلطات مرزا'' کے نسخے فراہم کیے۔ نیز اپنے مشفق بزرگ حضرت مولانا عبدالعلیم فاروقی صاحب مدظلہ کا کہ آپ اسے اپنے ٹرسٹ کی جانب سے منظر عام پر لا رہے ہیں[۱]۔ یقیناً حضرت کی حوصلہ افزائی کے بغیر یہ ساری تقریب نا تمام تھی۔

چونکہ دیگر رسائل کہیں دستیاب نہیں تھے تو اس کیلئے بندہ نے مکرم جناب مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا صاحب مدظلہ امیر ختم نبوت اکیڈمی لندن سے رابطہ کیا۔ موصوف نے بندۂ ناچیز کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ہفتہ کے اندر اندر لندن سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کا مطبوعہ نسخہ ''احتساب قادیانیت'' کی جلد نمبر ۱۷ فراہم فرمائی جس میں حضرت علامہؒ کے تمام ہی رسائل ہیں اس سے حوالوں کی تلاش کا کام بہت آسان ہوگیا۔ اس لیے ہم عالمی مجلس کے اکابر اور باوا صاحب دونوں ہی کے شکر گذار ہیں۔

بہر کیف! اب کتاب قارئین کے ہاتھوں میں ہے امید ہے کہ اگر کوئی خامی نظر آئے تو مطلع فرمائیں گے تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔

شاہ عالم گورکھپوری

نائب ناظم، کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

۲۴ شعبان ۱۴۲۸ھ مطابق ۷ ستمبر ۲۰۰۷ء

[۱] بعد اجازت، شعبہ تحفظ ختم نبوت جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ سپول، شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی نبی لانبیٍ بعدہ

وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت ابن آدم کے عدوٌّ مُّبِین کی طرح اس قدر شہرت پذیر ہوچکی ہے کہ اب محتاج تعارف نہیں۔ جب آپ کو اشاعت اسلام کی نام نہاد وسحر طراز تدبیر کے باعث خورد ونوش کی الجھنوں وپریشانیوں سے نجات ملی تو کہنے لگے کہ میں رسول ہوں[۱]، مسیح موعود ہوں[۲]، مہدی معہود ہوں[۳]، کرشن اوتار ہوں[۴]، معجون مرکب ہوں[۵]، حجر اسود ہوں[۶]، بیت اللہ ہوں[۷]، اور چنیں وچناں ہوں۔ غرض کہ آپ اتنے لمبے لمبے، واس قدر چوڑے چوڑے، رنگ برنگ غیر معمولی دعاوی کے مدعی بنے کہ عالم میں باطل پرستی کا ایک ہنگامہ بپا ہوگیا۔ اور وہ روحیں جو ازل سے شقاوت وبدبختی کا جامہ پہن کر دنیا میں آئی تھیں مرزائیت کے دلفریب وطلسمی جال میں پھنس کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کنار عاطفت وظل رحمت سے الگ ہوگئیں۔

مرزائیت کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب وگمراہ کن فتنہ کی تخریب واستیصال کے لئے مسلمانان عالم وعلمائے حق کے مقدس گروہ نے ایسی سرفروشی وتندہی کے ساتھ سعی بلیغ و جدوجہد کی ہے کہ اگر استعماری طاقتیں پشت پناہ نہ بن جاتیں تو کب کا یہ فرقہ ملعونہ، دریا برد وپیوند زمین ہوگیا ہوتا۔ لیکن قدرت الٰہی کا غیر مرئی وپوشیدہ ہاتھ ایسے مفسدوں، ظالموں،

[۱] دافع البلاء خ ج ۱۸ ص ۱۳۲، [۲] ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۴۴۲، [۳] تذکرۃ الشہادتین خ ج ۲۰ ص ۴ [۴] لیکچر سیال کوٹ خ ج ۲۰ ص ۲۲۸، [۵] تریاق القلوب خ ج ۱۵ ص ۲۷۳، [۶] اربعین خ ج ۱۷ ص ۴۴۵، [۷] اربعین خ ج ۱۷ ص ۴۴۵۔ مصنفؒ

کاذبوں، مفتریوں اور باطل پرستوں کی تکذیب و ابطال کے لیے اندر ہی اندر اتنا اور ایسا سامان مہیا کر دیتا ہے کہ اس کے فنا و موت کے واسطے بیرونی حملوں و خارجی ضربوں کی احتیاج باقی نہیں رہتی اور اُس گھر کو گھر کے چراغ ہی سے آگ لگ جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے کاذب و مفتری کا پرشکوہ قصر، خاکستر ہو کر عبرت گہ عالم بن جاتا ہے۔ سچ ہے کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مرزا جی بھی اس کی تائید کرتے ہیں، لکھتے ہیں کہ:

" قانونِ قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دُنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا انکے ہاتھ سے دلواتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلّت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں"
(استفتاء اردو، درحاشیہ خ ص ۱۱۶ ج ۱۲)

چنانچہ اسی قانون قدرت کے مطابق مرزا جی آنجہانی کی زندگی کے گوشہ گوشہ کی خانہ تلاشی کی گئی تو معلوم ہوا کہ قدرت نے مرزائیت کی تباہی و بربادی کا خود مرزا جی کے ہاتھوں سے اتنا سامان و ذخیرہ جمع کرایا ہے کہ اس گمراہ فرقہ و شجرۂ خبیثہ کے استیصال و ابطال کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ مرزا صاحب کے خانۂ زندگی میں کہیں تو کفریات واختلافات کا ناہموار انبار ہے اور کہیں کذبات واتہامات کا ایک بدنما ڈھیر اور کہیں ہفوات وخرافات کا ایک تودۂ ریت؛ تو پھر ایسے اسباب وسامان کے ہوتے ہوئے "مرزائیت" کے دفن کرنے کے لئے کسی اور طرف متوجہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

صیاد نے لگائے ہیں پھندے کہاں کہاں
سارے پتے عیاں ہیں اسی سبز باغ میں

جیسا کہ اس سے پہلے مرزا صاحب کے چند کفریات واختلافات کو دو مستقل رسالوں، "کفریات مرزا" "اختلافات مرزا" کے نام سے شائع کر کے مرزائیت کی موت کا سامان مہیا کر چکا ہوں ایسا ہی آج اس رسالہ میں مرزا صاحب کے ذخیرۂ حیات میں سے چند ایسے کذبات واتہامات کو منظر عام پر لا رہا ہوں جو مرزائیت کی تکفین وتدفین میں بہت کچھ سہولتیں بہم پہونچائیں گے اور مسلمانوں کو اس کے دام تزویر سے بچائیں گے۔

مگر اس سے پہلے کہ آپ مرزائیت کے سبز باغ کے کذبات واتہامات کو ملاحظہ کریں اس مسلمہ و متفقہ حقیقت کو بھی پیش نظر رکھیں کہ جھوٹ اور جھوٹ بولنے کی مذمت و برائی اس قدر ظاہر ہے کہ ہر قوم، ہر جماعت، ہر مذہب اور ہر ملت کے افراد وانسان نے جھوٹ کو ایک بدترین لعنت وبدترین معصیت کہا اور جھوٹ بولنے والے کو ملعون، مردود، بتایا ہے۔ چنانچہ مقدس اسلام نے بھی مفتری وکاذب کو کافر و بے ایمان، ملعون ومردود، ذلیل ونامراد قرار دیا اور خصوصیت سے اُس شخص کو مغضوب ومعتوب اور ابدی جہنمی ودوزخی کہا ہے جو اللہ ورسول پر افترا کرے اور جھوٹی باتیں ان کی جانب منسوب کرے۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب قادیانی جن کی زبان وقلم جھوٹ کی گندگی میں آلودہ ہے وہ بھی اس کی مذمت میں تمام قوموں و ملّتوں کی ہمنوائی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

(۱) جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہیں تو پانچسو ہی، (ازالہ اوہام ج ۳ ص ۵۷۲)

(۲) جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے"
(نور الحق ترجمہ خ ج ۸ ص ۱۳۷)

(۳) جھوٹ اور تلبیس کی راہ کو چھوڑ دو، (نور الحق، ترجمہ خ ج ۸ ص ۲۰۱)

(۴) جُھوٹے پر بغیر تعیّن کسی فریق کے لعنت کرنا کسی مذہب میں ناجائز نہیں۔ نہ ہم میں نہ عیسائیوں میں نہ یہودیوں میں" (انجام آتھم خ ج ۱۱ ص ۳۱)

(۵) وایٹ نے کہا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یعنی جھوٹوں پر لعنت ہو۔ میں نے (مرزا) کہا کہ بیشک جھوٹوں پر لعنت وارد ہوگی۔ (انجام آتھم خ ج ۱۱ ص ۳۱)

(۶) ہم جھوٹے کو دندان شکن جواب سے ملزم تو کر سکتے ہیں مگر اس کا مُنہ کیونکر بند کریں اس کی پلید زبان پر کونسی تھیلی چڑھاویں؟۔

(انجام آتھم خ ج ۱۱ص ۳۸)

(۷) جھوٹ کے مُردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا۔ یہ کتّوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا

(انجام آتھم خ ج ۱۱ ص ۴۳)

(۸) خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائیں گے ۔

(ایام الصلح خ ج ۱۴ص ۳۲۸)

(۹) دروغ گو کو خدا تعالیٰ اِسی جہان میں ملزم اور شرمسار کر دیتا ہے۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ص ۴۱)

(۱۰) خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔(اربعین نمبر ۳ خ ج ۱۷ص ۳۹۸)

(۱۱) جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں،

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ خ ۵۶ ج ۱۷/اربعین نمبر ۳ حاشیہ خ ج ۱۷ص ۴۰۷)

(۱۲) ہمارا ایمان ہے کہ خدا پر افترا کرنا پلید طبع لوگوں کا کام ہے۔

(اربعین نمبر ۳ در حاشیہ خ ج ۱۷ص ۴۰۶)

(۱۳) افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے۔ انبار در انبار اُن کے دامن میں جُھوٹ کی نجاست ہے،(ضمیمہ نزول المسیح خ ص ۱۱۸ ج ۱۹)

(۱۴) اے مفتری نابکار! کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ص ۲۷۵)

(۱۵) دروغگو کا انجام ذلت ورسوائی ہے،(حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ص ۲۵۳)

(۱۶) جُھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔

(حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ص ۲۱۵)

(۱۷) جُھوٹ بولنے سے بدتر دُنیا میں اور کوئی بُرا کام نہیں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ص ۴۵۹)

(۱۸) سچ بات تو یہ ہے کہ جب انسان جُھوٹ بولنا روا رکھ لیتا ہے تو حیا اور خدا کا خوف بھی کم ہو جاتا ہے۔(تتمہ حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ص ۵۷۳)

(۱۹) **لعنة الله علی الکاذبین** ،(جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے)

(تتمہ حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ص ۵۷۵)

(۲۰) ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اُس پر اعتبار نہیں رہتا

(چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ص ۲۳۱)

ان حوالجات مذکورہ کے ساتھ اب مرزا صاحب کے ان کذبات اور اتہامات کو ملاحظہ فرمائیں جو آپ کی زبان وقلم سے نکلے ہیں تاکہ دعاوی مرزا کی حقیقت گور ابطال میں مدفون ہو جائے اور مرزائیت کے طلسمی جال کا کوئی مار باقی نہ رہ جائے

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

کذبات مرزا

دروغ آدمی را کند شرمسار   دروغ آدمی را کند بے وقار

مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتابوں میں جابجا ''احادیث صحیحہ، احادیث متواترہ، صحیح حدیثوں، روایات صحیحہ اور آثار نبویہ'' (وغیرہ) کے پرشوکت الفاظ اس لیے پیش کیے ہیں تا کہ ان کی مصنوعی نبوت وعلمی عزت کی ساکھ قائم رہے اور سادہ لوح وناواقف مسلمانوں کا طبقہ ان پرزور الفاظ سے مبتلاء فریب ہو کر قادیانیت کی پرستش کرنے لگے۔ اس لئے کہ آپ (مرزاجی) نے جن مضامین کو احادیث صحیحہ ومتواترہ کے حوالوں سے بیان کیا ہے ان میں سے بعض مضامین تو صرف مرزاجی ہی کے کشت زار دماغ کی پیداوار اور آپ ہی کے زائیدۂ خیال ہیں، احادیث کی کتب معتبرہ میں ان کا نام ونشان تک نہیں۔ اور بعض میں اس قدر، ردوبدل اور قطع وبرید کی گئی ہے کہ وہ تمام وکمال ''احادیث صحیحہ ومتواترہ'' میں تو درکنار کسی ایک صحیح مرفوع حدیث میں بھی نہیں پائے جاتے۔ لہذا مرزا صاحب کو ''واضعین حدیث'' کے سربرآوردہ بزرگوں میں سے سمجھنا اور اُن کو حسب ارشاد نبوی ''بشارت خاص'' کا مستحق کہنا کسی طرح سے ناجائز نہیں ہے۔

اگر غلمدیت کے دام افتادہ ونمک خوار، ان افتراپردازیوں واتہام سازیوں کو دیکھ کر بلبلا اٹھیں اور ان اتہامات وافتراأت کو صدق وصحت کے قالب میں ڈھالنے اور اپنے ''کرشن اوتار'' کو صادق وسچا ثابت کرنے کی سعی لاحاصل میں مصروف ہوں تو ان کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ لفظ ''احادیث، حدیثوں، روایات، آثار'' کی جمعی حالت

اور اس کی صحت وتواتر کو پیش نظر رکھ کر مرزا صاحب کے بیان کردہ مضامین کو تمام وکمال بغیر کسی ترمیم وتغیر کے سینکڑوں وہزاروں ایسی صحیح مرفوع متصل حدیثوں میں دکھلائیں جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شرائط پر ہوں۔ اس لئے کہ مرزا صاحب کے نزدیک اس قسم کے قیود نہ صرف مسلّم بلکہ وہ اپنے مخالفین سے اسی طرح کا مطالبہ کیا کرتے تھے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

(۱) اور مجھے کوئی ایک ہی حدیث ایسی دکھلاؤ کہ جو صحیح ہو......اور تواتر کی حد تک پہنچی ہو اور اس مقدار ثبوت تک پہنچ گئی ہو جو عندالعقل مفید یقین قطعی ہو جاوے اور صرف شک کی حد تک محدود نہ رہے۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم خ ج ۳ ص ۳۸۸)

(۲) لفظ الوہیم سے صرف تین ۳ شخص ہی کیوں مراد لئے جاتے ہیں کیونکہ جمع کا صیغہ تین ۳ سے زیادہ سینکڑوں ہزاروں پر بھی تو دلالت کرتا ہے۔

(انجام آتھم خ ج ۱۱ ص ۶)

(۳) پس جو حدیث امام بخاری کی شرط کے مخالف ہو وہ قبول کے لائق نہیں۔

(تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۱۱۹)

(۴) کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں کہ عیسیٰ آسمان سے نازل ہوگا'' (حاشیہ حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۴۷)

اس لئے مجھ کو بھی بساط مرزائیت کے شطرنجی مہروں سے ان قیود کے ساتھ اسی طرح سے مطالبۂ دلیل کا بجا طور پر حق ہے۔ لیکن مرزائیوں وغلمدیوں کی قابل رحم وعاجزانہ حالت کو دیکھ کر سینکڑوں وہزاروں احادیث کے مطالبہ سے چشم پوشی کرتے ہوئے اس امر کا مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ان مضامین مرزا کو بتمام وکمال کم از کم تین ایسی صحیح، مرفوع متصل، متواتر، حدیثوں میں جو امام بخاریؒ کی شرائط کے موافق ہوں دکھلائیں اور اپنے مصنوعی نبی کی پیشانی سے کذب وافترا کے داغ کو دور کریں۔

غلمد یو! اگر چہ تم کو اپنے پیغمبر کے جھوٹ پر سچائی کے رنگ چڑھانے کے خوب کرتب یاد ہیں لیکن اس مطالبہ کو پورا کرنے میں چھٹی کا دودھ اُگل دو گے اور ایڑی و چوٹی کا زور صرف کردو گے مگر یہ مطالبہ پورا نہیں ہو سکے گا۔ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْراً ، ؎

دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے!!

لہذا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ''مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتعمّداً فليتبوّ مقعدَهُ مِنَ النّارِ ، کے رو سے مرزا جی اور ان کی امت کو وعید جہنم کی خوش خبری سنانے پر مجبور ہیں۔

جھوٹ (۱)

''احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا''
(حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۲۰۹)

جھوٹ (۲)

''اور بعض احادیث میں بھی آ چکا ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ ذوالقرنین ہوگا'' (نصرۃ الحق خ ج ۲۱ ص ۱۱۸)

جھوٹ (۳)

'' اور آثار نبویہ میں بھی ایسا ہی آیا تھا کہ اُس مہدی موعود پر کفر کا فتوی لگایا جائے گا۔ سو وہ سب لکھا ہوا پورا ہوا '' (سراج منیر ج ۱۲ ص ۷۵)

جھوٹ (۴)

''حدیثوں میں صاف طور پر یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود کی بھی تکفیر ہوگی۔ اور علمائے وقت اُس کو کافر ٹھرائینگے اور کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے اِس نے تو ہمارے دین کی بیخ کنی کردی ''
(تحفہ گولڑویہ درحاشیہ خ ج ۱۷ ص ۲۱۳)

جھوٹ (۵)

''لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائیگی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا'' (اربعین نمبر ۳ خ ج ۱۷ ص ۴۰۴)

ناظرین کرام! قرآن شریف میں اس قسم کا نہ کوئی مضمون ہے اور نہ کوئی پیشگوئی۔ اس لیے لعنةُ اللهِ عَلَى الكاذبِيْنَ پڑھ کر مرزا جی کی روح کو ثواب پہنچا دیجئے۔

جھوٹ (۶)

''اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائیگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا '' (حقیقۃ الوحی، خ ج ۲۲ ص ۴۰۶)

جھوٹ (۷)

'' بہت سی حدیثوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس ہے اور آخری آدم (مرزا) پہلے آدم کی طرز ظہور پر الف ششم کے آخر میں جو روز ششم کے حکم میں ہے پیدا ہونے والا ہے سو وُہ یہی (مرزا قادیانی) ہے جو پیدا ہو گیا''۔ (ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۴۷۵)

جھوٹ (۸)

''مگر ضرور تھا۔ کہ وہ مجھے (مرزا کو) کافر کہتے اور میرا نام دجّال رکھتے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہی فرمایا گیا تھا۔ کہ اس مہدی (مرزا) کو کافر ٹھہرایا جائے گا۔ اور اس وقت کے شریر مولوی اس کو کافر کہیں گے اور ایسا جوش دکھلائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو اس کو قتل کر ڈالتے'' (ضمیمہ انجام آتھم خ ج ۱۱ ص ۳۲۲)

جھوٹ (۹)

’’اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے اُن حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے جو صحت اور وثوق میں اِس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاصکر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اُسکی نسبت آواز آئیگی کہ **ھٰذَا خَلِیْفَةُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ**. اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے‘‘

(شہادۃ القرآن خ ج۶ ص ۳۳۷)

نور: بخاری شریف دنیا میں ایک کثیر مقدار میں شائع وموجود ہے کیا مادر مرزائیت کا کوئی سپوت اور اپنے روحانی باپ (مرزا) کا کوئی لال ہے جو اس حدیث کو بخاری شریف میں دکھلا کر مرزا جی کو کاذبوں، مفتریوں، ملعونوں کی قطار سے نکال دے اور حق نمک بلکہ حق پدری ادا کرے؟۔

غلمدیت کے نمک خوار مولوی اللہ دتا جالندھری ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنے آقا و مولیٰ مرزا جی کے ہر سفید جھوٹ کو سچ بنانے میں زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ وہ اس فن کے استاد کامل اور بڑے مشاق ہیں۔ مگر مرزا صاحب کے اس جھوٹ کے سامنے وہ بھی عاجزانہ حالت کے ساتھ سرنگوں ہوگئے اور نہایت دبی زبان سے مرزا جی کے اس جھوٹ کا ان الفاظ میں اقرار کرتے ہیں کہ:

’’بخاری کے حوالہ کا ذکر سبقت قلم ہے اُسے کذب قرار دینا ظلم ہے‘‘

(تجلیات رحمانیہ ص ۸۹)

ایک وفادار نمک خوار سے یہی توقع ہے کہ وہ اپنے آقا کی غلط گوئی و کذب بیانی کو بالفاظ دیگر سبقت قلم کا نتیجہ قرار دے؛ ورنہ اسکی صاف گوئی، بے وفائی و نمک حرامی میں شمار کی جائیگی۔

بات وہ کہیئے کہ جس بات کے ہوں سو پہلو ☆ کوئی پہلو تو رہے بات بدلنے کے لیے

جھوٹ (۱۰)

’’اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت میں یہ (یعنی چاند گرہن اور سورج گرہن) دو مرتبہ واقع ہوں گے‘‘ (چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۳۲۹)

جھوٹ (۱۱)

’’ ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو ۱۰۰ برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی‘‘ (ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۲۲۷)

جھوٹ (۱۲)

’’ایسا ہی احادیثِ صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا۔ اور وہ چودھویں صدی کا مجدّد ہوگا ‘‘(ضمیمہ براہین احمدیہ خ ج ۲۱ ص ۳۵۹)

جھوٹ (۱۳)

’’ لیکن بڑی توجّہ دلانے والی یہ بات ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وُہی زمانہ قرار دیا ہے جسمیں ہم ہیں اور چودھویں صدی کا اُسکو مجدّد قرار دیا ہے‘‘ (نشان آسمانی خ ج ۴ ص ۳۷۰)

جھوٹ (۱۴)

’’ اور اس میں ایک اَور عظمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بھی اس کی پوری ہونے سے پوری ہوگئی کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ عیسائیوں اور اہل اسلام میں آخری زمانہ میں ایک جھگڑا ہوگا۔ عیسائی کہینگے کہ ہم حق پر ہیں اور مسلمان کہینگے کہ حق ہم میں ظاہر ہوا۔ اس وقت عیسائیوں کیلئے شیطان آواز دیگا کہ حق آل عیسیٰ کے ساتھ ہے اور مسلمانوں کے لیے آسمان سے آواز آئیگی کہ

حق آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے سو یاد رہے کہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آتھم کی قصہ کے متعلق ہے" (ضمیمہ انجام آتھم خ ج ۱۱ ص ۲۸۷)

جھوٹ (۱۵)

"پس رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سُورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے" (ترجمہ از: نورالحق، خ ج ۸ ص ۲۰۹)

جھوٹ (۱۶)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں"

(اشتہار عام مریدوں کے لیے ہدایت" مورخہ ۱۲/اگست ۱۹۰۷ء)

جھوٹ (۱۷)

"اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اوّل اِس ملک میں دُوسرے امریکہ میں۔ اور دونوں مرتبہ انہیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے"

(حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۲۰۲)

جھوٹ (۱۸)

"اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ "ما زنا زان وھو مومن و ما سرق سارق وھو مومن" (حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۱۶۹)[1]

جھوٹ (۱۹)

"ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی

گذرے ہیں اور فرمایا کہ كَانَ فِي الْهِنْدِ نَبِيًّا اَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُهٗ كَاهِنًا یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اُس کا ہن تھا یعنی کنھیّا جس کو کرشن کہتے ہیں (ضمیمہ چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۳۸۲)

نور: گذشتہ زمانہ میں ملک کے اندر ایک ایسا گروہ بھی تھا جو اپنے اظہار تقدس واغراض کے لیے جھوٹی حدیثیں بنا بنا کر لوگوں میں مشہور کیا کرتا اور کہتا کہ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشار فرمایا ہے ایسے گروہ کو اسلامی دنیا میں واضعین حدیث کے برے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور ان لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مشہور فرمان "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فليتبؤ مقعدهٗ مِنَ النَّارِ" میں جہنم و دوزخ کی خوش خبری دی ہے، مگر مرزا جی نے اس فن وضع حدیث میں گذشتہ واضعین کے بھی کان کتر لیے ہیں، کیوں کہ مذکورہ بالا عربی عبارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کی گئی ہے نہ صرف یہ کہ اس کا وجود احادیث کے ذخیرہ میں نہیں ہے۔

علاوہ اس کے از روئے اصول نحو بھی یہ[1] غلط ہے اس لیے یہ ایک جھوٹی بناوٹی مصنوعی حدیث ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا آپ پر اتہام اور آپ کی توہین ہے جس کی سزا، دارین کی روسیاہی وسرنگونی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوسکتی۔ اگر امت مرزائیہ کو اپنے آقا و مولیٰ مرزا آنجہانی کی نگوساری وذلت خواری دیکھنا گوارا نہیں ہے تو اپنے اولین وآخرین اور دلائل وبراہین کو لے کر اٹھے اور اس کو حدیث صحیح ثابت کرے تا کہ مرزائیت کے "باوا آدم" کی کچھ تو اشک شوئی ہو جائے۔

جھوٹ (۲۰)

---

[1] مرزا کے وضع کردہ عربی کے یہ الفاظ حقیقۃ الوحی مطبوعہ مطبع میگزین قادیان اپریل ۱۹۰۷ء میں ہیں جو حدیث کی کسی کتاب میں منقول نہیں اور یہی نسخہ مصنف کے سامنے ہے۔ لیکن قادیانیوں نے مرزا کے مرنے کے بعد متن میں تو وہی الفاظ باقی رکھے ہیں البتہ حاشیہ میں بحوالہ بخاری شریف حدیث کے صحیح الفاظ درج کر دیئے ہیں۔ تاہم یہ بات واضح رہے کہ یہ استدلال کمزور ہے کیوں کہ یہ الفاظ نہ سہی اس کے ہم معنی الفاظ احادیث میں وارد ہیں لہٰذا اس نمبر کو استدلال سے خارج سمجھنا بہتر ہے۔ شاہ عالم

''اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی ہوئی ہے''۔

(مسیح ہندوستان میں خ ص ۵۵ ج ۱۵)

جھوٹ (۲۱)

''اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسیح موعود کی تیرہویں صدی میں پیدائش ہوگی اور چودہویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا''۔

(ریویو ج ۱۱/ ۲۱، ج ۲ ص ۷/ ۴۳)

جھوٹ (۲۲)

''پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشارِ نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائیگا اور نابالغ بچّے نبوّت کرینگے۔ اور عوام الناس رُوح القدس سے بولیں گے''

(ضرورۃ الامام خ ص ۴۷۵ ج ۱۳)

نور: جن نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں یہ مضمون لکھا ہوا ہے اگر مرزائیت کے علم بردار اُس کا پتہ دیں گے تو ایک من مٹھائی پیش خدمت کی جائے گی۔ نہیں تو جھوٹے کا ذلیل وخوار ہونا ایک مسلم امر ہے۔

جھوٹ (۲۳)

'' قرآن نے میری گواہی دی ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گواہی دی ہے۔ پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور قرآن بھی میرے آنے کا زمانہ متعیّن کرتا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے۔ اور میرے لیے آسمان نے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ اور کوئی نبی نہیں جو

[1] نحوی ترکیب میں فی الھند جار مجرور میں اسم بننے کی صلاحیت نہیں نبیاً ، کان کا اسم ہوگا اس پر ضمہ آنا چاہئے مگر مرزا نے فتحہ لگا رکھا ہے۔ اسی طرح نبیاً نکرہ ہونے کی وجہ سے اسود اللون کی صفت نہیں بن سکتا۔ مرزا نے صفت بنا رکھا ہے۔ ش

میرے لئے گواہی نہیں دے چکا'' (تحفۃ الندوہ خ ج ۱۹ ص ۹۶)

نور: مرزا صاحب نے اس عبارت میں منھ بھر کر جھوٹ اگلے ہیں اور اپنی عزت و وقار کو ملیا میٹ کیا ہے۔ کیا کسی مرزائی میں اتنی ہمت ہے جو قرآن وحدیث، آسمان و زمین اور تمام انبیاء علیہم السلام کی مذکورہ بالا شہادتیں کسی معتبر کتاب میں دکھلائے؟ اور اپنے ''پیشوا'' کی خاک آلود عزت کو صاف کرے؟۔

جھوٹ (۲۴)

''اور میرا یہ بیان ہے کہ میرے تمام دعاوی قرآنِ کریم اور احادیث نبویہّ اور اولیاء گذشتہ کی پیشگوئیوں سے ثابت ہیں'' (آئینہ کمالات خ ج ۵ ص ۳۵۶)

جھوٹ (۲۵)

''خدا نے آدم کو چھٹے دن بروز جمعہ بوقت عصر پیدا کیا۔ توریت اور قرآن اور احادیث سے یہی ثابت ہے'' (حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ خ ج ۲۱ ص ۲۶۰)

جھوٹ (۲۶)

''احادیث سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عیسائی قوم کثرت سے دُنیا میں پھیل جاوے گی'' (حاشیہ تتمہ حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۴۹۶)

جھوٹ (۲۷)

'' دوسری طرف ایسی احادیث بھی ہیں جو یہ بتلاتی ہیں کہ مسیح موعود کے وقت میں تقریباً تمام زمین پر عیسائی سلطنت قوت اور شوکت رکھتی ہوگی ''

(تتمہ حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۴۹۶)

جھوٹ (۲۸)

''حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت میں ملک میں طاعون بھی پھوٹے گی'' (ایام الصلح درحاشیہ خ ج ۱۴ ص ۳۴۷)

جھوٹ (۲۹)

’’چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب کا نام درج ہوگا۔اس لیے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی‘‘(ضمیمہ انجام آتھم ۳۲۴ ج ۱۱)

جھوٹ (۳۰)

’’کبھی فاسق اور فاجر اور بدکار بھی سچّی خواب دیکھ لیتا ہے اور یہ سب رُوح القدس کا اثر ہوتا ہے۔جیسا کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہے‘‘
(دافع الوساوس حاشیہ خ ج ۵ ص ۸۰)

جھوٹ (۳۱)

’’سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا اِس سے پہلے صدہا اولیاء نے اپنے الہام سے گواہی دی تھی کہ چودہویں صدی کا مجدّد مسیح موعود ہوگا۔اور احادیث صحیحہ نبویہّ پکار پکار کر کہتی ہیں کہ تیرہویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے‘‘
(آئینہ کمالات اسلام خ ج ۵ ص ۳۴۰)

نور: صدہا اولیاء کے وہ شہادت آمیز الہامات اور احادیث نبویہ کی پکار کو ہم بھی سننا چاہتے ہیں نیز اُن سینکڑوں اولیاء کے اسماء گرامی اور ان کے الہامات جن کتابوں میں مندرج ہوں اُس کی زیارت کے لیے ہماری آنکھیں بیچین ہیں۔دیکھئے؛ قادیانیت کا کون فرزند سعید ہے جو اِس خدمت سے اپنے روحانی باپ کا حق ادا کرتا ہے؟۔

جھوٹ (۳۲)

’’اور آپ سے پُوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے۔تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اُترا ہے۔جیساؤ ہ اُس زبان میں فرماتا ہے۔’’ایں مُشتِ خاک را گر نہ بخشم چہ کنم‘‘(ضمیمہ چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۳۸۲)

نور: احادیث کی کن کتابوں میں یہ ارشاد نبوی ہے شرائط مذکورہ کے موافق اس کو ثابت کرو؟۔نیز یہ بتاؤ کہ یہ الہام کس پر اترا تھا حالاں کہ ’’اصول مرزا‘‘ کی بنا پر الہام کا غیر زبانِ ملہَم میں اترنا غیر معقول اور بیہودہ امر ہے جس سے اس ’’دروغ‘‘ کی اور پختگی ہوجاتی ہے۔فرماتے ہیں کہ:

’’یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو اور کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا‘‘
(چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۲۱۸)

جھوٹ (۳۳)

’’ ایسا ہی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے‘‘ (تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۲۴۵)

جھوٹ (۳۴)

’’حالاں کہ بالاتفاق تمام احادیث کے رو سے عمر دنیا کل سات ہزار برس قرار پایا تھا......جبکہ احادیث صحیحہ متواترہ کے رُو سے عمر دنیا یعنی حضرت آدم سے لیکر اخیر تک سات ہزار برس قرار پائی تھی‘‘ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۲۴۷)

جھوٹ (۳۶)

’’لیکن پھر بھی جب ہم حدیثوں پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافی حصہ اس قسم کی حدیثوں کا موجود ہے جن میں حضرت عیسٰے علیہ السلام کی ایک سو بیس ۱۲۰ برس عمر لکھی ہے‘‘(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۲۹۵)

جھوٹ (۳۷)

’’اور سب سے بڑھ کر حدیثوں کے رو سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ تمام صحابہ کا اس پر اجماع ہوگیا تھا کہ گذشتہ تمام نبی جن میں حضرت عیسیٰ بھی داخل ہیں سب کے سب فوت ہوچکے ہیں‘‘ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۲۹۵)

جھوٹ (۳۸)

''اورعلاوہ نصوص صریحہ قرآن شریف اوراحادیث کے تمام اکابراہلِ کشوف کااس پراتفاق ہے کہ چودھویں صدی وہ آخری زمانہ ہے جس میں مسیح موعودظاہر ہوگا۔ ہزار ہااہل اللہ کے دل اسی طرف مائل رہے ہیں'' (تحفہ گولڑویہ خ ۱۷ص ۲۴۳)

نور: قرآن شریف کے نصوص صریحہ واحادیث اورتمام اکابراہل کشف کا اتفاق، وہزار ہا اہل اللہ کے میلانِ قلبی کی زیارت ہم بھی کرنا چاہتے ہیں۔کیا قادیانیت کا کوئی فرزند رشید ہے جو ان چیزوں کی زیارت کا سامان مہیا کر کے اپنے ''روحانی باپ'' کو صادق القول ثابت کرے؟ ورنہ (مرزا کے اِس فتوے) ''جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہیں سہی تو پانچ سو سہی'' (ازالہ اوہام خ ص ۲۷۵ ج ۳) کو (ذہن میں) محفوظ رکھے۔

جھوٹ (۳۹)

''حدیث صحیح سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ انہوں نے ایک سوبیس ۱۲۰ برس عمر پائی اورواقعہ صلیب کے بعد ستاسی ۸۷ برس اَور زندہ رہے''

(ایام الصلح خ ج ۱۴ص ۲۷۷)

جھوٹ (۴۰)

''کیونکہ بموجب آثارِ صحیحہ کے مسیح موعود کا صدی کے سر پر آنا ضروری ہے''

(ایام الصلح خ ج ۱۴ص ۳۲۵)

جھوٹ (۴۱)

''ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفراور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا۔کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا......آخرایک گروہ دجّال کا ایمان لاکر حج کریگا۔سوجب دجّال کو ایمان اورحج کے خیال پیدا ہونگے وہی دن ہمارے حج کے بھی ہونگے''

(ایام الصلح خ ج ۱۴ص ۴۱۶)

غلمدیو!: اول تو حسب شرائط مذکورہ وہ حدیث صحیح دکھلاؤ جس میں مسیح موعود کے حج کا وہ وقت مقرر ہو کہ جب دجال کفراور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا؟۔

☆ نیز دجال کا کون ساگروہ ایمان لاکر حج کو گیا؟۔

☆ اور کیا خود مرزا صاحب بھی اس نعمت سے مشرف ہوئے؟۔

حالاں کہ دنیا جانتی ہے کہ نہ دجال کا کوئی گروہ ایمان لاکر حج کو گیا اور نہ مرزا صاحب ہی نے باوجود ''دعویٰ پیغمبری'' حج کی سعادت حاصل کی اور یہ کیوں نہیں ہوا اس لیے کہ:

''دروغ گو کو خدا تعالیٰ اِسی جہان میں ملزم اورشرمسار کردیتا ہے''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ص ۴۱)

جھوٹ (۴۲)

''مَیں نے حدیثوں کی رُو سے یہ بھی ثابت کردیا ہے کہ وہ مسیح اور مہدی جو آنے والا ہے عیسائی سلطنت کے وقت میں اُس کا آنا ضروری ہے''

(ایام الصلح خ ج ۱۴ص ۴۲۴)

جھوٹ (۴۳)

''اس پیشگوئی (آتھم والی) کی نسبت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خبردی تھی اورمکذبین پر نفرین کی تھی'' (ایام الصلح خ ج ۱۴ص ۴۱۸)

نور: اگر بالفرض مرزا صاحب کی یہ بات سچی ہو تو (معاذ اللہ) لازم آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی غلط وجھوٹ ہو جائے۔کیوں کہ آتھم، مرزا صاحب کے مقرر کردہ وقت پر نہیں مرا۔اسی وجہ سے خود مرزا صاحب اوران کی امت اس سلسلہ کی ''بھول بھلیاں'' میں سراسیمہ وپریشان ہو کر مبتلا ہے۔

جھوٹ (۴۴)

''حدیثوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل دجّال شیطان کا نام ہے''

(ایام الصلح خ ج ۱۴ص ۲۹۶)

جھوٹ (۴۵)

’’یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو صبح اور شام اور کئی وقت چلے گی اور تمام مدار اس کا آگ پر ہوگا۔ اور صدہا لوگ اُس میں سوار ہونگے‘‘ (ایام الصلح خ ج ۱۴ ص ۳۱۳)

جھوٹ (۴۶)

’’در قرآن کریم و کتب احادیث و دیگر صحف مسطور است کہ دراں ایام یک مرکب جدید حادث گردد کہ بزور آتش حرکت نماید......پس آں مرکب......در عرف ہندوستان ریل نامند‘‘ (تذکرہ الشہادتین، ص ۲۴)[۱]

نور: احادیث نبوی کے ثبوت کے سلسلہ میں قرآن کریم و صحف انبیاء کو خصوصیت سے ظاہر کیا جائے؟......ورنہ مرزائیو دیکھو کہ:

’’زور کے ساتھ دروغ گوئی کی نجاست اُن (مرزا) کے مُنہ سے بہہ رہی ہے‘‘

(آئینہ کمالات اسلام خ ج ۵ ص ۵۹۹)

جھوٹ (۴۷)

’’در احادیث صحیح وارد است کہ بعد ازیں واقعہ (صلیب) حضرت عیسیٰ مدتے زندہ ماندہ بعمر یک صد وبست سال گی وفات نمودہ پیش پروردگار خود رسید‘‘ (تذکرہ الشہادتین ص ۲۸)[۲]

---

۱ ترجمہ از مرزا: قرآن شریف اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ اس کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو آگ سے چلے گی......سو وہ سواری ریل ہے جو (ہندوستان میں) پیدا ہوگئی‘‘ (تذکرۃ الشہادتین، خ ص ۲۵ ج ۲۰)

۲ ترجمہ از مرزا: احادیث میں آیا ہے۔ کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰؑ ابن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی اور پھر فوت ہو کر اپنے خدا کو جاملا‘‘ (تذکرۃ الشہادتین خ ص ۲۹ ج ۲۰) شاہ عالم۔

جھوٹ (۴۸)

’’چناں چہ ذکر ایں کسوف و خسوف در انجیل بلکہ در قرآن مجید و احادیث صحیحہ نیز مسطور است‘‘ [۱]

نور: احادیث صحیحہ کے ساتھ قرآن مجید کی وہ آیت جس میں اس خاص کسوف وخسوف کا ذکر ہو پیش کر کے فرمائیے کہ اس آیت کی اس کسوف وخسوف کے ساتھ کن کن بزرگوں نے تفسیر کی ہے؟۔ ورنہ بغیر اس کے آگ کے انگاروں سے کھیلنا ہے۔

جھوٹ (۴۹)

’’وبجہت ادائے شہادت من مطابق پیشگوئی ہائے قرآن کریم و احادیث صحیحہ اناجیل اربعہ و صحف انبیاء در ماہ رمضان المبارک بالائے آسمان آفتاب را کسوف و ماہتاب را خسوف گرفت است۔ و منم کہ در عہد من برطبق اخبار قرآنی بطور خرق عادت طاعون نمودار گشت است و من آں کسم کہ در روزگار من برطبق احادیث صحیحہ از جانب بعض حکومت مردم را بجہت رفتن نہ حج انسداد بعمل آمد‘‘

(تذکرہ الشہادتین ص ۳۴)[۲]

نور: احادیث صحیحہ کے ساتھ قرآن کریم، اناجیل اربعہ و صحف انبیاء اور اخبار قرآنی کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔

---

۱ ترجمہ از مرزا: ان دونوں گرہنوں کی انجیلوں میں بھی خبر دی گئی ہے اور قرآن شریف میں بھی یہ ہے اور حدیثوں میں بھی (تذکرہ الشہادتین ۳۳ ج ۲۰)

۲ ترجمہ از مرزا: ’’مَیں وہ شخص ہوں جو عین وقت پر ظاہر ہوا۔ جس کے لئے آسمان پر رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو قرآن اور حدیث اور انجیل اور دوسرے نبیوں کی خبروں کے مطابق گرہن لگا۔ اور مَیں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں تمام نبیوں کی خبر اور قرآن شریف کی خبر کے موافق اس ملک میں خارق عادت طور پر طاعون پھیل گئی اور مَیں وہ شخص ہوں جو حدیث صحیح کے مطابق اس کے زمانہ میں حج روکا گیا‘‘ (تذکرۃ الشہادتین خ ص ۳۶ ج ۲۰) شاہ عالم۔

جھوٹ (۵۰)

''اور ممکن ہے کہ شیطان لعین نے حضرت مسیح علیہ السلام کے دِل میں اس قسم کے خفیف وسوسہ کے ڈالنے کا ارادہ کیا ہو۔ اور انہوں نے قوت نبوت سے اس وسوسہ کو دفع کر دیا ہو۔ اور ہمیں یہ کہنا اس مجبوری سے پڑا ہے کہ یہ قصہ صرف انجیلوں ہی میں نہیں ہے۔ بلکہ ہماری احادیث صحیحہ میں بھی ہے'' (ضرورۃ الامام خ ج ۱۳ص ۴۸۶)

جھوٹ (۵۱)

'' ایسا ہی احادیث میں بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہوگا جس کا[۱] نام کدعہ یا کدیہ ہوگا۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیاں کے لفظ کا مخفف ہے'' (کتاب البریہ ج ۱۳ص ۲۶۰)

نور: اوّل تو حدیث ہی موضوع ہے دیکھو میزان الاعتدال ص ۱۶۰ ج ۲، دوسرے مغالطہ دہی و دروغ گوئی کی بدترین مثال اور کم علمی و جہالت کی مکروہ تصویر ہے اس لیے کہ اس موضوع وضعیف روایت میں نہ ''کدعہ'' نہ ''قدہ'' اور نہ ''کدیہ'' بلکہ لفظ ''کرعہ'' ہے۔ جس کو مرزائیت کے ''مجدد صاحب'' کی جدت طراز طبع نے کدعہ کا مخفف قادیان بنا کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہا ہے۔

جھوٹ (۵۲)

''احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ مسیح نے مختلف ملکوں کی (بعد واقعہ صلیب) بہت سیاحت کی ہے...... لیکن جب کہا جائے کہ وہ کشمیر میں بھی گئے تھے تو اس سے انکار کرتے ہیں حالانکہ جس حالت میں انہوں نے مان لیا کہ حضرت مسیح نے اپنی نبوت کے ہی زمانہ میں بہت سے ملکوں کی سیاحت بھی کی تو کیا وجہ کہ کشمیر جانا ان پر حرام تھا؟'' (تحفہ گولڑویہ حاشیہ خ ج ۱۷ص ۱۰۷)

جھوٹ (۵۳)

''اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں (قادیان) کا نام موجود ہے''

(ریویو بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۳۷)

۱ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ یخرج المهدی من قریة بالیمن یقال لها کرعة۔ مہدی کا ظہور ملک یمن کے ایک گاؤں سے ہوگا جس کو کرعہ کہا جاتا ہے۔ اس کا راوی عبدالوہاب بن ضحاک متروک اور منکر الحدیث ہے۔ میزان ۱۶۰ ش

جھوٹ (۵۴)

''آیا ایں ادلہ و براہین در اثبات دعاوی من کفایت نمیکند کہ قرآن کریم جمیع قرائن وعلامات راند کور ساختہ بلکہ نام مرانیز بیان نمودہ و در احادیث از ایراد لفظ (کدعہ) نام قریئہ من (قادیان) درج فرمودہ و در دیگر احادیث مسطور است کہ بعثت ایں مسیح موعود (مرزا) بر سر قرن چہاردہم خواہد بود''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۳۸)[۱]

جھوٹ (۵۵)

''بلکہ در احادیث صحیحہ مسطور است کہ مسیح موعود در ہند مبعوث خواہد گردید''[۲]

(تذکرۃ الشاہدین ص ۳۹)

جھوٹ (۵۶)

اور بعض احادیث بتاتی ہیں کہ مسیح حکم عدل امام اور خلیفۃ اللہ ہو کر آوے گا اور سب معاملہ اسکے اختیار میں ہوگا اور بجز اس وحی کے جو چالیس برس تک ہوتی رہے گی اور کسی کا اتباع نہ کرے گا اور اس وحی سے قرآن[۳] کے بعض احکام منسوخ کردیگا اور کچھ زیادہ کریگا'' (حمامۃ البشری حاشیہ)

نور: جن احادیث میں یہ تمام مضمون مذکور ہے اگر ان کو شرائط مذکورہ کے موافق بیان کرو تو ایک من مٹھائی بطور شکریہ حاصل کرو۔

۱ ترجمہ از مرزا: کیا یہ دلائل میرے دعوے کے ثبوت کے لئے کم ہیں کہ میری نسبت قرآن کریم نے اسقدر پورے پورے قرائن اور علامات کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ایک طور سے میرا نام بتلا دیا ہے اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسیح موعود کی تیرھویں صدی میں پیدائش ہوگی (تذکرۃ الشہادتین خ ص ۴۰ ج ۲۰)

۲ خلاصہ ترجمہ از مرزا: اور صحیح بخاری میں میرا تمام حُلیہ لکھا ہے اور پہلے مسیح کی نسبت جو بڑا مرکز مشرق یعنی ہند قرار دیا ہے۔ (تذکرۃ الشہادتین خ ص ۴۰ ج ۲۰)

۳ عربی عبارت اس طرح ہے: و بعضها (من احادیث) یدل علی ان المسیح یأتی حکما عدلا و اماما و خلیفة من الله تعالیٰ و کل الامر یکون فی یدیه و لا یتبع احدا الا وحی الله الذی ینزل علیه الی اربعین سنة، فینسخ بوحیه بعض احکام الفرقان و یزید بعضا (حمامۃ البشریٰ ۲۰۳ ج ۷) ش۔

جھوٹ (۵۷)

''حدیثوں سے صاف طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی دُنیا میں ظاہر ہونگے'' (نزول المسیح حاشیہ ج ۱۸ ص ۳۸۴)

جھوٹ (۵۸)

''ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسےٰؑ و عیسےٰؑ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے'' (ایام الصلح خ ج ۱۴ ص ۲۷۳)

نور: حدیث کی کسی مستند کتاب میں لفظ ''عیسیٰ'' کی زیادتی کے ساتھ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حدیث کی مخرج و مستند کتابوں اور صحیح مرفوع متصل حدیثوں میں بلا زیادتی لفظ عیسیٰ یہ الفاظ ہیں ''لَوکانَ مُوسیٰ حیاً لَمَاوسِعَهُ اِلّااِتّباعِی'' دیکھو مسند احمد، ج ۳، ص ۳۸۷۔ مشکوۃ ص ۳۰، مرقاۃ ج ۱ ص ۲۰۶، عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۵۰۷۔ اس لیے اس دروغ میں مرزا صاحب کی خودغرضی و مطلب پرستی کے ساتھ آپ کی کم علمی و جہالت بھی روشن ہے۔

جھوٹ (۵۹)

''اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اُس شخص (مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی'' (اربعین نمبر ۴ خ ج ۱۷ ص ۴۴۲)

نور: جن بہت سے پیغمبروں نے مرزا صاحب کی زیارت کی تمنا ظاہر کی ہے اور جن تمام نبیوں نے مرزا جی کے زمانہ اور وقت کی بشارت دی ہے اُن کے اسماء گرامی کے ساتھ ساتھ یہ بتایا جائے کہ وہ تمنائیں و بشارتیں کس صحیفہ و کتاب میں ہیں؟۔ امید ہے کہ امت مرزائیہ اپنے پیغمبر کو اس امر میں ضرور سچا ثابت کرے گی ورنہ پھر ہماری طرف سے ''**لعنۃُ اللہ عَلی الکاذبین**'' کا ابدی تحفہ قبول کرے۔

جھوٹ (۶۰)

''ہاں میں (مرزا) وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا اور

پھر خدا نے ان کی معرفت بڑھانے کے لیے منہاج نبوت پر اس قدر نشانات ظاہر کیے کہ لاکھوں انسان ان کے گواہ ہیں'' (فتاویٰ احمدیہ، ج ۱، ص ۵۱)

نور: جن سارے نبیوں کے زبانی وعدہ پر مرزا جی تشریف فرمائے عالم ہوئے ہیں وہ وعدہ کس کتاب میں ہے؟ اور کیا ہے؟۔ اگر مرزائیت اپنے ''نبی'' کی لاج کو خاک آلود نہیں دیکھنا چاہتی تو فوراً سارے نبیوں کے زبانی وعدہ کو منصۂ شہود پر لائے۔ ؎

دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے۔

جھوٹ (۶۱)

'' میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے (مرزا) مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لیے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دئے اور آسمان سے لیکر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتدا سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں'' (تذکرۃ الشہادتین، خ ج ۲۰ ص ۶۴)

نور: کیا ان تمام نبیوں کی وہ خبریں جو مرزا صاحب کی آمد و صداقت کے متعلق ہیں کسی معتبر کتاب میں معہ حوالۂ عبارت دکھلائی جا سکتی ہیں''۔ غلمدیو! اگر کچھ ہمت ہو تو اٹھو اور اپنے ''رسول'' کی عزت و آبرو رکھ لو۔

جھوٹ (۶۲)

''صاحب تفسیر (تفسیر ثنائی) لکھتا ہے کہ ''ابو ہریرہ فہم قرآن میں ناقص ہے اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابو ہریرہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا'' (براہین احمدیہ خ ج ۲۱ ص ۴۱۰)

نور: اگر اس تفسیر ثنائی سے مراد مرزا جی کے سخت جاں حریف، مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ ہیں تو یہ ایک اعجازی جھوٹ ہے اور اگر اس سے مراد تفسیر مظہری مصنفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ ہیں تو یہ کراماتی جھوٹ ہے بہر حال دونوں صورتوں میں یہ ایسا جھوٹ ہے جو اعجاز و کرامت کے حدود سے باہر نہیں ہوسکتا۔

جھوٹ (۶۳)

’’انبیاء گذشتہ[۱] کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی کہ وہ (مرزا) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا‘‘ (اربعین ج ۱۷ص ۳۷۱)

نور: جن گذشتہ نبیوں کے کشوف نے مرزا جی کے زمانۂ پیدائش کو چودہویں صدی کا سر، اور جائے پیدائش کو پنجاب مقرر کر کے قطعی مہر لگا دی ہے، غلمد یو! اگر کچھ ایمانی غیرت کی جھلک موجود ہے تو اٹھو اور انبیاء گذشتہ کے کشوف مذکورہ کو منظر عام پر لا کر اپنے ’’کرشن اوتار‘‘ کو سرنگونی وذلت وخواری سے بچاؤ۔

جھوٹ (۶۴)

’’خدا کی تمام کتابوں میں خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائیگا اور ذوالسنین ستارہ نکلے گا۔ اور ساتویں ہزار کے سر پر وُہ موعود ظاہر ہوگا‘‘ (اعجاز احمدی بنام ضمیمہ نزول المسیح، خ ج ۱۹ص ۱۰۸)

مرزائیو!: خدا کی تمام کتابوں سے اس مضمون کو ثابت کر کے اپنے ’’حضرت صاحب‘‘ کے دامن سے کذب ودروغ کی نجاست دور کرو۔ نہیں تو......

’’خدا کی لعنت ہے اُن لوگوں پر جو جھُوٹ بولتے ہیں‘‘ (اعجاز احمدی، خ ج ۱۹ص ۱۰۹)

جھوٹ (۶۵)

’’ تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے‘‘۔
(لیکچر سیالکوٹ، خ ج ۲۰ص ۲۰۷)

[۱] اربعین کے پہلے ایڈیشن میں مرزا نے لفظ انبیاء ہی لکھا ہے لیکن بعد میں لفظ ’’انبیاء‘‘ کو حذف کر کے اس کی جگہ ’’اولیاء‘‘ کا لفظ بڑھا کر مرزائیوں نے خیانت کی اور حاشیہ میں لکھدیا کہ یہ کاتب کی غلطی تھی۔ اور مزید خیانت درخیانت یہ کہ بعد کے ایڈشنوں میں حاشیہ سے وہ نوٹ بھی حذف کر دیا تا کہ اس مجرمانہ خیانت کا کوئی ثبوت ہی نہ رہے۔ شاہ عالم۔

نور: تمام نبیوں کی جن کتابوں اور قرآن شریف کی آیتوں میں یہ مضمون موجود ہے اسکی صحیح عبارت مستند طریق سے پیش کر کے مرزائیت کی پیشانی سے اس اتہام کی سیاہی کو دور کرو۔

جھوٹ (۶۶)

’’کیونکہ اس ہزار (مرزا کے زمانہ) میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے‘‘ (لیکچر سیالکوٹ، خ ج ۲۰ ص ۲۰۸)

نور: تمام نبیوں کی ایسی شہادت کن کن آسمانی وغیر آسمانی کتابوں میں درج ہے معہ حوالہ صفحہ وکتاب وعبارت مدلل طور پر بیان کی جائیں۔

جھوٹ (۶۷)

’’غرض یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئیگا‘‘
(لیکچر سیالکوٹ خ ج ۲۰ص ۲۰۹)

نور: تمام نبیوں کی یہ متفق علیہ تعلیم جن آسمانی کتابوں میں درج ہو اُن کے نام وعبارت کی زیارت کے ہم بھی مشتاق ہیں ورنہ کاذبوں، مفتریوں پر بے شمار لعنت۔

جھوٹ (۶۸)

’’ القصہ میری سچائی پر یہ ایک دلیل ہے کہ مَیں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہؤا ہوں‘‘ (لیکچر سیالکوٹ خ ج ۲۰ص ۲۰۹)

نور: مرزا صاحب جن نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظہور پذیر ہوئے ہیں ان کے اسماء گرامی اور مقرر کردہ ہزار جن کتابوں وصحیفوں میں تحریر ہو، اس کو بیان کرو نہیں تو افتراء علی الانبیاء کی سزا جہنم کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے۔

جھوٹ (۶۹)

’’سوجیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں یہ بات بالکل قرینِ قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہوگا اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے۔ چونکہ مسیح ایک سرد ملک

کے آدمی تھے۔اِس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھیرے ہونگے اوراخیر مارچ یا اپریل کے ابتدا میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہوگا اور چونکہ وہ ملک بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کرلی ہوگی۔اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصّہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ ہی کی اولاد ہوں'' (مسیح ہندوستان میں، خ ج ۱۵ ص ۷۰)

نور: مرزاجی نے اس عبارت میں ایسے صاف وصریح دس جھوٹ پیٹ بھر کر اگلے ہیں کہ دنیا کے کاذب ومفتری بھی اس کو دیکھ کر متحیر وششدر ہیں؛ کیا مرزائیت ان امور بالا میں اپنے ''مرشد اعظم'' کوراستباز ثابت کرے گی۔دیدہ باید؟۔

جھوٹ (۷۰)

''اوراُنکی (یعنی اہل کشمیر کی) پورانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلادِ شام کی طرف سے آیا تھا۔جس کو قریباً انیس ۱۹۰۰ سو برس آئے ہوئے گذر گئے'' (تحفہ گولڑویہ، خ ج ۱۷ ص ۱۰۰)

نور: یہ بھی مرزا صاحب کا طبع زاد افسانہ ہے جس کی تمام تر بنیاد کذب وافترا پر ہے اس لیے اگر قادیانیت اپنے ''رہنمائے اکبر'' کی صداقت کو نمایاں کرنا چاہتی ہے تو اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں کے نام وعبارت سے ملک کو روشناس کرائے ورنہ پھروہی تحفہ پیش خدمت کیا جائے گا جو قدرت نے کاذبوں ومفتریوں کے لیے مخصوص کیا ہے۔

جھوٹ (۷۱)

'' اوراس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں دو ایسی باتیں جمع ہوئی تھیں کہ کسی نبی میں وہ دونوں جمع نہیں ہوئیں۔
(۱) ایک یہ کہ انہوں نے کامل عمر پائی یعنے ایک سو پچیس ۱۲۵ برس زندہ رہے۔

(۲) دوم یہ کہ انہوں نے دنیا کے اکثر حصّوں کی سیاحت کی۔اِس لئے نبی سیّاح کہلائے'' (مسیح ہندوستان میں خ ج ۱۵ ص ۵۵)

نور: یہ بھی مرزاجی کا ایک سفید مگر اعجازی جھوٹ ہے۔اگر غلمدیت اپنے ''پیغمبر'' کو جہنم کے انگاروں سے بچانا چاہتی ہے تو فی الفور اسلام کے تمام فرقوں کی کتب معتبرہ سے ان دو مسلّم ومتفق علیہ باتوں کو پیش کرے؟۔ورنہ'' دروغگو (کاذب ومفتری) کا انجام ذلت ورسوائی ہے'' (حقیقۃ الوحی، خ ج ۲۲ ص ۲۵۳)

جھوٹ (۷۲)

'' غرض تمام صحابہ کا اجماع حضرت عیسےٰ کی موت پر تھا۔بلکہ انبیاء کی موت پر اجماع ہوگیا تھا......اسی اجماع کی وجہ سے تمام صحابہ حضرت عیسیٰ کی موت کے قائل تھے'' (حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۳۷)

نور: مرزاجی کا یہ بھی ایک ایسا اعجازی جھوٹ ہے کہ اگر مرزائیت کے اولین وآخرین بھی جمع ہوکر ایڑی وچوٹی کا زور صرف کردیں لیکن اس کو کہ ''تمام صحابہ کا حضرت عیسیٰ کی موت پر اجماع تھا'' اور تمام صحابہ حضرت عیسیٰ کی موت کے قائل تھے'' ہرگز ہرگز نہیں ثابت کرسکتے اس لیے مفتری وکاذب پر اللہ ورسول اور تمام مسلمانوں کی ابدی لعنت ہو۔

اور لطف یہ کہ مرزاجی نے اپنے اس بے نظیر جھوٹ کو اپنی متعدد تصانیف (ضمیمہ حقیقۃ الوحی الاستفتاء ص ۶۶۴ ج ۲۲، تحفہ گولڑویہ ص ۹۱، ۹۴ ج ۱۷۔ونصرۃ الحق ص ۵۵، براہین احمدیہ خ ج ۲۱ ص ۳۷۶) میں بیان کیا ہے جو مستقل کئی ایک جھوٹ شمار کیے جاسکتے ہیں۔

جھوٹ (۷۳)

''عرب اور عجم کے ایڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اُٹھے کہ مدینہ اور مکّہ کے درمیان جو ریل طیّار ہورہی ہے یہی اُس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود (مرزا) کے وقت کا یہ نشان ہے'' (اعجاز احمدی خ ج ۱۹ ص ۱۰۸)

نور: یہ کتاب اعجاز احمدی ۱۹۰۲ء کی مطبوعہ ہے لیکن اس وقت سے لے کر آج تک[۱] مکہ ومدینہ کے درمیان ریل کی تیاری تو درکنار، پیمایش بھی نہیں ہوئی لیکن مرزا جی کا الہامی کذب ملاحظہ فرمایئے کہ لکھتے ہیں ''مدینہ اور مکہ کے درمیان ریل تیار ہو رہی ہے'' اس سلسلہ میں ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لئے مرزا صاحب کے چند ''پیغمبرانہ لطائف'' پیش خدمت کیے جاتے ہیں، امید ہے کہ مرزا صاحب کی قوت حافظہ وعمدگی دماغ کی داد دیں گے۔

(۱) ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۲ مطبوعہ ۱۹۰۲ء میں (خ ج ۱۷ص ۴۹) لکھتے ہیں کہ:

''مکہ اور مدینہ میں بڑی سرگرمی سے ریل تیار ہو رہی ہے''

(۲) اور اسی کتاب کے صفحہ (خ ج ۱۷ص ۱۶۵) کے حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ:

''اب تو دمشق سے مکّہ معظّمہ تک ریل بھی تیار ہو رہی ہے''

(۳) اور ص ۱۰۲ میں ہے کہ:

''نئی سواری (ریل) کا استعمال اگرچہ بلاد اسلامیہ میں قریباً سو برس سے عمل میں آ رہا ہے...... اب خاص طور پر مکّہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی ریل طیار ہونے سے پوری ہو جائے گی'' (خ ج ۱۷ص ۱۹۵)

(۴) اور ص ۱۰۳ میں ہے:

''وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ میں آئے گی وہی مکّہ معظّمہ میں آئیگی'' (خ ج ۱۷ص ۱۹۵)

(۵) اور اسی صفحہ میں چند سطروں کے بعد یہ لکھتے ہیں:

''چنانچہ یہ کام بڑی سرعت سے ہو رہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکّہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے'' (خ ج ۱۷ص ۱۹۵)

(۶) اور چشمۂ معرفت ص ۴۷ (خ ۸۲ ج ۲۳) کے حاشیہ میں جو مرزا صاحب کے

۱؎ اور آج الحمدللہ ۲۰۰۷ء کا سال بھی گذرنے والا ہے یعنی ایک سو پانچ سال سے زائد کا عرصہ گذر چکا مگر تاہنوز مکہ ومدینہ کے درمیان ریل نہ چلی، شاید اللہ رب العزت نے مرزا کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے ہی مدینہ اور ترکی کے درمیان جو ریل چلی رہی تھی اُسے بھی رکوادی۔ شاہ عالم

انتقال کرنے سے چھ روز پیشتر ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی ہے اس میں لکھتے ہیں:

''جب مکّہ اور مدینہ میں اونٹ چھوڑ کر ریل کی سواری شروع ہو جائیگی''

حالاں کہ آپ ۱۹۰۲ء ہی میں مکّہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری کر چکے ہیں اور یہاں ۱۹۰۸ء تک بھی اس کا اجرا نہیں ہوا یہ اعجازی کرامت نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

(۷) اور اسی کتاب کے ص ۳۰۶ میں ہے:

''ان دنوں میں یہ کوشش بھی ہو رہی ہے کہ ایک سال تک مکّہ اور مدینہ میں ریل جاری کر دی جائے'' (خ ج ۲۳ص ۳۲۱)

(۸) اور اربعین نمبر ۲، ص ۲۸ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں جو چشمۂ معرفت سے تقریباً آٹھ سال پیشتر شائع ہو چکی ہے کہ:

''ابھی مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے لوگوں کیلئے ایک بھاری نشان ظاہر ہوا ہے...... پس یہ کس قدر بھاری پیشگوئی ہے جو مسیح کے زمانہ کیلئے اور مسیح موعود کے ظہور کے لئے بطور علامت تھی جو ریل کی تیاری سے پوری ہوگئی''

(اربعین نمبر ۲ در حاشیہ، خ ج ۱۷ص ۳۷۵)

(۹) اور اسی کتاب کے نمبر ۳، ص ۱۵ میں فرماتے ہیں کہ:

''مکہ اور مدینہ میں بڑی سرگرمی سے ریل تیار ہو رہی ہے'' (ج ۱۷ص ۳۹۹)

جھوٹ (۴۷)

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا''

(چشمۂ مسیحی خ ج ۲۰ص ۳۴۶)

نور: مرزا جی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جس کذب بیانی و دروغ گوئی سے توہین کی ہے اس کے ثبوت میں مرزا جی کی تصنیفات کا حرف حرف شاہد ہے اور اس مقولہ

۱؎ یہ سارے اقوال ایک دوسرے سے متعارض ہیں اور ان میں سے کوئی ایک بھی درست نہیں نکلا۔ سچ ہے جھوٹوں کی طرح مرزا کا بھی قوت حافظہ صحیح نہیں تھا، اس لئے کچھ یاد نہیں رہا۔ شاہ عالم

مذکورہ کے دروغ بے فروغ ہونے پر خود مرزا آنجہانی کی دوسری تحریر شہادت دے رہی ہے لکھتے ہیں کہ:

’’ہم نہیں کہہ سکتے کہ نعوذ باللہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے‘‘ (ضرورۃ الامام خ ج ۱۳ ص ۴۷۷)

مرزائیو! مرزا جی کے ان دونوں مختلف قولوں میں سے ایک یقینی طور پر جھوٹ ہے اس لیے کہ تمہارے پیشوا کہتے ہیں:

’’دروغگو ہونے پر وہ اختلاف اور تناقض بھی شاہد ہے‘‘ (انجام آتھم ص ۱۹ ج ۱۱)

’’اور تناقض سے لازم آتا ہے کہ دو متناقض باتوں میں سے ایک جھوٹی ہو یا غلط ہو‘‘

(چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۱۹۶)

سچ ہے ’’دروغ گو را حافظہ نباشد‘‘ اسی وجہ سے مرزا جی نے اپنے متعلق فرمایا ہے:

’’حافظہ اچھا نہیں، یاد نہیں رہا‘‘ (حاشیہ نسیم دعوت خ ج ۱۹ ص ۴۳۹)

جھوٹ (۷۵)

’’یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا‘‘

(حاشیہ ست بچن خ ج ۱۰ ص ۲۹۵)

نور: مرزا آنجہانی نے، توضیح مرام خ ص ۵۲ ج ۳، دعوۃ الحق ملحقہ تتمہ حقیقۃ الوحی خ ص ۶۱۸ ج ۲۲، نصرۃ الحق ص ۴۲ ج ۲۱، تحفہ گولڑویہ خ ص ۲۹۹ ج ۱۷، انجام آتھم ص ۴۴ ج ۱۱، میں یہ تسلیم کیا ہے کہ یسوع، عیسیٰ مسیح ابن مریم دراصل ایک ہی ہیں۔ اس لیے اس عبارت کے یہ معنی ہوئے کہ معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرگی کے باعث دیوانہ تھے جو سراسر جھوٹ اور بدترین گستاخی ہے۔

مرزائیو! کیا ایک سچا نبی مرگی و دماغی امراض میں مبتلا ہو کر شرعی و عقلی حیثیت سے نبوت کے فرائض انجام دے سکتا ہے؟ دلائل قطعیہ اور واقعات سے ثبوت پیش کرو؟۔ نہیں تو اللہ کی لعنت کاذب و مفتری پر۔

جھوٹ (۷۶)

’’مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس اُمت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وُہ نبی کہلاتا ہے‘‘ (حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۴۰۶)

نور: حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت مذکورہ میں مرزا صاحب نے جس خیانت مجرمانہ و چراغ داشتہ جرأت سے کام لیا ہے اس پر قیامت تک علمی دنیا لعنت و نفرت کا وظیفہ پڑھ کر مرزا جی کی روح کو ایصال ثواب کرے گی۔ کیا کوئی غلمدی جرأت کر سکتا ہے کہ خط کشیدہ عبارت مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ میں دکھلا کر اپنے پیشوا کو خائنوں و کذابوں کی قطار سے علیحدہ کر دے؟۔

جھوٹ (۷۷)

بٹالوی صاحب کا رئیس المتکبرین ہونا صرف میرا ہی خیال نہیں بلکہ ایک گروہ کثیر مسلمانوں کا اس پر شہادت دے رہا ہے‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ۵۹۹ ج ۵)

نور: مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ان لوگوں میں سے ہیں جو مرزائیت کے شجرۂ خبیثہ کے پھلنے و پھولنے میں ایک حد تک مانع رہے اس لیے مرزائیت کے پیغمبر کے لیے یہ ضروری تھا کہ ان کو ’’رئیس المتکبرین‘‘ کہہ کر مسلمانوں کے ایک کثیر گروہ کے ذمہ جھوٹی شہادت کا الزام لگائے۔ کیا مرزائیت اپنے پیغمبر اعظم کو راستباز ثابت کرنے کے لیے مسلمانوں کے کثیر گروہ کی ان شہادتوں کو منظر عام پر لائے گی جن کا ذکر مرزا صاحب نے کیا ہے؟۔

جھوٹ (۷۸)

’’مگر خدا نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) پیدائش میں بھی اکیلا نہیں

رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور کئی حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں‘‘

(حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم، خ ج ۲۱ ص ۲۶۲)

نور: مرزا صاحب کا حضرت مریم صدیقہ کی طہارت وعصمت پر کس قدر گھنونا وگندہ اتہام ہے کہ انسان اس کے تصور سے بھی کانپ اٹھتا ہے۔ آہ وہ صدیقہ وطاہرہ! جس کی پاک دامنی وعفت شعاری پر قرآن مجید نے شہادت دی ہے آج اس فرقہ ملعونہ کے قائد اعظم کے ہاتھوں معاذ اللہ داغدار بن رہی ہے۔ تفو برتو اے چرخ گرداں تفو!!۔

مسلمانو! کیا اب بھی تم کو مرزائیت کے کفر واسلام میں شک وشبہ کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟۔ مرزا جی! ’’ایک پیغمبر کہلا کر یہ افترا اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی!!۔ اِن باتوں کا تصوّر کر کے بدن کانپتا ہے‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ، پنجم خ ج ۲۱ ص ۲۷۸)

جھوٹ (۷۹)

’’دوسری گواہی اس حدیث (ان لمھدینا آیتین) کی صحیح اور مرفوع متصل ہونے پر آیت فلا یظھر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول میں ہے کیونکہ یہ آیت علم غیب صحیح اور صاف کا رسولوں پر حصر کرتی ہے جس سے بالضرورت متعین ہوتا ہے کہ ان لمھدینا کی حدیث بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے‘‘ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۱۳۵)

نور: مرزا جی نے بڑی چراغ داشتہ جرأت کے ساتھ ایک غیر مرفوع (موضوع) روایت بلکہ قول کو مرفوع متصل حدیث قرار دے کر سراسر کذب وافترا کا ارتکاب کیا اس لیے کہ خود ہی اس روایت کو مجروح وغلط کہتے ہیں کہ:

(الف) ’’مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے‘‘ (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۲۱۷ ج ۲۲)

(ب) ’’میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں

ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی اُن میں سے صحیح نہیں۔ اور جسقدر افتراء اُن حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور میں ایسا نہیں ہوا‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۳۵۶)

بایں ہمہ مرزا جی کا ’’ان لمھدینا آیتین‘‘ کو حدیث مرفوع متصل قرار دینا، کذب و افتراء کی بدترین مثال ہے۔ لہذا اغلمد یو! اگر اپنے ’’پیشوائے اکبر‘‘ کو جہنم کے انگاروں سے بچانا چاہتے ہو تو اس کو حدیث مرفوع متصل ثابت کرو؟۔ مگر پھر بھی مرزا صاحب کا دامن کذب کی آلودگی سے صاف نہیں ہوسکتا کیونکہ پھر اس کو مخدوش ومجروح وغیر صحیح کہنا جھوٹ ہوگا۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

جھوٹ (۸۰)

’’ اور یہ روائتیں (حضرت مسیح کے ایک سو پچیس برس زندہ رہنے اور دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کرنے کی) نہ صرف حدیث کی معتبر اور قدیم کتابوں میں لکھی ہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے فرقوں میں اِس تواتر سے مشہور ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصوّر نہیں‘‘ (مسیح ہندوستان میں، خ ج ۱۵ ص ۵۶)

نور: ایسی روایتیں حدیث کی جن معتبر وقدیم کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں ان کے نام وعبارت کے اظہار کی ضرورت ہے اور یہ روایتیں جو تمام مسلمانوں کے فرقوں کے مابین درجہ تواتر وشہرت حاصل کر چکی ہیں ان کی شہرت وتواتر کو تمام اسلامی فرقوں کی کتب معتبرہ سے ثابت کرو ورنہ۔ **لعنة الله على الكاذبين** ۔

جھوٹ (۸۱)

’’ قرآن اور توریت سے ثابت ہے کہ آدم بطور توأم پیدا ہوا تھا‘‘

(ضمیمہ تریاق القلوب، خ ج ۱۵ ص ۴۸۵)

نور: کیا مرزائیت کے کسی لال میں یہ ہمت ہے کہ قرآن مجید کی کسی آیت سے آدم علیہ السلام کا توام (جوڑا) پیدا ہونا دکھلا کر اپنے ''مہا گرو'' کی دروغ گوئی کا قفل توڑ دے۔

جھوٹ (۸۲)

''یہ وہ حدیث ہے (نواس بن سمعان کی) جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسمٰعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے'' (ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۲۰۹)

نور: مرزا صاحب کا امام بخاری پر یہ اتہام ہے کہ امام موصوف نے اس حدیث کو ضعیف سمجھ کر چھوڑ دی ہے کیونکہ امام بخاری نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ میں اس کو ضعیف سمجھ کر چھوڑ رہا ہوں ورنہ مرزائیت کا یہ مذہبی فرض ہے کہ مرزا جی کو اس امر میں سچا ثابت کرے؟۔

جھوٹ (۸۳)

''یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں''
(کشتی نوح، خ ج ۱۹ ص ۵)

مرزائیو! اگر کچھ ہمت ہو تو اس مضمون کو قرآن شریف کی کسی آیت میں دکھلاؤ اور اپنے ''پیشوائے اعظم'' کے چہرہ سے اس جھوٹ کی سیاہی کو دور کرو۔

جھوٹ (۸۴)

''یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید یعنے عذاب کی پیشگوئی بغیر شرط توبہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے'' (تحفہ غزنویہ، خ ج ۱۵ ص ۵۳۵)

نور: اس متفق علیہ عقیدہ کی مجھے بھی تلاش ہے امید کہ مرزائیت اس کا پورا پتہ بتا کر اپنے ''کرشن جی'' کا حق نمک ادا کرے گی؟۔

جھوٹ (۸۵)

(الف) ''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے''
(بدر ۹/دسمبر ۱۹۰۷ء)

(ب) ''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا تھا کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں میں خُدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا'' (چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۲۹۹)

نور: مرزا جی نے جس دلیرانہ حیثیت سے اس ''گندہ جھوٹ'' سے اپنی زبان و قلم کو آلودہ کیا ہے وہ رہتی دنیا تک ان کے لیے باعث ننگ و عار ہے۔ اگر قادیانیت اپنے ''مقدس رسول'' کو سرنگوں و نگوسار دیکھنا گوارا نہیں کر سکتی تو اپنے کیل کانٹوں سے درست ہو کر اس امر کو تاریخ کی سچی روشنی میں ثابت کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے پیدا ہو کر فوت ہو گئے تھے ورنہ **لعنة الله على الكاذبين** اور مشہور حدیث کی وعید جہنم سے مرزا جی کا بچنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

جھوٹ (۸۶)

''اور علم نحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہو ہمیشہ اُس جگہ توفّی کے معنے مارنے اور رُوح قبض کرنے کے آتے ہیں'' (تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۱۶۲)

نور: مرزائیو! اگرچہ تم کو اپنے ''مرشد اکبر'' کے جھوٹ کو سچ کر دکھانے کا، جادوگروں و طلسم سازوں سے بھی زائد کمال حاصل ہے مگر مرزا جی کے اس اعجازی جھوٹ کو علم نحو کی کسی چھوٹی سی چھوٹی کتاب میں بھی نہیں دکھلا سکتے ہو۔ اگر کچھ سچائی و ایمان کی جھلک موجود ہے تو اٹھو اور اپنے ''مسیح موعود'' کو سیلاب لعنت سے بچاؤ۔

جھوٹ (۸۷)

'' ہم نے صدہا طرح کے فطور اور فساد دیکھ کر کتاب براھینِ احمدیہ کو تالیف کیا تھا اور کتابِ موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقتِ اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ تر روشن دکھلایا گیا''

(براہین احمدیہ خ ج ۱ ص ۶۲)

جھوٹ (۸۸)

''ہم نے کتاب براہینِ احمدیہ جو تین سو براہین قطعیہ عقلیہ پر مشتمل ہے...... تالیف کیا ہے'' (براہین احمدیہ خ ۶۷ ج ۱، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۴۲)

نور: مرزا جی نے جو براہین احمدیہ میں صداقت اسلام کے تین سو مضبوط اور محکم دلائل قطعیہ عقلیہ لکھے ہیں اس کی زیارت ہم بھی کرنا چاہتے ہیں۔امت مرزائیہ سے امید ہے کہ ان تین سو دلائل کو براہین احمدیہ میں دکھلا کر اپنے ''پیغمبر'' کو کذب ودروغ کی آلودگی سے علیحدہ کرنے کی کوشش کرے گی۔دیدہ باید۔

جھوٹ (۸۹)

'' اُن براہین کے بیان میں جو قرآن شریف کی حقّیت اور افضلیّت پر بیرونی شہادتیں ہیں'' (براہین احمدیہ خ ج ۱ ص ۶۱۱)

نور: مرزا جی نے جن بیرونی شہادتوں کا سبز باغ دکھایا ہے۔کیا کوئی ہے کہ جو براہین احمدیہ میں سے قرآن شریف کی حقّیت وافضلیت کی بیرونی شہادتیں نکال کر دکھائے اور مرزا صاحب کو کذب وافترا کی زد سے بچائے؟۔

جھوٹ (۹۰)

''مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔کیونکہ کاذب ہے''(اربعین ۴ ص ۳۹۴، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۴۵)

نور: مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری اور مولوی اسماعیل صاحب علیگڈھی نے یہ مضمون اپنی کس کتاب میں تحریر کیا ہے؟ کتاب کا نام مع تعین صفحہ وعبارت کے پیش کرو؛ اور اپنے ''رسول برحق'' کو کذب وافتراء کی وعید سے بچاؤ؟۔

جھوٹ (۹۱)

'' جواب شبہات الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح جو مولوی رشید احمد گنگوہی کی خرافات کا مجموعہ ہے''(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۳۷۱)

نور: مرزا آنجہانی کا یہ بھی ایک ایسا اعجازی جھوٹ ہے جس کی سچائی کے لیے مرزائیت کے تمام فرزندوں میں سراسیمگی وعاجزی پھیلی ہوئی ہے اور طلسم سازی کے تمام اوزار واسباب بیکار ہوگئے ہیں۔کیوں کہ رسالہ مذکورہ حضرت حکیم الامت مولانا الشاہ اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی کا تصنیف کردہ ہے اور رسالہ کے سرورق پر جلی حروفوں سے آپ کا اسم گرامی بحیثیت مصنف کے لکھا ہے۔مگر مرزا جی کی پیغمبرانہ نگاہ کو نہیں معلوم کیا ہوگیا تھا جو ایسی صاف وصریح شئی بھی نظر نہیں آئی اور ''مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ'' کی زندہ مثال پیش کردی۔

مرزائیو! دیکھتے ہو کہ تمہارے ''مہدی معہود'' دریائے کذب میں کس طرح غوطہ لگا رہے ہیں ہمت ہو تو نکالو۔

جھوٹ (۹۲)

'' جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے سب ہلاک ہوئے''

اخبار بدر مورخہ ۲۷ردسمبر ۱۹۰۶ء، مفہوم چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۳۳۲)

نور: کیا غلمدیت کے حاشیہ نشیں ان سب ہلاک ہونے والوں کی فہرستِ اسماء شائع کرکے مرزا جی کو سچا ثابت کریں گے؟۔حالانکہ صوفی عبدالحق صاحب امرتسری نے ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کیا جس کی وجہ سے مرزا صاحب ۱۹۰۸ء میں مرے اور صوفی صاحب موصوف ان کے بعد فوت ہوئے۔غلمدیو! کہو یہ کون دھرم ہے؟۔

جھوٹ (۹۳)

’’خدائے تعالیٰ نے یونس نبی کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونے کا وعدہ دیا تھا اور وہ قطعی وعدہ تھا جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں تھی۔ جیسا کہ تفسیر کبیر ص ۱۶۴، اور امام سیوطی کی تفسیر درمنثور میں احادیث صحیحہ کی رُو سے اس کی تصدیق موجود ہے‘‘ (انجام آتھم حاشیہ خ ج ۱۱ ص ۳۰)[1]

جھوٹ (۹۴)

’’جس حالت میں خدا اور رسولؐ اور پہلی کتابوں کی شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشگوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہو۔ تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈال دی جاتی ہے۔ تو پھر اس اجماعی عقیدہ سے محض میری عداوت کے لئے منہ پھیرنا اگر بدذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے‘‘ (انجام آتھم حاشیہ ۳۱ ج ۱۱)

مرزائیو! نزول عذاب کا قطعی و غیر مشروط خدائی وعدہ قرآن شریف کے کس پارہ و سورہ میں ہے اور وہ احادیث صحیحہ و اجماعی عقیدہ بھی نقل کرو، تاکہ تمہارے ’’حجر اسود‘‘ صاحب کی راستبازی کی قلعی کھل جائے۔

جھوٹ (۹۵)

’’اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مثلاً کوئی شریر النفس اُن تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی‘‘

(تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۱۵۳)

نور: یہ بالکل رنگین جھوٹ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شرمناک افتراء ہے کہ آپ نے

[1] حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کی صحیح تفصیل کیلئے دیکھئے ’’قصص القرآن‘‘ مصنفہ حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہارویؒ۔ نیز تفسیر کبیر یا درمنثور کا حوالہ دینا بھی جھوٹ ہے اس لیے کہ اس میں صحیح تو دور کوئی ضعیف حدیث بھی نہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ نزول عذاب کی خبر ایک قطعی وعدہ تھا۔ ش

حدیبیہ کی پیشگوئی کے پورا ہونے کی تعیین کر دی تھی۔ کیا غلمدیت کا کوئی فرزند اس امر کو معتبر کتب سے مدلل کر کے اپنے ’’بیت اللہ‘‘ کے ناصیہ سے اس تاریک داغ کو دور کر سکتا ہے؟۔

جھوٹ (۹۶)

’’وعید یعنے عذاب کی پیشگوئیوں کی نسبت خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ خواہ پیشگوئی میں شرط ہو یا نہ ہو تضرع اور توبہ اور خوف کی وجہ سے ٹال دیتا ہے‘‘

(تحفہ غزنویہ خ ج ۱۵ ص ۵۳۶)

نور: وعید کی پیشگوئیوں کے تخلف وٹال دینے کو ’’سنت الٰہیہ‘‘ قرار دینا دروغ بے فروغ ہے۔ کیا مرزائیت کے خواجہ تاشوں میں اتنی غیرت ہے کہ اس سنت الٰہی کو کسی معتبر و مستند کتاب میں دکھلا کر اپنے ’’امام الزماں‘‘ کو کذب و دروغ کی ذلت سے بچائیں گے؟۔

جھوٹ (۹۷)

’’کیا یونسؑ کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس میں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس ۴۰ دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈال دے۔‘‘ (تتمہ حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۵۷۰)

نور: مرزا آنجہانی کا اپنی نکاح والی جھوٹی پیشگوئی کو حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی کے ہم پلہ و یکساں قرار دینا اور پھر اس دلیری سے یہ کہنا کہ ’’آسمان پر فیصلہ ہو چکا تھا اور ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا گیا‘‘ درحقیقت منہ بھر کر صاف جھوٹ بولنا ہے کیوں کہ نہ تو اس ناطق فیصلہ کا کسی آسمانی کتاب میں ذکر ہے اور نہ اس کی منسوخی کا۔ اور اسی طرح یہ کہنا کہ یونس علیہ السلام کی پیشگوئی میں کوئی شرط نہیں تھی، سفید جھوٹ ہے۔

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین ۔

جھوٹ (۹۸)

’’میں نے (محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی کے سلسلے میں) نبیوں کے حوالے بیان کر دیئے۔ حدیثوں اور آسمانی کتابوں کو آگے رکھ دیا‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم خ ج ۱۱ ص ۳۳۸)

نور: مرزا جی نے اس پیشگوئی کے سلسلہ میں جن جن آسمانی کتابوں اور حدیثوں کو آگے رکھ دیا تھا ان کے اسماء کے ساتھ ساتھ ان کی صحت واعتبار کو بھی پیش کیا جائے؟۔ ورنہ بغیر اس کے انگاروں سے کھیلنا ہے۔

جھوٹ (۹۹)

’’اس پیشگوئی (نکاح محمدی بیگم) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ **یتزوّج ویولد لہ**. یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو اُن کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پُوری ہوں گی‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ خ ج ۱۱ ص ۳۳۷)

نور: دنیا جانتی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی مرزا جی کے ’’نکاح محمدی بیگم‘‘ کی تصدیق کے لیے ہرگز نہیں فرمائی تھی بلکہ درحقیقت یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے۔ اس لیے مرزا صاحب کا اس کو اپنے نکاح کے لیے کہنا سراسر افتراء وکذب ہوا۔

دوسرے یہ کہ جب مرزا جی کا نکاح باوجود سعی بسیار محمدی بیگم سے نہیں ہوا اور آنجہانی

داغ مفارقت وحسرت وارمان لیے ہوئے پیوندِ زمیں ہوگئے تو اس سے (معاذ اللہ) یہ لازم آتا ہے کہ حضرت صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی؛ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرزا جی کا ایک ناپاک اتہام وافتراء ہے جس کی سزا علاوہ روسیاہی وخواری کے نارِ جہنم بھی ہے۔ ؎

نکاح آسمانی ہو مگر بیوی نہ ہاتھ آئے
رہے گی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

جھوٹ (۱۰۰)

’’قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری (مرزا جیسا جھوٹا مدعی نبوت) اسی دنیا میں دست بدست سزا پا لیتا ہے اور خدائے قادر وغیور کبھی اس کو امن میں نہیں چھوڑتا اور اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے‘‘ (انجام آتھم خ ج ۱۱ ص ۴۹)

جھوٹ (۱۰۱)

’’ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہیں کہ ایسا افتراء کبھی کسی زمانہ میں چل نہیں سکا اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے والے جلد ہلاک کئے گئے ہیں‘‘ (انجام آتھم حاشیہ خ ج ۱۱ ص ۶۳)

نور: قرآن شریف کی جن نصوص قطعیہ سے یہ مضمون صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے اس کی صفائی کی زیارت کے ہم منتظر ہیں اور خصوصاً مرزا صاحب کی وہ ’’نہایت کامل تحقیقات‘‘ کی جانب بھی ہماری آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ اگر غلمدیت ان نصوص وکامل تحقیقات کو صاف صاف بیان کرے تو بہت ممکن ہے کہ............ کے ناصیہ کاذبہ سے اس دروغ کی سیاہی ڈھل جائے۔

جھوٹ (۱۰۲)

’’ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرمادیا تھا کہ میری وفات کے بعد میری بیبیوں میں سے پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہونگے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہی بیبیوں نے باہم ہاتھ ناپنے شروع کردئے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس پیشگوئی کی اصل حقیقت سے خبر نہ تھی اس لئے منع نہ کیا کہ یہ خیال تمہارا غلط ہے‘‘

(ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۳۰۷)

جھوٹ (۱۰۳)

’’جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے آپ کے روبرو ہاتھ ناپنے شروع کئے تھے تو آپ کو اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا گیا یہاں تک کہ آپ فوت ہوگئے‘‘ (ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۴۷۱)

نور: مرزا جی کا یہ بھی سراسر کذب وافتراء ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بیبیوں نے ہاتھ ناپنے شروع کردیئے تھے، اور آپ نے دیکھ کر بھی منع نہیں فرمایا۔ کیوں کہ حدیث نبوی میں یہ الفاظ ہیں اور نہ آپ کی یہ رائے تھی، بلکہ یہ صرف نبوت کے بہروپ بدلنے والے مرزا جی کے دماغ کی مجددانہ پیداوار ہے۔ اور نیز یہ کہنا کہ آپ (معاذ اللہ) اس غلطی پر تاحیات قائم رہے اور آپ کو متنبہ نہیں کیا گیا؛ یہ ایک ایسا گستاخانہ حملہ وشرمناک افتراء ہے جس سے انسان حدود ایمان واسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔ کیوں کہ یہ تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ پیغمبر سے اگرچہ اجتہادی غلطی ہوسکتی ہے مگر اس غلطی پر وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ چناں چہ مرزا صاحب بھی فرماتے ہیں کہ:

’’انبیاء غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے‘‘ (اعجازی احمدی خ ج ۱۹ ص ۱۳۳)

جھوٹ (۱۰۴)

’’اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا

غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے اِن فقرات کو پڑھا کہ **انا انزلناہ قریباً من القادیان** تو میں نے سنکر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا‘‘

(ازالہ اوہام حاشیہ خ ج ۳ ص ۱۴۰)

نور: دنیا پر یہ امر روشن ہے کہ قرآن مجید کا ایک ایک نقطہ اور ایک ایک حرف مسلمانوں کے سینوں وسفینوں میں منقوش ہے۔ مگر بایں ہمہ مرزا جی کا مجددانہ شان سے یہ کہنا کہ ’’واقعی طور پر یہ الہامی عبارت **انا انزلنا ہ قریباً من القادیان** اور قادیان کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں موجود ہے‘‘ سفید جھوٹ اعجازی دروغ نہیں ہے تو کیا ہے؟۔ اگر غلمدیت کے نمک خواروں وخواجہ تاشوں کو اپنے ’’امام الزماں‘‘ کی نگوساری دیکھنا گوارا نہیں ہے تو اٹھیں اور مسلمانوں واسلام کے موجودہ قرآن مجید میں قادیان کا نام اور وہ الہامی عبارت دکھلائیں؟۔ اور اگر انہوں نے اس قرآن شریف میں دکھلایا جو ’’مرزا صاحب کے منھ کی باتیں‘‘ ہیں (حقیقۃ الوحی خ ۸۷ ج ۲۲) تو اس سے کذب کی سیاہی نہیں دور ہوسکتی۔

جھوٹ (۱۰۵)

’’دیکھو زمین پر ہر روز خُدا کے حُکم سے ایک ساعت میں کروڑہا انسان مَر جاتے ہیں اور کروڑہا اُس کے ارادہ سے پَیدا ہوجاتے ہیں۔ اور کروڑہا اُس کی مرضی سے فقیر سے امیر اور امیر سے فقیر ہوجاتے ہیں‘‘ (کشتی نوح خ ج ۱۹ ص ۴۱)

نور: مرزائیو! اگر ہمت ہو تو اپنے ''نبی جی'' کے اس مبالغہ آمیز کذب کو واقعات اور حقائق کی روشنی میں ثابت کرو! ورنہ اپنے ''مسیح موعود'' کے فرمان کو یاد رکھو کہ:

''خدائے غیور کی لعنت اُس شخص پر ہے جو مبالغہ آمیز باتوں سے جھوٹ بولتا ہے''
(اعجازی احمدی، بنام ضمیمہ نزول المسیح، خ ص ۱۸۱ ج ۱۹)

جھوٹ (۱۰۶)

''میں نے چالیس کتابیں تالیف کی ہیں۔ اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعوی کے ثبوت کے متعلق اشتہارات شائع کئے ہیں اور وہ سب میری طرف سے بطور چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ہیں'' (اربعین نمبر ۳ خ ج ۱۷ ص ۴۱۸)

نور: مرزا جی کے جس قدر شائع کردہ اشتہارات تھے وہ سب ''تبلیغ رسالت'' نامی کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں[1] جن کی کل تعداد (۲۶۱) ہے لیکن آپ ان کو ساٹھ ہزار چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں بتلا رہے ہیں، یہ جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔ ورنہ مرزائیت کے خواجہ تاشوں کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ اُن ساٹھ ہزار اشتہارات کو جو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں ہیں واقعات کی روشنی میں ثابت کر کے مرزا کی دروغ گوئی کو دور کریں۔

جھوٹ (۱۰۷)

''مشبّہ اور مشبّہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے''
(ست بچن حاشیہ متعلقہ خ ج ۱۰ ص ۳۰۲)

قادیانیو! مولوی فاضلو!: اٹھو اور اپنے ''سلطان العلوم'' کے اس صریح جھوٹ کو سچ ثابت کر کے حق نمک ادا کرو اور بتاؤ کیا ''**زید کالاسد**'' میں مشابہت تامہ ضروری ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ''نبی جی'' کے علم و عقل کا بھی دیوالیہ نکل چکا تھا کیوں کہ خود ہی

[1] اب ان اشتہارات کو مرزائیوں نے ''مجموعہ اشتہارات'' کے نام سے صرف تین جلدوں میں (ربوہ) چناب نگر پاکستان سے شائع کیے ہیں لیکن وہ اشتہارات و مضامین جن کی روشنی میں مرزا کے کذب وافترا پر مزید شکنجے کسے جاسکتے تھے انھیں حذف کر دیئے ہیں۔ شاہ عالم

اس کے برخلاف لکھ کر اپنی کذب بیانی پر مہر کر دیتے ہیں:

'' مشابہت کے ثابت کرنے کیلئے پوری مطابقت ضروری نہیں ہوا کرتی جیسا کہ اگر کسی آدمی کو کہیں کہ یہ شیر ہے تو یہ ضروری نہیں کہ شیر کی طرح اس کے پنجے اور کھال ہو اور دُم بھی ہو اور آواز بھی شیر کی رکھتا ہو''
(حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۳۵۹ ج ۲۱۔ ازالہ اوہام ص ۱۳۸ ج ۳)

جھوٹ (۱۰۸)

اب تک میرے ہاتھ پر ایک لاکھ کے قریب انسان بدی سے توبہ کر چکا ہے''
(ریویو ص ۳۴۰، بابتہ ماہ ستمبر ۱۹۰۲ء)

نور: مرزا جی اس کے تین سال پانچ ماہ تقریباً گیارہ روز کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

جھوٹ (۱۰۹)

'' میر ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے اپنے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی'' (تجلیات الٰہیہ خ ص ۳۹۷ ج ۲۰، مرقومہ ۱۵/مارچ ۱۹۰۶ء)

نور: اس سے یقینی طور پر یہ امر ثابت ہوا کہ ستمبر ۱۹۰۲ء سے مارچ ۱۹۰۶ء تک تین لاکھ انسانوں نے مرزا جی کے ہاتھ پر بیعت کی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب متواتر ساڑھے تین سال تک صبح چھ بجے سے لیکر شام کے چھ بجے تک پے در پے بارہ گھنٹہ بیعت لینے میں مصروف رہتے تھے۔ اور ایک مہینہ میں ۷۱۴۳، اور ایک دن میں ۲۳۸ اور ایک گھنٹہ میں ۱۹ اور ہر تین منٹ میں ایک انسان کو اپنے دس شرائط بیعت مندرجہ ازالہ کلاں ص ۵۶۳ تا ۵۶۴ ج ۳، سنا کر اور اس سے عمل کا وعدہ لیکر اپنے دام نبوت میں پھانستے رہے۔

مرزائیو! ایمان سے بتاؤ کیا تمہارے ''پیشوائے اعظم'' کی مشغولیت کی بالکل یہی حالت تھی؟۔ ورنہ پھر یہ مبالغہ گوئی و کذب بیانی مرزا جی کے وقار و اعتبار کو خاک آلود کر رہی ہے؛ صفائی کی فکر کرو۔

جھوٹ (۱۱۰)

’’ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایۂ ثبوت نہیں پہنچتا‘‘

(ازالہ اوہام درحاشیہ خ ج ۳ ص ۲۵۶)

نور: مرزا جی کا یہ بھی کراماتی جھوٹ ہے اس لیے کہ قرآن شریف سے ان پرندوں کا پرواز کرنا ثابت ہے جیسا کہ آنجہانی خود اس امر کے معترف ہیں فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر اُنکا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے‘‘ (آئینہ کمالات اسلام خ ج ۵ ص ۶۸)

مرزائیو! تناقض واختلاف کی وجہ سے ان دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹ ہے دیکھو چشمۂ معرفت خ ص ۱۹۶ ج ۲۳۔[1] تعجب ہے کہ پھر ایسے کو نبی، مسیح اور مہدی ماننے میں تمہیں غیرت دامنگیر نہیں ہوتی۔

جھوٹ (۱۱۱)

’’ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وُہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے ۔اگر اُنکے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دُنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اُسکی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو‘‘ (اعجازی احمدی، بنام ضمیمہ نزول المسیح خ ج ۱۹ ص ۱۰۸)

نور: مرزا صاحب کے اس مبالغہ آمیز جھوٹ کی وہی تصدیق کرے گا جو ایمان کے ساتھ عقل سے بھی خالی ہو لیکن جس کا دل ودماغ ایمان وعقل سے آراستہ ہے وہ خط کشیدہ عبارت کی پرزور تکذیب کرکے آنجہانی کو......تاجدار بادشاہ تسلیم کرے گا۔

---

[1] ملاحظہ ہو پوری عبارت: اگر بیان میں تناقض پایا جاوے اور قواعد مقررہ منطق کے رُو سے در حقیقت وہ تناقض ہو تو ایسا بیان اس عالم الغیب (اللہ تعالیٰ) کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا جس کی ذات غلطی اور نقص اور خطا سے پاک ہے کیونکہ تناقض سے لازم آتا ہے کہ دو متناقض باتوں میں سے ایک جھوٹی ہو یا غلط ہو۔ (چشمہ معرفت خ ص ۱۹۶ ج ۲۳) ش۔

جھوٹ (۱۱۲)

’’قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں‘‘

(حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۸۷)

نور: جس طرح یہ سچ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب ہے اسی طرح یہ جھوٹ ہے کہ قرآن شریف مرزا جی کے منہ کی باتیں ہیں ۔ مرزائیو! یہ منہ اور مسور کی دال۔ حلوہ خوردن روئے باید۔

جھوٹ (۱۱۳)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کو بعض پیشگوئیوں میں خدا کر کے پُکارا گیا ہے‘‘

(حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۶۶)

نور: جن پیشگوئیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کر کے پکارا گیا ہے ان کی صحیح عبارت معہ حوالہ کتب معتبرہ کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ امت مرزائیہ نقل کر کے اپنے رسول کا حق نمک ادا کرے گی۔

جھوٹ (۱۱۴)

’’ جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی اُن میں سے صحیح نہیں‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۳۵۶)

جھوٹ (۱۱۵)

’’اکابر محدثین کا یہی مذہب ہے کہ مہدی کی حدیثیں سب مجروح اور مخدوش بلکہ اکثر موضوع ہیں اور ایک ذرّہ اُنکا اعتبار نہیں‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۳۵۶)

نور: مرزا صاحب نے تمام محدثین واکابرین محدثین کا نام لے کر نہ صرف دھوکہ دیا ہے بلکہ حضرات محدثین کے مقدس گروہ پر ایک شرمناک اتہام باندھا ہے۔ نیز مہدی کی

تمام احادیث کو موضوع غیر معتبر مجروح مخدوش قرار دینا سراسر جھوٹ ہے ورنہ پھر آپ نے اپنی خانہ ساز مہدویت کے ثبوت میں ''روایت: ان لمھدینا آیتین'' کو حدیث مرفوع متصل بنا کر کیوں پیش کی (دیکھو تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۱۳۶)

جھوٹ (۱۱۶)

''میں اسبات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ (قرآن کریم کی تفسیر کر کے شائع کرنا) میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسا مجھ سے'' (ازالہ الاوہام خ ج ۳ ص ۵۱۸)

نور: کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ مرزا جی نے کوئی تفسیر قرآن مجید کی شائع کی؟۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت نے گوارا نہیں کیا کہ اس کے کلام میں غلمدیت کے جراثیم پیوست کیے جائیں اس لیے مرزا جی کو اس میں بھی ناکام ونامراد کیا۔ جیسا کہ مرزائیت کے سعادت مند فرزند منشی قاسم علی لکھتے ہیں کہ:

'' تفسیر اگرچہ فی نفسہ اسلام کی ایک خدمت ہے مگر وہ تفسیر ہرگز تفسیر نہیں کہلا سکتی جس کا حضرت مسیح موعود (مرزا) کو اشتیاق تھا''۔ اخبار فاروق ۷/نومبر ۱۹۲۹ء۔

جھوٹ (۱۱۷)

(الف) ''اِس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا۔ اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گی''
(ایام الصلح خ ج ۱۴ ص ۳۸۱)

(ب) کیونکہ وحدت اقوامی اُسی نائب النبوت (مرزا) کے عہد سے وابستہ کی گئی...... یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود (مرزا) کے وقت میں ظہور میں آئیگا''
(چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۹۱)

نور: یہ امر مسلم ہے کہ مرزا صاحب بقول خود ''مسیح موعود'' اور اس عہدے کے

انچارج تھے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ تمام ملل باطلہ ہلاک ہو جاتیں اور ہر چہار طرف صرف اسلام ہی اسلام نظر آتا۔ مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایسا ہوا بلکہ مرزائیت کے اصول پر تمام ملل باطلہ کا ہلاک ہونا اور ایک ہی مذہب کو سب لوگوں کا قبول کر لینا ناممکن ہے کیوں کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

''یہ تو غیر ممکن ہے کہ تمام لوگ مان لیں۔ کیونکہ بموجب آیت **وکذلک خلقھم** اور بموجب آیت **وجاعل الذین اتبعوک** الخ سب کا ایمان لانا خلاف نص صریح ہے'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ کا حاشیہ خ ج ۱۷ ص ۴۷)

'اور یہ خیال کرنا کہ کوئی ایسا زمانہ بھی آئیگا کہ تمام لوگ اور تمام طبائع ملّت واحدہ پر ہو جائینگی یہ غلط ہے'' (تحفہ گولڑویہ حاشیہ خ ج ۱۷ ص ۳۱۹)

اور مرزائیت کے نقارخانہ کی طوطی اپنے ''مالک'' کے خلاف اس طرح سے چہک رہی ہے کہ:

''ابناء آدم کا ایک عقیدہ پر جمع ہو جانا نہ صرف خلاف قرآن اور خلاف اسلام ہے بلکہ خود عقل اور سنت الٰہیہ کے خلاف ہے'' (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۳۰ء)

جھوٹ (۱۱۸)

'' میری عمر کا اکثر حصّہ اِس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور مَیں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اِس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں'' (تریاق القلوب خ ۱۵۵ ج ۱۵)

نور: ناظرین کرام! مرزا جی کی ''عمر کا اکثر حصہ'' اور ''پچاس الماریوں'' کو پیش نظر رکھ کر فرمایئے کہ ان ''نبی جی'' کی دروغ گوئی ولاف زنی میں کچھ شبہ ہو سکتا ہے؟۔ اور اسی سے مرزا جی کے ان بلند بانگ تبلیغی سرگرمیوں کا پول کھل رہا ہے جن کو اُن کی امت دربدر اچھالتی پھرتی ہے۔ اس لیے کہ جب مرزا صاحب نے اپنی گرانمایہ عمر کے ''اکثر حصہ'' یاجوج ماجوج، دجال اعظم اور قوم انگریزی کی حمایت واعانت میں صرف کی اور بقیہ عمر کو

اپنی مسیحیت ونبوت ودیگر دعاوی کی شکست وریخت کی درستگی میں لگائی تو اسلامی تبلیغ کا افسانہ شیخ چلی کا افسانہ بن کر رہ جاتا ہے۔

اللہ اکبر! یہ وہ ''مسیح موعود'' ہیں جو عیسائیت کے ستون کو گرانے آئے تھے لیکن اس کے استیصال وتخریب کے بجائے خود ہی اپنی عمر کے اکثر حصہ کو اس کی حمایت واعانت میں فخر ومباہات کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

وہ اور شور عشق میرے جی میں بھر گئے   کیسے مسیح تھے کہ جو بیمار کر گئے۔

کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی کل تصانیف اسی کے قریب ہیں (پیغام صلح ص۴، ۱۷ اگست ۱۹۳۲ء اور (۲۶۱) اشتہارات ہیں (تبلیغ رسالت) اگر ان میں سے مرزا صاحب کی خانہ ساز نبوت ومصنوعی مسیحیت ودیسی مہدویت ودیگر اختراعی دعاوی کے مکرر وسہ کرر مضامین ودلائل کے انبار اور ان کی تعلیوں وشیخیوں کے پشتارہ کو دور کر دیا جائے اور اسی طرح آپ نے اپنے مخالفین کو جو کچھ تلخ تر جوابات وانبیاء علیہم السلام وعلماء اسلام کو گالیاں مرحمت فرمائی ہیں ان سب کو علیحدہ کر لیا جائے تو پھر ان ''پچاس الماریوں'' و''عمر کا اکثر حصہ'' کا سربستہ راز طشت از بام ہو کر مرزا صاحب اور ان کی امت کی ذلت وخواری کا باعث ہو جاتا ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیں کرتے
نہ کھلتا راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

جھوٹ (۱۱۹)

''میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صد ہا نشان ظاہر ہوئے''
(تذکرۃ الشہادتین خ ج ۲۰ ص ۳۶)

نور: اور اسی کتاب کے اسی صفحہ میں دو سطر کے بعد ہی آپ کی کذب آمیز اعجازی ترقی نے ان صد ہا نشان کو ''دو لاکھ سے زیادہ نشان'' بنا دیا۔ مگر اسی پر بس نہیں بلکہ اسی کتاب کے ص۴۳ میں آپ نے بیک جست ''دس لاکھ سے زیادہ نشان'' حاصل کر لیے۔ مگر بایں ہمہ مرزا صاحب کی ان معجز نما دفعی ترقیوں نے آپ کی کذب بیانی ولغو گوئی پر مہر لگا دی ہے۔

جھوٹ (۱۲۰)

''پھر ہزار چہارم کے دَور میں ضلالت نمودار ہوئی۔ اور اسی ہزار چہارم میں سخت درجہ پر بنی اسرائیل بگڑ گئے۔ اور عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ ہی خشک ہو گیا۔ اور اُس کا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہؤا''
(لیکچر سیالکوٹ خ ج ۲۰ ص ۲۰۷)

نور: مرزائیو! اگر اپنے گرو کو راستباز دیکھنا چاہتے ہو تو تاریخ اور واقعات کی سچی روشنی میں اس امر کو ثابت کرو کہ عیسائی مذہب ہزار چہارم میں تخم ریزی کے ساتھ خشک ہو گیا؟۔

جھوٹ (۱۲۱)

''اس فقرہ میں دان ایل نبی بتلاتا ہے کہ اُس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے) جب بارہ سو نوے ۱۲۹۰ برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود (مرزا) ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس ۱۳۳۵ ہجری تک اپنا کام چلائیگا۔ یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہیگا''
(تحفہ گولڑویہ درحاشیہ خ ج۱۷ ص۲۹۲)

نور: مرزا صاحب کو اس پیشگوئی کے مطابق ۱۳۳۵ ہجری تک زندہ رہنا ضروری تھا۔ لیکن آپ نے اس قدر عجلت کی ہے کہ ۱۳۲۶ھ میں وقت مقررہ سے نو برس پیش تر تشریف لے گئے تا کہ دنیا اس امر کا مشاہدہ کر لے کہ ''دروغ گو کو خدا تعالیٰ اسی جہان میں ملزم اور شرمسار کر دیتا ہے'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۴۱ ج ۱۷)۔ چناں چہ اس کے باعث مرزائیت کچھ ایسی شرمسار وسراسیمہ ہو رہی ہے کہ کچھ بنائے نہیں بنتی۔

جھوٹ (۱۲۲)

''اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے۔ اور خدا

اُسوقت وُہ نشان دکھائیگا جو اُس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اُتر آئیگا جیسا کہ وُہ فرماتا ہے **یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام**[۱] یعنی اُس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کریگا اور اپنا چہرہ دکھلائیگا'' (حقیقۃ الوحی ۱۵۸ مطبوعہ میگزین پریس قادیان)

نور: یہ عربی عبارت جو آیت قرآنی کے حوالہ سے لکھی گئی ہے سراسر جھوٹ ہے اس لیے کہ موجودہ قرآن مجید میں یہ آیت نہیں ہے۔ البتہ اگر اُس قرآن میں ہو جو مرزا صاحب کے منہ کی باتیں ہیں تو بعید از قیاس نہیں۔ دوسرا جھوٹ یہ کہ اس جھوٹی و مصنوعی آیت کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے حالاں کہ قرآن مجید میں اس کا بھی ذکر نہیں۔

جھوٹ (۱۲۳)

''پس اِس سے ظاہر ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہزار پنجم میں یعنے الف خامس میں ظہور فرما ہوئے نہ کہ ہزار ششم میں اور یہ حساب بہت صحیح ہے۔ کیونکہ یہود اور نصاریٰ کے علماء کا تواتر اِسی پر ہے اور قرآن شریف اِسی کا مصدق ہے''
(حاشیہ تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ص ۲۴۷)

نور: یہود و نصاریٰ کے علماء کا تواتر اور قرآن مجید کی تصدیق پیش کر کے مرزا صاحب کو راستباز ثابت کرو؟۔ حالانکہ مرزا صاحب اس کے برخلاف اسی کتاب کے حاشیہ ص ۱۵۰ میں تحریر فرما چکے ہیں کہ:

''امر واقعی اور صحیح یہ ہے کہ بعثتِ نبوی ہزار ششم کے آخر میں ہے جیسا کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بالاتفاق گواہی دے رہی ہیں'' (خ ج ۱۷ص ۲۴۶)

---

۱ قرآن مجید میں تحریف کی یہ بدترین مثال ہے جو مرزا نے کی ہے۔ اصل آیت اِس طرح ہے'' **ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام** ،البقرۃ ۲۱۱'' اگرچہ نبی کے کلام و بیان میں اس کی امت کے لیے جائز نہیں کہ کوئی تغیر و تبدل کرے لیکن روحانی خزائن کے نام سے طبع شدہ موجودہ ایڈیشن میں مرزائیوں نے اپنے افیونی نبی کی اِس بھیانک غلطی کی تصحیح کر ڈالی ہے، خدا کرے کہ اُن کو مرزا کے دعوی نبوت و مسیحیت کی تصحیح کی بھی توفیق ملے۔ شاہ عالم

قادیانیو! اپنے ''مجدد'' کا فرمان سنو کہ:

''جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے'' (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۲۷۵ ج ۲۱)

جھوٹ (۱۲۴)

''بہرحال ہمارے بھائی مسلمانوں پر لازم ہے کہ گورنمنٹ (برطانیہ) پر اُنکے دھوکوں سے متاثر ہونے سے پہلے بیحد طور پر اپنی خیرخواہی ظاہر کریں جس حالت میں شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے جسپر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جسکے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں...... قطعی حرام ہے'' (ضمیمہ شہادۃ القرآن خ ج ۶ ص ۳۸۹)

نور: غلمدیت کے حلقہ بگوش! شریعت اسلام کے اس واضح مسئلہ اور تمام مسلمانوں کے اتفاق کو وضاحت سے ثابت کر کے اپنے ''نبی جی'' کے ناموس نبوت کو پاک وصاف کریں۔

جھوٹ (۱۲۵)

''چناں چہ جس قیصر کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا تھا۔ جس کا ذکر صحیح بخاری میں پہلے صفحہ میں ہی موجود ہے'' (انجام آتھم ص ۳۹ کا حاشیہ ج ۱۱)

نور: قیصر کا ذکر ''بخاری شریف'' کے پہلے صفحہ میں نہیں اس لیے جھوٹ ہے۔

جھوٹ (۱۲۶)

''اور نبیوں کی پیشگوئیوں میں یہ تھا کہ امام آخر الزمان میں یہ دونوں صفتیں (روح القدس سے تائید یافتہ اور مہدی ہونا) اکٹھی ہو جائیں گی''
(اربعین نمبر ۲، در حاشیہ خ ج ۱۷ ص ۳۵۹)

جھوٹ (۱۲۷)

''جس شخص (مرزا) کو تمام نبی ابتدائے دنیا سے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک عزت دیتے آئے ہیں...... بلکہ خدا کی کتابوں میں اس کی عزت انبیاء علیہم السلام کے ہم پہلو رکھی گئی ہے'' (اربعین نمبر ۲ خ ج ۱۷ ص ۳۶۹)

جھوٹ (۱۲۸)

''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں'' (البشریٰ بحوالہ تذکرہ ص ۵۹۱)

نور: مرزا صاحب جس جگہ اور جس حالت میں مرے ہیں وہ دنیا پر روشن ہے کہ آپ نے بمرض ہیضہ بمقام لاہور پاخانہ میں جان دی۔ مرزا صاحب نے سچ فرمایا کہ:

''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے ......ایسا بدذات انسان تو کتّوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے''

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۲۹۲)

قادیانی ممبرو! کہو یہ کون دھرم ہے۔

جھوٹ (۱۲۹)

''اور یہ بالکل صحیح ہے کہ ہم کہیں کہ داؤد کرشن تھا یا کرشن داؤد تھا''

(براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۱۱۷)

نور: حضرت داؤد علیہ السلام کو ہندو کرشن جی کا مصداق بتانا یا ان کو حضرت داؤد علیہ السلام کہنا، یہ صرف مرزا جی ہی کی پیغمبرانہ جرأت و بیباکی یا ''مجددانہ'' کذب وافتراء ہے۔ مرزائیو! اس کو یاد رکھو کہ:

''جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہ سہی تو پانچ سو سہی'' (ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۵۷۲)

جھوٹ (۱۳۰)

'' اگر میرے رسالہ تحفہ گولڑویہ اور تحفہ غزنویہ کو ہی دیکھو......جن کو آپ لوگ صرف دو گھنٹہ کے اندر بہت غور اور تامل سے پڑھ سکتے ہیں''

(اربعین نمبر ۲ خ ج ۱۷ ص ۳۷۰)

نور: تحفہ گولڑویہ جو ۲۰×۲۶ کی تقطیع کے دو سو اڑتیس صفحوں میں پھیلی ہوئی ہے اور ہر صفحہ میں تئیس سطریں ہیں، صرف وہی، دو گھنٹہ کے اندر تامل و غور سے نہیں پڑھی جاسکتی۔ اور اگر تحفہ غزنویہ کو بھی شامل مطالعہ و غور کرلی جائے تو اس کا ''کذب عظیم'' ہونا اور بھی

عیاں ہوجاتا ہے اس لئے مرزا صاحب کی یہ مبالغہ آمیز کذب بیانی جو واقعات کے سراسر مخالف ہے ان کی ''نبوت'' کے پردہ کو چاک کر رہی ہے۔ مرزائیو! رفو کی فکر کرو۔[1]

جھوٹ (۱۳۱)

'' اور چوں کہ یہ بات مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہے کہ آخری زمانہ میں ہزارہا مُسلمان کہلانے والے یہودی صفت ہوجائیں گے۔ اور قرآن شریف کے کئی ایک مقامات میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے'' (کشتی نوح ج ۱۹ ص ۴۷)

نور: علمدیو! قرآن شریف کی ایسی پیشگوئیوں کو جو حسب تحریر مرزا صاحب ایک دو جگہ نہیں بلکہ ''کئی ایک مقامات'' میں موجود ہیں نقل کر کے بتاؤ کہ کیا اِن آیتوں سے اس مضمون کی پیشگوئی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام واکابر ملت نے بھی استنباط فرمایا ہے؟ کیوں کہ تمہارے ''پیغمبر صاحب'' تحریر کرتے ہیں کہ:

''جو تاویلیں قرآن کریم کی نہ خدائے تعالیٰ کے علم میں تھیں نہ اُسکے رسول کے علم میں نہ صحابہ کے علم میں نہ اولیاء اور قطبوں اور غوثوں اور ابدال کے علم میں اور نہ اُن پر دلالت النص نہ اشارۃ النص وہ سیّد (سید احمد خان علیگڈھی) صاحب (اور اب مرزا قادیانی) کو سُوجھیں'' (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ج ۵ ص ۲۲۷)

نیز یہ بات مسلمانوں کا عقیدہ کیوں کر ہوئی؛ اسلام کی معتبر کتب سے اس کا ''عقیدہ'' ہونا ثابت کرو؟۔ نہیں تو اس بات کو یاد رکھو کہ ''دروغ گو انسان کتوں و بندروں سے بھی بدتر ہوتا ہے'' (ملخصاً ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۲۹۲)

---

[1] قادیانیوں کے ہیڈ مرکز ربوہ (جس کا نام بدل کر اب چناب نگر رکھ دیا گیا ہے) پاکستان سے مطبوعہ ''روحانی خزائن سیٹ'' میں شامل جلد نمبر ۱۷ میں ''تحفہ گولڑویہ'' کے کل صفحات ۲۰×۲۶ کے سائز پر ۲۵۴ ہیں جبکہ ''تحفہ غزنویہ'' نامی کتاب کے کل صفحات اسی سائز پر ۶۴ ہیں جو جلد نمبر ۱۵ میں لگی ہوئی ہے۔ اس طرح کل مجموعی صفحات ۳۱۸ بنتے ہیں۔ واضح رہے کہ مذکورہ دونوں کتابوں میں شیطان کی آنت کی طرح حاشیہ در حاشیہ کا سلسلہ بھی پھیلا ہوا ہے؛ ظاہر سی بات ہے کہ اس مختصر وقت میں غور تامل سے پڑھنا تو دور کی بات ہے؛ سرسری طور پر مطالعہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ش۔

جھوٹ (۱۳۲)

چناں چہ در قرآن شریف مسطور است وانبیاء سابقین ہم ازاں خبر دادہ اند کہ وبائے مہلک (طاعون) دراں جزء زماں آنچناں پدید گردد کہ ہیچ قصبہ یا قریہ ازاں مستثنٰی نخواہد ماند'' (تذکرۃ الشہادتین ص۳) [1]

نور:☆ مرزائیت کی پوجا کرنے ولے بتائیں کہ قرآن شریف کی کس آیت میں اس کا ذکر ہے؟۔

☆ اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام واکابرامت نے اس آیت کی ایسی تفسیر کی ہے؟۔

☆ نیز جن انبیاء سابقین نے اس خبر سے مرزا صاحب کو مطلع فرمایا ہے اس سے بھی صفحۂ قرطاس کو مزین کریں؟۔

ورنہ ''مرزاجی'' کے ''پردۂ نبوت'' کا تار تار الگ ہو رہا ہے۔

جھوٹ (۱۳۳)

''در قرآن کریم وکتب احادیث ودیگر صحف مسطور است کہ دراں ایام یک مرکب جدید حادث گردد کہ بزور آتش حرکت نماید......پس آں مرکب درعرف ہندوستان ریل نامند'' (تذکرۃ الشہادتین ص۲۴) [2]

نور: قرآن کریم وصحف انبیاء کی جن آیتوں میں یہ امر مسطور ہے اس کو پیش کر کے بتاؤ کہ کن کن صحابیوں اور بزرگوں نے ان آیتوں کی یہ تفسیر کی ہے۔نہیں تو:

[1] (ترجمہ از مرزا) جیسا کہ قرآن شریف میں یہ خبر موجود ہے اور بہت پہلے نبیوں نے بھی یہ خبر دی ہے کہ ان دنوں میں مری بہت پڑیگی۔اور ایسا ہوگا کہ کوئی گاؤں اور شہر اُس مری سے باہر نہیں رہیگا'' (تذکرہ الشہادتین ص۴ ج۲۰) [2] ترجمہ از مرزا: قرآن شریف اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ اس کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو آگ سے چلے گی......سو (ہندستان کے عرف میں) وہ سواری ریل ہے۔جو پیدا ہوگئی'' (تذکرۃ الشہادتین خ ص۲۵ ج۲۰) ش۔

''خدا کے جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے''

(اربعین نمبر۳ خ ج۱۷ ص۳۹۸)

جھوٹ (۱۳۴)

''حضرت حق سبحانہ وعم برہانہ مرا برسر قرن چہاردہم مامور فرمودہ است ودلائل وبراہین لاتعداد ولاتحصی متعلق تصدیق من بجہۃ بصیرت شما مہیا گردانیدہ داز فوق آسمان تا سطح زمین بردعاوی من آیات بینات خویشتن راہویدا ساخت چناں چہ جمیع انبیاء کرام علیہم السلام بربعثت من خبر دادہ اند'' (تذکرۃ الشہادتین ص۶۳) [1]

جھوٹ (۱۳۵)

'' یہ تین نبی یعنی محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح اور یونس علیہما السلام قبر میں زندہ ہی داخل ہوئے اور زندہ ہی اس میں رہے اور زندہ ہی نکلے''

(ست بچن حاشیہ خ ج۱۰ ص۳۱۰)

نور: مرزائیت کی پرستش کرنے والوں کا یہ فرض ہے کہ اس قول میں مرزا صاحب کو سچا ثابت کر کے ان کی ''نبوت'' کی لاج رکھیں۔نہیں تو ''دروغ گو کا انجام ذلت ورسوائی ہے''۔حقیقۃ الوحی ص۲۵۳ ج۲۲۔

جھوٹ (۱۳۶)

''لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤگے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا''

(حمامۃ البشری خ ج۷ ص۲۰۲)

نور: صرف یہی ایک ''سفید وسیاہ جھوٹ'' مرزا صاحب کی ''مصنوعی نبوت'' کے تار تار کو الگ کرنے کے لیے کافی سے زائد ہے۔اس لیے کہ دو صحیح حدیثوں میں ''نزول من السماء'' کا لفظ موجود ہے مگر مرزائیت کے ''پیغمبر اعظم'' کی ''پیغمبرانہ نگاہیں'' کچھ

[1] ترجمہ از مرزا: خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جسقدر دلائل میرے سچا ماننے کیلئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمھارے لئے مہیا کر دئے اور آسمان سے لیکر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتدا سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔(تذکرۃ الشہادتین خ ۶۴ ج۲۰) ش۔

اس قدر دھندلی اور غبار آلود تھیں کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں آسمان کا لفظ تک نظر نہ آیا۔ اور اس علمی بے بضاعتی وکوتاہ نگاہی کے باوجود آپ کے کمالات و خیالات کی ان بلند پروازیوں اور وسعت علمی ودعویٰ ہمہ دانی کی شیخیوں اور تعلیوں پر نظر ڈالئے جو آپ کی یا امت مرزائیہ کی کتابوں میں خودرو گھاس کی طرح پھیلی ہوئی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک مافوق الفطرت کمالات وفضائل کے مالک ہیں حالاں کہ واقعات وحالات آپ کے ''مسیلمۃ الکذاب'' ہونے میں تو شک وشبہ کو راہ نہیں دیتے البتہ ''انسانیت'' کو مشتبہ بتاتے ہیں۔

وہ حدیث جس میں ''آسمان'' کا لفظ موجود ہے ملاحظہ فرما کر مرزا صاحب کی دروغ گوئی پر یہ کہئے کہ ''جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہیں تو پانچ سو سہی'' (ازالہ خ ص ۲۷۵ ج ۳)

(۱) عن ابی هريرة قال: قال رسول الله ﷺ كيف انتم اذا انزل ابن مريم من السماء فيكم وامامكم منكم (بيهقى كتاب الاسماء والصفات ص ۳۰۱)۔[۱]

(۲) عن ابن عباس مرفوعاً قال: الدجال اول من يتبعه سبعون الفاً من اليهود عليها السيجان (الى قوله) قال ابن عباس رضی اللہ عنہ: قال رسول الله ﷺ: فعند ذلك ينزل اخى عيسىٰ بن مريم من السماء۔ (کنز العمال حدیث ۳۹۷۱۹ ص ۲۶۱ ج ۱۴)[۲]

اور خود مرزا صاحب بھی اس لفظ ''آسمان'' کی تصدیق وتائید کرتے ہیں کہ:

(۱) ''صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اُتریں گے تو اُن کا لباس زرد رنگ کا ہوگا'' (ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۱۴۲)

[۱] ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس وقت کیا حال ہوگا جب تمھارے درمیان مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اس حال میں کہ (بوقت فجر نماز کے لیے) تمہارا امام (مہدی) تم میں سے ہوگا۔

[۲] مرفوع روایت میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ۔ دجال کی سب سے پہلے جو لوگ پیروی کریں گے وہ ستر ہزار یہودی ہوں گے اُن پر سبز رنگ کا رومال ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ اُس وقت حضرت کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ ش۔

(۲) آپ (آنحضرت ﷺ) نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی'' (تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

قادیانیو! مرزا صاحب کا مسیح موعود (نبی) کہلا کر یہ افترا اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی!! ان باتوں کا تصور کر کے بدن کانپتا ہے''

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۲۷۸)

جھوٹ (۱۳۷)

''یہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ **لامهدى الا عيسىٰ**'' (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۳۵۶)

نور: بالکل جھوٹ ہے اس لیے کہ محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے۔ اشاعۃ الساعۃ فی اشراط الساعۃ ص ۱۰۷ میں ہے کہ:

مما ورد فى بعض الحديث انه لا مهدى الا عيسى بن مريم مع كونه ضعيفاً عند الحفاظ يجب تاويله ...... انه حديث ضعيف خالف احاديث صحيحه۔[۱]

جھوٹ (۱۳۸)

''قرآن شریف میں اول سے آخر تک جس جس جگہ توفّی کا لفظ آیا ہے اُن تمام مقامات میں توفّی کے معنے موت ہی لیے گئے ہیں'' (ازالہ ص ۲۲۴ ج ۳)

نور: مرزا صاحب کا یہ بھی ایک ''سفید جھوٹ'' ہے اس لیے کہ مندرجہ ذیل آیتوں میں توفیٰ کے معنی موت کے نہیں ہیں۔

(۱) وَهُوَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَاجَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ...... (پ ۷ انعام ۶۰)[۲]

(۲) اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِىْ لَمْ تَمُتْ فِىْ مَنَامِهَا (۲۴، الزمر ۴۲)[۳]

[۱] ترجمہ: بعض احادیث میں جو لامہدی الاعیسیٰ بن مریم آیا ہے یہ بات یقینی ہے کہ وہ حفاظ حدیث کے نزدیک ضعیف ہے اس کی تاویل واجب ہے کیوں کہ صحیح احادیث اس کے خلاف وارد ہیں۔

[۲] ترجمہ: اور (اللہ تعالیٰ) وہی ہے کہ قبضہ میں لے لیتا ہے تم کو رات میں اور جانتا ہے جو کچھ کہ تم کر چکے ہو دن میں۔ شیخ الہندؒ۔ [۳] ترجمہ: اللہ ہی قبض (یعنی معطل) کرتا ہے (اُن) جانوں کو ان کی موت کے وقت اور اُن جانوں کو بھی جن کی موت نہیں آئی اُن کے سونے کے وقت۔ (تھانویؒ) ش۔

جھوٹ (۱۳۹)

’’ علم لغت میں یہ مسلّم اور مقبول اور متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہے وہاں بجز مارنے اور کوئی معنے توفی کے نہیں آتے‘‘

(تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ص ۹۰)

نور: اگر قادیانیت کے پوجاری اس مسلم اور مقبول اور متفق مسئلہ کو علم لغت کی کسی چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی سے بڑی کتاب دکھائیں تو بہت ممکن ہے کہ ان کے کرشن جی کا ’’دلفریب مندر‘‘ منہدم ومسمار ہونے سے محفوظ رہ جائے۔ نہیں تو مرزا جی کے ان فرمان کو یاد رکھو کہ: ’’اے مفتری ناب کار کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ص ۲۷۵)

جھوٹ (۱۴۰)

’’پھر اس کے بعد تیرہ سو برس تک کبھی کسی مجتہد اور مقبول امام پیشوائے انام نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں‘‘ (تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ص ۹۲)

جھوٹ (۱۴۱)

’’الغرض جب کہ مَیں نے نصوصِ قرآنیہ اور حدیثیہ اور اقوال آئمہ اربعہ اور وحی اولیائے امت محمدیہ اور اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم میں بجز موت مسیح کے اور کچھ نہیں پایا‘‘ (تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ص ۹۲،۹۵،۹۹)

نور: مرزا صاحب کا حضرات صحابہ کرام، ائمہ اربعہ اور اولیائے امت محمدیہ رضی اللہ عنہم پر ایک لعنتی افترا و اتہام ہے۔ اس لیے کہ اجماع امت مسلمہ اور احادیث صحیحہ متواترہ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کو مدلل کر رہی ہیں۔ جن کو بصات کے ساتھ بصیرت بھی ملی ہے وہ دیکھیں اور غور کریں۔

(۱) روى عن ابى هريرة وابن عباس وابى العالية وابى مالک وعكرمة والحسن وقتادة والضحاک وغيرهم وقد تواترت الاحاديث عن

سول الله ﷺ انه اخبر بنزول عيسىٰ عليه السلام قبل يوم القيٰمة اما ما عادلا وحكما مقسطاً ...... وقد ذكر الحافظ فى الفتح .تواتر نزوله عليه السلام عن ابى الحسين الابرى وقال فى التلخيص الحبير (ص ۳۱۹) من كتاب الطلاق واما رفع عيسىٰ فاتفق اصحاب الاخبار والتفسير على انه رفع ببدنه حيا ...... وقال فى الفتح من باب ذكر ادريس لان عيسىٰ ايضاً قد رفع وهو حى على الصيح.

(عقيدة الاسلام ص۴)

(۲) قال ابن عطيه واجمعت الامة على ماتضمنة الحديث المتواتر من ان عيسىٰ فى السماء حى انه ينزل فى آخر الزمان .

(بحر المحيط ج۲ص۳۶۳)

(۳) واجتمعت الامة على ان عيسىٰ حى فى السماء وينزل الى الارض

(النهر الماء ج۲ص۴۷۳)

(۴) واما الاجماع فقال السفارينى فى الوسع قد اجتمعت الامة على نزوله ولم يخالف فيه احد من اهل الشريعة وانما انكر ذلک الفلاسفة والملاحدة ممن لا يعتد بخلافه وقد انعقد اجماع الامة على انه ينزل ويحكم بهذه الشريعة المحمدية وليس ينزل بشريعة مستقلة عند نزوله من السماء وان كانت النبوة قائمة به وهو متصف بها

(كتاب الاذاعة ص۷۷)

(۱) حضرت ابوہریرہ وابن عباس۔ وابوالعالیہ، ابو مالک، عکرمہ، حسن، قتادہ، ضحاک و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اس بارہ میں احادیث متواتر ہیں کہ بنا بر صحیح مذہب کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے امام عادل اور منصف حاکم ہو کر نازل ہوں گے۔...... اور حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں ابوالحسین آبری سے نزول عیسیٰ کی احادیث متواتر نقل کی ہیں۔ اور

حافظ صاحب موصوف تلخیص الحبیر کتاب الطلاق میں فرماتے ہیں کہ تمام محدثین ومفسرین کا اس بات پر اتفاق ہوگیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔اور فتح الباری میں حضرت ادریس علیہ السلام کے ذکر کے سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ بنابر صحیح مذہب کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔

(۲) (ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ) تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے جیسا کہ احادیث متواترہ اس کی شہادت دے رہی ہے۔(بحر المحیط)

(۳) تمام امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور زمین پر نزول فرمائیں گے۔(نہر الماء)

(۴) امام سفارینی فرماتے ہیں کہ تمام امت محمدیہ کا اس پر اجماع ہوگیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہونگے اور بجز ملحدوں، فلسفیوں، بددینوں (قادیانیوں) کے اور کوئی اس کا مخالف نہیں ہے اور اُن لوگوں کا اختلاف کرنا ناقابل اعتبار ہے۔اور اس پر بھی تمام امت محمدیہ متفق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوکر شریعت محمدیہ کی اتباع کریں گے اور کوئی مستقل شریعت لے کر نہ آویں گے اگرچہ وہ وصف نبوت سے موصوف ہوں گے۔

جھوٹ (۱۴۲)

’’قرآن شریف کے رُو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے‘‘

(حاشیہ کشتی نوح خ ج۱۹ص۷۵)

نور: قرآن شریف کی کس آیت کا یہ مضمون ہے؟ اور کیا کسی نے اس آیت سے اس مضمون کو سمجھا ہے؟ نہیں تو ’’دروغ گو کا انجام ذلت ورسوائی ہے‘‘ حقیقۃ الوحی ص۲۵۳ ج۲۲۔

جھوٹ (۱۴۳)

’’مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہے

اور یہ بات صحیح بھی ہے کیوں کہ قادیان جو ضلع گورداس پور پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشۂ مغرب اور جنوب میں واقعہ ہے‘‘

(مجموعہ اشتہارات، اشتہار چندہ منارۃ المسیح ج۳ص۲۸۸)

نور: حالاں کہ قادیان لاہور سے شمال ومشرق کی طرف واقع ہے مگر مرزا صاحب کی جغرافیہ دانی ملاحظ فرمائیے کہ آپ اس کو گوشۂ مغرب اور جنوب میں واقع کر رہیں تا کہ پنجاب کے پرائمری اسکول کے طالب علم ’’قادیانی پیغمبر‘‘ کے علم وعقل پر تمسخر واستہزاء کریں اور یہ کہیں کہ ؎

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

اور مرزا صاحب کا خود اپنے متعلق کیا ہی بہترین فیصلہ ہے کہ:

’’ممکن ہے (بلکہ واقع ہے) کہ کئی لوگ میری ان باتوں پر ہنسیں گے یا مجھے پاگل اور دیوانہ قرار دیں‘‘ (کشف الغطاء خ ج۱۴ص۱۹۳)

جھوٹ (۱۴۴)

’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ خ ج۱۱ص۲۹۰)

نور: مرزا صاحب کا یہ بھی ایک ایسا صاف وصریح توہین آمیز جھوٹ ہے جس سے مذہبی دنیا کا کوئی فرد انکار نہیں کرسکتا۔بالخصوص وہ اسلامی فرقہ جس کا ایمان ویقین قرآن مجید کے متعلق ہے اور اس کے سامنے قرآن کریم کے وہ صفحات کھلے ہوئے ہیں جن میں صاف لفظوں میں معجزات کا ذکر موجود ہے۔چناں چہ خود آنجہانی تحریر کرتے ہیں کہ:

’’ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کے صاحب معجزات ہونے سے انکار نہیں بیشک اُن سے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں......قرآن کریم سے بہر حال

ثابت ہوتا ہے کہ بعض نشان اُنکو دیئے گئے تھے‘‘ (شہادت القرآن ج ۶ ص ۳۷۳)

الحمدللہ کہ مرزا صاحب خود ہی اپنی ’’حق بات‘‘ کو ناحق بتا کر کاذب بن گئے ہیں۔ فہو المراد۔

جھوٹ (۱۴۵)

’’عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اُٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے مگر اِن پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا‘‘ (ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۱۱۹)

نور: مرزا جی نے یہ پیشگوئی ۱۳۰۸ھ میں کی تھی جس کو آج ۴۳ برس ہو چکے ہیں[1]۔ مگر کیا مرزائیت کا کوئی سپوت اس امر کو بتا سکتا ہے کہ تعلیم یافتہ ہندوؤں میں کمی ہے بلکہ ان میں ایسی روز افزوں ترقی ہے دوسری قومیں ان کو نگاہ رشک سے دیکھ رہی ہیں۔ کچھ عجب نہیں کہ قدرت نے ہندوؤں میں تعلیم کی ترقی صرف مرزا جی کی پیشگوئی غلط کرنے کے لیے کی ہو۔

غلمدیو! ایمان سے بتاؤ کہ کیا اب تمام ہندوستان میں کوئی پڑھا لکھا ہندو نظر نہیں آرہا ہے؟۔ اور بالخصوص تمہارے کرشن اوتار کے استھان (قادیان) میں اب کوئی پڑھا لکھا ہندو نہیں دکھائی دیتا؟۔ **لعنة الله علی الکاذبین**.

جھوٹ (۱۴۶)

’’ایک دفعہ حضرت مسیح زمین پر آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے۔ دوبارہ آکر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہش مند ہیں‘‘ (اخبار بدر، ۹ر مئی ۱۹۰۷ء)

نور: مرزائیو! اس امر کا ثبوت پیش کرو کہ کئی کروڑ انسانوں کا مشرک ہونا حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کا نتیجہ تھا؟۔ ورنہ جھوٹے و مفتری پر خدا کی لعنت۔

[1] واضح ہو کہ ازالہ اوہام کی تصنیف ۱۸۹۱ء کی ہے گویا آج ۲۰۰۷ء میں ایک سو سولہ سال ہو گئے مگر ہندو کم تو کیا ہوتے خود قادیان میں پڑھے لکھے سکھوں اور ہندوؤں کی تعداد قادیانیوں سے زیادہ ہے۔ ش۔

جھوٹ (۱۴۷)

’’آیات کبریٰ تیرھویں صدی میں ظہور پذیر ہوں گی اسی پر قطعی اور یقینی دلالت کرتی ہے کہ مسیح موعود کا تیرھویں صدی میں ظہور یا پیدائش واقع ہو...... لہذا علماء کا اسی پر اتفاق ہو گیا ہے کہ بعد المأتین سے مراد تیرھویں صدی ہے اور الآیات سے مراد آیات کبریٰ ہیں‘‘ (ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۴۶۸)

نور: مرزا جی کا یہ صریح جھوٹ ہے کہ علماء کا اس امر پر اتفاق ہو گیا ہے کہ ’’الآیات بعد المأتین‘‘ سے مراد تیرہویں صدی ہے جو مسیح موعود کے ظہور کے لیے مقرر ہے۔ ورنہ امت مرزائیہ کا اولین فرض ہے کہ ’’اس اتفاق علماء‘‘ کو حقیقت کی روشنی میں دکھائے۔

جھوٹ (۱۴۸)

’’اسی وجہ سے سلف صالح میں سے بہت سے صاحب مکاشفات مسیح کے آنے کا وقت چودھویں صدی کا شروع سال بتلا گئے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ‘ کی بھی یہی رائے ہے ...... ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے‘‘

(ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۱۸۸)

نور: مرزا جی کا یہ بھی ایک کراماتی جھوٹ بلکہ انوکھا اتہام ہے جو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب کر کے ان کی رائے بلکہ ایک اجماعی عقیدہ کہا گیا ہے۔ مرزائیت کے خواجہ تاشوں میں اگر کچھ ہمت اور ایمانی صداقت موجود ہے تو حضرت شاہ صاحب مرحوم کی یہ رائے ان کی کتاب سے اور اجماعی عقیدہ کی اسلامی معتبر کتاب سے دکھا کر اپنے ’’گرو‘‘ کو راستباز ثابت کریں گے اور ان کی پیشانی سے اس سیاہ داغ کو دور کریں گے۔

جھوٹ (۱۴۹)

’’اب جاننا چاہیئے کہ دلیل دو قسم کی ہوتی ہے ایک لمّی اور لمّی دلیل اُس کو کہتے

ہیں کہ دلیل سے مدلول کا پتہ لگالیں جیسا کہ ہم نے ایک جگہ دُھواں دیکھا تو اس سے ہم نے آگ کا پتہ لگالیا'' (چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۶۳)

نور: مرزا صاحب نے ''دلیل لمی'' کی اس تعریف وتمثیل سے نہ صرف عربی طلبا کے لیے سامان تفریح وتضحیک مہیا کیا بلکہ اپنی پیغمبرانہ قابلیت وسلطان المتکلمی کا ایسا بہترین مظاہرہ کیا ہے کہ منطقیوں ومتکلموں کی روحیں بھی وجد میں آ گئی ہوں گی۔

قادیانی فاضلو! دلیل لمی کی یہ تعریف وتمثیل علم کلام ومنطق کی کس کتاب میں ہے؟۔ دیکھیں اپنے ''سلطان المتکلمین'' کے اس سفید جھوٹ کو کس طرح سچ کے قالب میں ڈالتے ہو۔

اللہ رے اس حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

جھوٹ (۱۵۰)

''تاہم مُسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرّک اُور مفید کتاب ہے۔ یہ وُہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے''
(کشتی نوح خ ج ۱۹ ص ۶۵)

نور: بخاری شریف کی وہ حدیث جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے مرزائیت کے نمک خواران ازلی کا فرض منصبی ہے کہ اس کو صاف طور پر دکھا کر ''مرزا جی'' کو عذاب اخروی ورسوائی سے بچائیں۔

جھوٹ (۱۵۱)

''اے نادان کیا تُو یونس کے قصّہ سے بھی بیخبر ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے یونسؑ کی پیشگوئی میں کوئی شرط بھی نہیں تھی تب بھی توبہ واستغفار سے اُسکی قوم بچ گئی حالانکہ اسکی قوم کی نسبت خدا تعالیٰ کا قطعی وعدہ تھا کہ وُہ ضرور چالیس ۴۰ دن کے اندر ہلاک ہو جائیگی مگر کیا وہ اس پیشگوئی کے مطابق چالیس ۴۰ دن کے اندر ہلاک ہوگئی'' (حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۱۹۴)

نور: کس دلیری وبیباکی سے خداوند تعالیٰ پر یہ افترا کیا گیا ہے کہ اس نے قوم کو چالیس دن کے اندر ہلاک کرنے کا قطعی وعدہ کیا تھا مگر بایں ہمہ اس نے اس قوم کو ہلاک نہیں کیا اور اپنے قطعی وعدہ پر پانی پھیر دیا۔

مرزائیو! تمہارے پیغمبر نے جس جرأت سے اس اتہام سازی وکذب گوئی کا ارتکاب کیا ہے یہ صرف انہیں کا حصہ تھا۔

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کے شی کو بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

اس لیے تمہارے ذمہ حلالی کے سلسلہ میں یہ ضروری ہے کہ:

☆ اول تو اس ''قطعی وعدہ'' کو قرآن شریف میں دکھاؤ؟۔
☆ دوسرے کیا ''خدا کا قطعی وعدہ'' جھوٹا ہو سکتا ہے؟۔
☆ نہیں تو مرزا جی کے دوروغ گو ومفتری ہونے میں کیا شک ہے اور کیوں ہے؟۔

جھوٹ (۱۵۲)

''وقد جاء فی القرآن ذکر فضائلی ۔ وذکر ظهوری عند فتن تثور''
(ترجمہ از مرزا) اور میرے (مرزا) فضائل کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ اور میرے ظہور کا ذکر بھی پر آشوب زمانہ میں ہونا لکھا ہے''
(اعجاز احمدی بنام ضمیمہ نزول المسیح خ ج ۱۹ ص ۱۷۰)

نور: مرزا جی کے فضائل وظہور کا ذکر قرآن مجید کے کس سورۃ وکس آیت میں ہے؟۔ اگر مرزائیت کے کاسہ لیس اس کو دکھائیں تو ایک من تازہ مٹھائی بطور شکریہ پیش کی جائیگی ورنہ مفتری وکاذب پر خدا کی لعنت۔

جھوٹ (۱۵۳)

''خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی ۸۰ برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم''
(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۲۵۸)

اسی کتاب کے صفحہ مذکورہ میں مرزا صاحب اس الہام کا مطلب یوں بیان کرتے ہیں کہ:

''اور جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلّق ہیں وہ تو چُہتّر ۷۴ اور چھیاسی ۸۶ کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۲۵۹)

مرزائیت کے نقار خانہ کی طوطی اخبار الفضل مورخہ ۱۱/جون ۱۹۳۳ء ص/۲ پر اپنے ''مالک'' کی تائید میں چہک کر کہتی ہے کہ: (اخبار الفضل قادیان)

''آپ (مرزا) کے اس الہام میں دو زبردست پیشگوئیوں کا ذکر ہے۔ اول یہ کہ آپ کی عمر ۷۴ برس سے کم نہ ہوگی دوسرے یہ کہ ۸۶ برس سے زیادہ نہ ہوگی''۔

حالانکہ مرزا صاحب ۶۸۔۶۹ برس کی عمر میں دنیا سے رخصت ہو کر کاذب و مفتری بنے اس لیے کہ کتاب البریہ حاشیہ ص/۱۴۶۔ رسالہ ریویو آف ریلجنز بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ج ۵، ص/۲۱۹۔۶، بدر مورخہ ۸/اگست ۱۹۰۴ء، ج ۳، ص/۵، الحکم مورخہ ۲۱۔۲۸/مئی ۱۹۱۱ء ج ۱۵، ص ۱۹۔۲۰، ۴، کتاب حیات النبی ج ۱، ص ۴۹ میں مرزا جی اپنی پیدائش کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:

''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی''

(کتاب البریہ در حاشیہ خ ج ۱۳ ص ۱۷۷)

اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ آپ ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو دنیا سے رخصت ہوئے (عسل مصفیٰ ج ۲ ص/۶۱۴، سیرۃ المہدی ص ۱۵۴ ج ۲) پس اس پختہ و مسلم حساب سے مرزا قادیانی کی عمر ۶۹ سال میں الجھ کر رہ جاتی ہے جو آپ کی کذب بیانی پر نہ ٹوٹنے والی مہر ہے۔

لیکن ناظرین کرام کے لطف طبع کے لیے اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز کرشمہ یہ سنانا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی کل عمر گیارہ سال سے بھی کم ہوئی تھی کیوں کہ آنجہانی لکھتے ہیں کہ:

(۱) ''میری (مرزا) پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار برس میں سے گیارہ برس رہتے تھے'' (تحفہ گولڑویہ حاشیہ خ ج ۱۷ ص ۲۵۲)

(۲) اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا (یعنی چودہویں صدی کا) سر بھی آ پہنچا'' (تریاق القلوب ص ۲۸۳ ج ۱۵)

(۳) ضرور ہے کہ مہدی معہود اور مسیح موعود...... چودہویں صدی کے سر پر ظاہر ہو کیونکہ یہی صدی ہزار ششم کے آخری حصّہ میں پڑتی ہے''

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ خ ج ۱۷ ص ۲۵۰)

اور چوں کہ چودہویں صدی چھٹے ہزار میں واقع ہے اور مرزا صاحب اسی ہزار ششم میں سے گیارہ سال رہتے ہوئے پیدا ہوئے اور اسی صدی میں فوت ہو گئے تو ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی کل عمر گیارہ سال سے بھی کم ہوئی اس لیے کہ مرزا صاحب کے انتقال کے وقت ہزار ششم باقی تھا، (جل جلالہ)۔

ناظرین! مرزا صاحب کا کتنا معجز نما کمال ہے کہ گیارہ سال میں کیا کیا بنے اور کیا بنایا مگر پھر بھی ہزار ششم کے گیارہ سال ختم نہ ہوئے۔ مرزائیو! سچ ہے۔ "ایں کرامت ولی ماچہ عجب، گربہ شاشید گفت باراں شد"۔

جھوٹ (۱۵۴)

''میں کسی عقیدہ متفق علیہا اسلام سے منحرف نہیں ہوں''

(دافع الوسواس خ ج ۵ ص ۳۱)

نور: مرزا صاحب کا دعویٔ نبوت، وفات مسیح و تکفیر جمیع مسلمین اور ختم نبوت اور دیگر اصولِ اسلام و ضروریاتِ دین کے انکار کے باوجود یہ کہنا کہ ''میں کسی متفق علیہ عقیدہ سے منحرف نہیں ہوں'' صریح کذب بیانی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟۔

جھوٹ (۱۵۵)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ایک دلیل بلکہ بارہ ۱۲ مستحکم دلیلوں اور قرائنِ قطعیّہ سے ہم کو سمجھا دیا تھا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السّلام فوت ہو چکا اور آنے والا مسیح موعود اِسی اُمّت سے ہے۔ (دافع الوسواس خ ج ۵ ص ۴۶)

نور: غلمدیت اگر اپنے ''روحانی باپ'' کی صدق مقالی سے دنیا کو روشناس کرانا چاہتی ہے تو ان بارہ مستحکم دلیلوں و قطعی قرینوں کو اسلامی کتب سے نکال کر منظر عام پر پیش کرے؟۔

جھوٹ (۱۵۶)

''اور اگر یہ سوال ہو کہ قرآن کریم میں اِس بات کی کہاں تشریح یا اشارہ ہے کہ رُوح القدس مقربوں میں ہمیشہ رہتا ہے اور اُن سے جُدا نہیں ہوتا تو اِس کا یہ جواب ہے کہ سارا قرآن کریم اِن تصریحات اور اشارات سے بھرا پڑا ہے''
(دافع الوسواس خ ج ۵ ص ۷۶)

نور: نفس مسئلہ کی صحت وسقم سے قطع نظر کرتے ہوئے؛ مرزا صاحب کا یہ فرمانا کہ ''سارا قرآن کریم ان تصریحات واشارات سے بھرا پڑا ہے''۔ مبالغہ گوئی ولاف زنی ہے جو کذب و دروغ کی حدود سے باہر نہیں ہوسکتا۔

جھوٹ (۱۵۷)

''اور نبی کی اجتہادی غلطی بھی درحقیقت وحی کی غلطی ہے کیونکہ نبی تو کسی حالت میں وحی سے خالی نہیں ہوتا......پس چونکہ ہر یک بات جو اُسکے مُنہ سے نکلتی ہے وحی ہے۔ اِس لئے جب اُسکے اجتہاد میں غلطی ہوگئی تو وحی کی غلطی کہلائے گی نہ اجتہادی غلطی'' (آئینہ کمالات اسلام خ ج ۵ ص ۳۵۳)

نور: مرزا صاحب کے اس ''دروغ بے فروغ'' کے ثبوت میں آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ سے اغماض کرتے ہوئے مرزا صاحب ہی کا ایک دوسرا قول پیش کرتا ہوں تا کہ غلمدیت کے گھر کو گھر کے چراغ ہی سے آگ لگ جائے اور اس کے پھپھولے سینہ کے داغ سے جل اٹھے۔ ارشاد ہے:

''ایک نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کرسکتا ہے مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی''
(تتمہ حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۵۷۳)

جھوٹ (۱۵۸)

''ایسا ہی دو۲ زرد چادروں کی نسبت بھی وہ معنے کئے جائیں کہ جو برخلاف بیان کردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واصحاب رضی اللہ عنہم وتابعین وتبع تابعین وائمہ اہل بیت ہوں'' (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۳۷۴)

نور: حدیث نبوی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ جو آیا ہے کہ آپ دو زرد رنگ کی چادروں میں ملبوس ہوکر آسمان سے نازل ہوں گے تو مرزا صاحب نے ان دو چادروں سے اوپر اور نیچے کی دو بیماریاں مراد لے کر یہ فرمایا ہے کہ میں ان اوپر اور نیچے کی دونوں بیماریوں یعنی دوران سر و ذیابیطس میں مبتلا ہوں۔ دیکھو اخبار بدر، ۷/جون ۱۹۰۶ء ص ۵۔ منظور الٰہی ص ۳۲۸، ضمیمہ اربعین نمبر ۳ خ ص ۴۷۱ ج ۱۷۔ اور اپنی اسی ''مراد'' کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین وائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کا فرمودہ بیان کیا ہے جو سراسر کذب و افتراء ہے۔ اس لیے ''مرزائیت'' کے فرزندوں کا یہ فرض ہے کہ اس امر کو ثابت کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین وائمہ اہل بیت نے کس جگہ یہ فرمایا ہے کہ زرد رنگ کی دو چادروں سے مراد اوپر و نیچے کی دو بیماریاں ہیں؟۔ ورنہ ''جھوٹے پر خدا کی لعنت'' ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم، خ ج ۲۱ ص ۲۷۵، کو خوب یاد رکھو۔

جھوٹ (۱۵۹)

''سو یہ وُہی دو۲ زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے''
(حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۳۲۰)

نور: مرزائیت اپنے ''پیغمبر اعظم'' کو سچا ثابت کرنے کے لیے انبیاء علیہم السلام کے اس اتفاق کو جو زرد چادر کے متعلق ہوا ہے صحف آسمانی یا کم از کم کتب اسلامی میں دکھلائے

کہ کب اور کہاں اور کتنے انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہوا ہے؟۔ اللہ اکبر!
نبی کہلا کر ''یہ افتراء اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی''
(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۲۷۸)

جھوٹ (۱۶۰)

(الف) ''سورۂ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے'' (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۳۶۱)

جھوٹ (۱۶۱)

(ب) ''اور اسی واقعہ کو سُورۂ تحریم میں بطور پیشگوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اِس اُمّت میں اِس طرح پیدا ہوگا۔ کہ پہلے کوئی فرد اِس اُمّت کا مریم بنایا جائے گا۔ اور پھر بعد اسکے اس مریم میں عیسی کی رُوح پھونک دی جائے گی'' (کشتی نوح خ ج ۱۹ ص ۴۹)

نور: سورۂ تحریم میں یہ مضمون نہ صریح طور پر اور نہ اشارہ کے طور پر بیان کیا گیا اور نہ بطور پیشگوئی کمال تصریح کے ساتھ اس کا ذکر ہے۔ اس لیے مرزا صاحب کا یہ بھی ایک دلیرانہ و بیباکانہ جھوٹ ہے۔ اور لطف یہ کہ پہلے حوالے (الف) میں تو آپ اس مضمون مذکور کا تعلق زمانہ ماضی سے کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے۔''۔ اور دوسرے حوالے (ب) میں زمانہ مستقبل سے متعلق کر کے ارشاد ہے کہ '' بطور پیشگوئی یہ بیان کیا گیا ہے کہ عیسی ابن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا'' مرزا صاحب نے سچ فرمایا کہ ''جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے''
(نور الحق خ ج ۸ ص ۱۳۷)

جھوٹ (۱۶۲)

''اسلام کے تمام اولیاء کا اِس پر اتفاق تھا کہ اس مسیح موعود کا زمانہ چودھویں صدی سے تجاوز نہیں کرے گا'' (چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۳۳۳)

نور: تمام اولیا کے اس اتفاق کی زیارت میں بھی کرنا چاہتا ہوں، امید ہے کہ غلمدیت اس کا پتہ بتا کر اپنے ''بانی سلسلہ'' کو کذب و دروغ کی آلائش سے پاک کرے گی۔ ورنہ دیکھو:
''ایسا کھلا کھلا جھوٹ بنانا ایک بڑے بدذات اور لعنتی کا کام ہے''
(ضمیمہ چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۳۰۸)

جھوٹ (۱۶۳)

''یہ عجیب بات ہے کہ چودھویں صدی کے سر پر جسقدر بجز میرے لوگوں نے مجدّد ہونے کے دعوے کیے تھے۔ جیسا کہ نواب صدیق حسن خان بھوپال اور مولوی عبدالحی لکھنوٴ وہ سب صدی کے اوائل دنوں میں ہی ہلاک ہو گئے''
(تتمہ حقیقۃ الوحی حاشیہ خ ج ۲۲ ص ۴۶۲)

نور: حضرت مولانا مولوی عبدالحیؒ صاحب لکھنویؒ اور جناب نواب صدیق حسن صاحب بھوپالی کا ''دعویٔ مجددیت'' کس کتاب میں ہے؟ غلمدیوں سے امید ہے کہ اس کا پتہ بتا کر اپنے ''مجدد صاحب'' کو سچا ثابت کریں گے۔

جھوٹ (۱۶۴)

''سچ کی یہی نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اُس کی نظیر کوئی نہیں ہوتی'' (تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۹۵)

نور: چوں کہ سچ اور جھوٹ کی یہ ''نشانیاں'' مرزا صاحب کے خاص ''مراقیانہ دماغ'' کی پیداوار ہیں اس لیے ناممکن تھا کہ وہ کذب و دروغ کی نجاست سے پاک ہوں۔ کیوں کہ مرزا صاحب کے قول کے مطابق لازم آتا ہے کہ باری تعالیٰ، حضرت رسولِ مقبول ﷺ، قرآن مجید اور دین اسلام وغیرہ جو بےنظیر و بے مثال ہیں، وہ سب کے سب جھوٹ ہوں (معاذ اللہ)! اور خود مرزا صاحب ہی معجزہ و خارق عادت کی دوسری جگہ ایسی تعریف کرتے ہیں جس سے ان نشانیوں کی تکذیب ہوتی ہے (چنانچہ لکھتے ہیں):
''خارق عادت اُسی کو کہتے ہیں کہ اسکی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے''
(حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۲۰۴)

حقیقت یہ ہے کہ چوں کہ اس قول اور خود مرزا صاحب جیسے پیغمبر و متنبّی کا بھی کوئی نظیر نہیں ہے اس لیے دونوں کے کاذب ہونے میں کچھ شک نہیں۔

جھوٹ (۱۶۵)

’’ یادرہے کہ اکثر صوفی جو ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہیں اپنے مکاشفات کے ذریعہ سے اس بات کی طرف گئے ہیں کہ مسیح موعود تیرہویں صدی میں یعنی ہزار ششم کے آخر میں پیدا ہوگا‘‘ (تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ص ۲۸۶)

نور: مرزائیو! وہ اکثر صوفیاء کرام جن کی تعداد حسب شمار مرزا صاحب ہزار سے کچھ زیادہ ہیں ان کے اسماء گرامی کی تفصیل اور مکاشفات، جن جن کتابوں میں درج ہیں ان کو منظر عام پر لاؤ۔ اور ’’کچھ زیادہ ہیں‘‘ کا ابہام دور کرو۔ نہیں تو مرزا صاحب کے اس فرمان کو یاد رکھو کہ: ’’جھوٹ پر نہ ایک دم کے لیے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ص ۴۸)

جھوٹ (۱۶۶)

’’اور جو کتابیں اسلام کے ردّ میں لکھی گئیں اگر وُہ ایک جگہ اکٹھی کی جائیں تو کئی پہاڑوں کے موافق اُن کی ضخامت ہوتی ہے‘‘ (چشمۂ معرفت ص ۳۲۷ ج ۲۳)

نور: مرزا صاحب کا یہ قول بھی مبالغہ آمیزی ولاف زنی کی وجہ سے کذب و دروغ ہے ورنہ مرزائیوں کو چاہئے کہ واقعات کی سچی روشنی میں اس کو سچ کر دکھائیں؟۔ اس سلسلہ میں مرزا صاحب کے ’’چند پیغمبرانہ لطائف‘‘‘ بھی سن لیجئے۔

(۱) ’’اسلام کی تکذیب اور ردّ میں اس تیرھویں صدی میں بیس ۲۰ کروڑ کے قریب کتاب اور رسالے تالیف ہو چکے ہیں‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص ۲۶۶ ج ۱۷)

(۲) ’’کیا اب تک اسلام کے ردّ میں دس ۱۰ کروڑ کے قریب کتاب نہیں لکھی گئی‘‘

(ایام الصلح خ ج ۱۴ص ۳۲۵)

(۳) ’’اور وہ بے جا حملے جن کتابوں اور رسالوں اور اخباروں میں کیے گئے ان کی تعداد کی سات کروڑ تک نوبت پہنچ گئی تھی‘‘ (ایام الصلح خ ج ۱۴ص ۲۵۵)

(۴) ’’خیال کرنے کا مقام ہے کہ جس قوم نے چھ کروڑ کتاب وساوس اور شبہات کے پھیلانے کے لئے اب تک تقسیم کردی‘‘ (ازالہ اوہام خ ص ۴۹۶ ج ۳)

مرزائیو! مرزا صاحب کو اس فرمان کی روشنی میں دیکھو کہ: ’’جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے‘‘ (نور الحق خ ج ۸ص ۱۳۷)

جھوٹ (۱۶۷)

’’عیسائیوں کی طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں۔ ہماری طرف سے بالالتزام ایک ہزار بھی ماہ بماہ نکل نہیں سکتا‘‘

(کشتی نوح خ ج ۱۹ص ۸۳)

نور: عیسائیوں کے ان پچاس ہزار رسالوں اور مذہبی پرچوں کا ثبوت پیش کرو کہ کب اور کن جگہوں سے ماہانہ نکلتے ہیں؟۔

جھوٹ (۱۶۸)

’’خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ مَیں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ص ۴۴)

نور: واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے باقرار خود دوران سر، مراق، خلل دماغ، ذیابیطس، سلس البول جیسے خبیث امراض میں مبتلا ہو کر خداوند تعالیٰ پر افتراء کیا اور جھوٹ بولے۔ قادیانیو! بتاؤ تمہارے ’’نبی برحق‘‘ اپنے اس ارشاد کی رو سے کون ہوئے کہ:

’’ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے ......ایسا بدذات انسان تو کُتّوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ص ۲۹۲)

اور اگر قادیانیت ان امراض کی خباثت سے انکار کرے، تو اس کا یہ مذہبی فرض ہے کہ

ان کی پاکی وطہارت دلائل وحقائق کی روشنی میں ثابت کرے ورنہ بغیر اس کے مرزا صاحب کا دامن کذب وافتراء سے پاک نہیں ہوسکتا۔(ان امراض کے سلسلے میں ملاحظہ فرمائیے) اربعین ۴ خ ص ۴۷۱ ج ۱۷۔اخبار بدر قادیان ۷؍جون ۱۹۰۶ء۔منظور الٰہی ص ۳۴۸۔

جھوٹ (۱۶۹)

''یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ کا دوبارہ دنیا آنا اجماعی عقیدہ ہے یہ سراسر افتراء ہے''
(حاشیہ حقیقۃ الوحی، خ ج ۲۲ ص ۳۲)

نور: مرزا صاحب کا نزول مسیح کے ''اجماعی مسئلہ'' کو سراسر افتراء کہنا درحقیقت یہ شرمناک کذب وافترا ہے۔اس لیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول پر نہ صرف امت مسلمہ کا اجماع ہی ہے بلکہ اس بارہ میں احادیث صحیحہ نبویہ متواتر ہیں۔تفسیر بحر المحیط ج ۲،ص ۴۷۳ میں ہے:

''وَاجْمَعَتِ الاُمَّةُ عَلٰی مَا تَضَمَّنَهُ الحَدِیْثُ الْمُتَوَاتِرُ مِنْ اَنَّ عِیْسٰی فِی السَّمَاءِ حَیٌّ وَاَنَّهٗ ینزِلُ فِی آخرِ الزّمانِ الخ''

یعنی تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے جیسا کہ حدیث متواتر سے معلوم ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ **تلخیص الحبیر** ص ۳۱۹ **فتح البیان** ج ۲،ص ۳۴۴،**الیواقیت والجواہر** ص ۱۳۰، **کتاب الابانہ عن اصول الدیانہ** ص ۴۶، کتاب الاذاعہ ص ۷۷، میں الفاظ کے جزوی اختلاف کے ساتھ اجماع امت احادیث متواترہ کا ذکر ہے۔

جھوٹ (۱۷۰)

(۱) ''جیسے بت پوجنا شرک ہے ویسے ہی جھوٹ بولنا شرک ہے''
(الحکم ۱۷؍اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۳)

(۲) ''تم جھوٹ نہ بولو کہ جھوٹ بھی ایک حصۂ شرک ہے''
(کشتی نوح، خ ج ۱۹ ص ۲۸)

نور: جھوٹ کو شرک قرار دینا نہ صرف اسلامی وغیر اسلامی دنیا کے نزدیک جھوٹ ہے بلکہ خود مرزا صاحب بھی اس کی تکذیب کرتے ہیں کیونکہ شرک کی تعریف میں فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ کی ذات یا صفات یا اقوال وافعال یا اس کے استحقاق معبودیّت میں کسی دوسرے کو شریکانہ دخل دینا گو مساوی طور پر یا کچھ کم درجہ پر ہو یہی شرک ہے'' (دافع الوساوس خ ج ۵ ص ۴۴)

ناظرین کرام! شرک کی اس تعریف کو پیش نظر رکھ کر فرمائیے قول مذکور گندہ جھوٹ ہے یا نہیں۔مرزائیو! چوں کہ تمہارے ''پیغمبر صاحب'' کذب ودروغ اور افترا واتہام کے ڈھالنے میں ہر وقت منہمک ومستغرق رہتے تھے اس لیے ''جھوٹ'' کی بھی جھوٹی تعریف کر گئے۔

جھوٹ (۱۷۱)

''میں نے یہ دعوی ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذّاب ہے'' (ازالہ اوہام خ ۱۹۲ ج ۳)

نور: بیشک یہ تو صحیح ہے کہ آپ کو مسیح ابن مریم کہنے والا سراسر مفتری اور کذاب ہے لیکن یہ بالکل جھوٹ ہے کہ آپ نے مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی نہیں کیا۔اس لیے کہ اسی کتاب کے خ ص ۱۲۲؍میں تحریر ہے کہ ''وہ مسیح موعود میں ہی ہوں''

اور اسی کتاب کے ص ۴۰۹ میں آپ کو یہ الہام ہوا **''جعلنا ک المسیح ابن مریم''** اور اس کی تشریح اس طرح سے کی ہے کہ:

''اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ (مرزا) مسیح عیسی ابن مریم ہے جو اس اُمّت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا ہے اور فرمان ''جَعَلْنٰا کَ الْمَسِیح ابْنَ مَرْیَمَ'' نے اُس (مرزا) کو درحقیقت وہی بنا دیا ہے''
(ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۴۶۳)

اسی کو حمامۃ البشری ص ۸ میں لکھ کر فرماتے ہیں:

''پس یہی (عیسی ابن مریم ہونے کا) میرا دعوی ہے جس میں میری قوم مجھ سے جھگڑتی ہے''[1]

اور ازالہ اوہام (خ ص ۳۹۴ ج ۳) میں ابن مریم ہونے کا دعوی موجود ہے۔ بہر حال مرزا صاحب کا مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی موجود ہے اس لیے آپ بقول خود بھی مفتری وکاذب ہوئے۔ **فھو المراد**۔

جھوٹ (۱۷۲)

''اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اِسی بات پر اجماع ہو گیا تھا کہ ابن صیاد ہی دجال معہود ہے'' (ازالہ اوہام حاشیہ خ ج ۳ ص ۲۱۱)

نور: مرزائیو! ابن صیاد کے دجال معہود ہونے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع معتبر و مستند اسلامی کتب سے ثابت کرو؟۔ ورنہ یاد رکھو کہ جھوٹ بولنا شرک ہے:

''اور مشرک سرچشمۂ نجات سے بے نصیب ہے'' (کشتی نوح ص ۲۸ ج ۱۹)

جھوٹ (۱۷۳)

''غرض ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسی فوت ہو چکے ہیں''

(ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۲۲۴)

نور: مرزا جی کا یہ قول نہ صرف دروغ ہی ہے بلکہ حضرت ابن عباسؓ جیسے جلیل القدر صحابی پر ایک ناپاک اتہام وافترا ہے۔ اس لیے کہ آپ کا صحیح مذہب و پختہ عقیدہ یہی تھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں؛ جیسا کہ ابن جریر نے (جو مرزا صاحب کے نزدیک بھی ''نہایت معتبر اور ائمہ حدیث میں سے ہے'' حاشیہ چشمۂ معرفت، خ ص ۲۶۱ ج ۲۳) بسند صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب، حیات مسیح کا نقل کر

[1] مرزا کی اصل عربی عبارت ملاحظہ ہو: ''**فھٰذا ھو الدعوی الذی یجادلنی قومی فیه**'' (حمامۃ البشریٰ خزائن ص ۱۸۴ ج ۷) ش۔

کے اس کی توثیق و تصدیق کی ہے دیکھو فتح الباری ج ۲، ص ۳۱۵۔ ابن جریر ج ۳ ص ۱۴، تفسیر ابن کثیر ج ۳، ص ۲۳۳، مرقات ج ۵، ص ۲۲۱، عمدۃ القاری ج ۷، ص ۴۵۲، روح المعانی ج ۶، ص ۵۶،

اور جس روایت سے مرزا صاحب نے آنکھ بند کر کے ابن عباس کا یہ اعتقاد نکالا ہے وہ روایت ضعیف و منقطع ہے اس لیے حجت نہیں ہو سکتی۔ افسوس کہ مرزا صاحب کی خود غرضیوں نے ان کی علمیت کے پردہ کو بھی چاک کر دیا۔

جھوٹ (۱۷۴)

''فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پیارے خدا کی جناب میں وہ لوگ ہیں جو غریب ہیں۔ پُوچھا گیا غریب کے کیا معنے ہیں کہا وُہ لوگ ہیں جو عیسی مسیح کی طرح دین لیکر اپنے ملک سے بھاگتے ہیں'' (مسیح ہندوستان میں خ ص ۵۶ ج ۱۵)

نور: خط کشیدہ عبارت دروغ آمیز فریب ہے یا فریب دہ دروغ۔ اس لیے کہ مرزا صاحب نے اپنا الوسیدھا کرنے کے لیے حدیث کے ان[1] الفاظ کا (جن کو مرزا صاحب نے تحریر کیا ہے) غلط و من گھڑت ترجمہ کیا ہے۔

[1] مرزا نے لکھا ہے ''عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے جس کے یہ لفظ ہیں **قال احب شئ الی اللہ الغرباء قیل ایّ شی الغرباء . قال الذین یفرون بدینھم و یجتمعون الیٰ عیسیٰ ابن مریم**'' کنز العمال جلد چھ ص ۵۱۔ (خ ج ۱۵ ص ۵۶)

اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے ''حضورﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ غربا ہیں، (یعنی وہ لوگ جنہیں دنیا والے اجنبی آنکھوں سے دیکھیں گے) آپؐ سے پوچھا گیا غرباء کیا چیز ہیں تو فرمایا؛ غرباء وہ لوگ ہیں جو اپنے دین کو بچاتے پھریں گے یہاں تک کہ عیسیٰ ابن سے جا ملیں گے''۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ظاہر ہے کہ دین اسلام مکمل طور پر غالب ہو جائے گا اور پوری دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا پھر وہ کیفیت نہ رہے گی گویا یہ حدیث نزول عیسیٰ پر دلیل ہے)۔ اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس کا ترجمہ ''عیسی کی طرح'' یا ''اپنے ملک سے بھاگتے'' کا کیا جائے۔ یہ صرف مرزا کا من گھڑت اور تلبیسی ترجمہ ہے۔ ش۔

جھوٹ (۱۷۵)

''ہرایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے'' (تحفہ گولڑویہ حاشیہ خ ص ۱۰۶ ج ۱۷)

نور: بالکل جھوٹ ہے۔ اس لیے کہ اس کا ثبوت نہ قرآن مجید میں ملتا ہے اور نہ کسی صحیح حدیث میں۔ مرزائیو! یہ بتاؤ کہ تمہارے ''نبی جی'' نے بھی ہجرت کی تھی یا نہیں؟۔ یا ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہی ہوتے ہیں۔

جھوٹ (۱۷۶)

''اور ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعوے نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ اس مدّت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعوی نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں''

(ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۴۶۹)

نور: اس کے سفید جھوٹ ہونے کی خود مرزا صاحب بہ نفس نفیس شہادت دیتے ہیں کہ:

''شیخ محمد طاہر صاحب...... صاحب مجمع البحار کے زمانہ میں بعض ناپاک طبع لوگوں نے محض افتراء کے طور پر مسیح اور مہدی ہونے کا دعوی کیا تھا''

(حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۳۵۳)

اور بہاء اللہ ایرانی نے ۱۲۶۹ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تھا۔ دیکھو اخبار الحکم ۲۴/ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص۴/۔

جھوٹ (۱۷۷)

''اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اِس نسخہ (مرہم عیسیٰ) کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے لئے اُن کے حواریوں نے طیار کیا تھا''

(مسیح ہندوستان میں خ ج ۱۵ ص ۵۷)

نور: مرزا صاحب کی یہ بات بھی کذب و دروغ کی عفونت سے آلودہ ہے۔ کیوں کہ یہ کسی نے نہیں لکھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے لیے ان کے حواریوں نے اس نسخۂ ''مرہم عیسی'' کو تیار کیا تھا۔ سچے ہو تو دلیل لاؤ؟۔ ورنہ (یاد رہے):

''دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں'' (نزول المسیح ص ۳۸۰ ج ۱۸)

جھوٹ (۱۷۸)

''اِس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہتِ تامہ ہے'' (براہین احمدیہ ص ۵۹۴ ج ۱)

''اِس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دِی گئی ہے''

(کشتی نوح خ ج ۱۹ ص ۵۳)

نور: مرزا جی کو حضرت مسیح علیہ السلام سے کسی پہلو سے مشابہت نہیں تھی۔ دیکھو رسالہ ''مسیح موعود کی پہچان'' مرزائیو! اگر کچھ ہمت ہے، تو اٹھو اور اپنے ''حضرت صاحب'' اور مسیح ابن مریم میں ہر ایک پہلو سے مشابہت تامہ دکھلا کر (مرزا جی کو) راستباز ثابت کرو۔ ورنہ ہماری طرف سے وہی پرانا تحفہ پیش خدمت ہے کہ:

''جیسے بت پوجنا شرک ہے، ویسے ہی جھوٹ بولنا شرک ہے''

(الحکم ۱۷/ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۳)

جھوٹ (۱۷۹)

''پہلے پچاس حصّے (براہین احمدیہ کے) لکھنے کا ارادہ تھا[1] مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا۔ اور چونکہ پچاس ۵۰ اور پانچ ۵ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اسلئے پانچ حصّوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا'' (دیباچہ براہین احمدیہ پنجم خ ۹ ج ۲۱)

نور: مرزا صاحب کا پچاس حصوں کے وعدہ کو صرف پانچ حصوں پر اکتفا کر کے پورا کرنا حقیقت اور واقعیت سے دور ہونے کے باعث ایک مبالغہ آمیز دروغ ہے۔ اس لیے

[1] براہین احمدیہ پچاس جلدوں میں لکھنے کا ارادہ نہیں، وعدہ تھا جیسا کہ اس کے بعد کے جملے ''وعدہ پورا ہوگیا'' سے پتہ چلتا ہے۔ نیز اس وعدہ ہی کی بنیاد پر لوگوں سے پیشگی رقمیں مرزا نے وصول کی تھیں۔ لہٰذا اپنی اس پیغمبرانہ خیانت کو ''ارادہ'' سے تعبیر کرنا جرم کو ہلکا کرنے کی کوشش ہے اور جھوٹ کے ساتھ سنگین جرم بھی ہے۔ ش۔

یہ معزز، ہدیہ کہ ''خدائے غیور کی لعنت اس شخص پر ہے جو مبالغہ آمیز باتوں سے جھوٹ بولتا ہے'' (اعجاز احمدی بنام ضمیمہ نزول المسیح خ ج ۱۹ ص ۱۸۱) ''عطائے تو بلقائے تو'' کہہ کر پیش خدمت کیا جا رہا ہے قبول فرمائیے۔

جھوٹ (۱۸۰)

'' مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی یہ وُہ مقام عالیشان ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحبِ مقام ہذا (مرزا) کے ظہور کو خدا تعالےٰ کا ظہور قرار دے دیا ہے اور اُس کا آنا خدا تعالےٰ کا آنا ٹھہرایا ہے'' (توضیح مرام ص ۲۴ ج ۳)

نور: جن گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر مرزا صاحب کا یہ بلند مرتبہ بیان فرمایا اور ٹھہرایا ہے؛ ان کے اسمائے گرامی کے ساتھ یہ بتاؤ کہ یہ بیان وتقریر کن کن مستند اسلامی کتابوں میں موجود ہے؟۔

جھوٹ (۱۸۱)

''مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کی انتظار ہے جو فاطمہ مادر حسینؓ کی اولاد میں سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کی بھی انتظار ہے جو اس مہدی سے مِلکر مخالفانِ اسلام سے لڑائیاں کرے گا مگر مَیں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں'' (کشف الغطاء ص ۱۹۳ ج ۱۴)

نور: بلکہ مرزا جی کے یہ خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں۔ کیوں کہ علاوہ اس امر کے کہ وہ اسلامی شریعت کا ایک واضح و متفق علیہ مسئلہ ہے، دیکھو ترمذی ج ۲ ص ۴۸، بذل المجھود ج ۵ ص ۱۰۲۔ خود مرزا صاحب ہی اپنی دروغ گوئی پر مہر لگا رہے ہیں کہ:

(الف) ''وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی پھیلنے کے زمانہ میں ...... تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۲۰۔ انڈیکس خ ج ۲۰ ص ۸۵)

(ب) میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں''[1]

(ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ ج ۱، ص ۲۲۶)

جھوٹ (۱۸۲)

''اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں۔ اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں'' (کشف الغطاء خ ص ۱۹۳ ج ۱۴)

نور: مرزا جی کی یہ سچی بات ایسی جھوٹی و بناوٹی بات ہے جس کی نظیر گذشتہ کاذبوں ومفتریوں کے کلام میں بھی نہیں ملتی۔ اس لیے کہ ترمذی ج ۲، ص ۴۸/۔ بذل المجھود ج ۵، ص ۱۰۲/، میں بسند صحیح حدیث نبوی موجود ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنے والا امام مہدی اولاد فاطمہ اور عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگا۔ چنانچہ ازالہ اوہام خ ص ۴۰۹ ج ۳۔ پر مرزا صاحب نے خود اس کی تصدیق کی ہے۔

جھوٹ (۱۸۳)

''خدا تعالیٰ کی کتابوں میں بہت تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ مسیح موعود (مرزا) کے زمانہ میں ضرور طاعون پڑے گی'' (نزول المسیح خ ۳۹۶ ج ۱۸)

جھوٹ (۱۸۴)

''بلاشبہ یہ امر تواتر کے درجہ پر پہنچ چکا ہے کہ مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اسکے وقت میں اور اس کی توجّہ اور دُعا سے ملک میں طاعون

[1] مرزا نے ایک جگہ خود اپنے قلم سے لکھا ہے ملاحظہ ہو ''حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اِس عاجز (مرزا قادیانی) کا سر اپنی ران پر رکھ لیا'' (ایک غلطی کا ازالہ، خ ص ۲۱۳ ج ۱۸) (نعوذ باللہ منہ، یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کھلی توہین ہے۔ ش۔

پھیلے گی آسمان اس کے لئے چاند اور سُورج کو رمضان میں تاریک کریگا''

(نزول المسیح خ ج ۱۸ ص ۳۹۷)

جھوٹ (۱۸۵)

'' غرض عام موتوں کا پڑنا مسیح موعود کی علامات خاصہ میں سے ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام گواہی دیتے آئے ہیں'' (نزول المسیح خ ج ۱۸ ص ۳۹۷)

نور: خدا کی کتابوں اور تمام انبیاء علیہم السلام کی شہادتوں کو مستند اسلامی کتب سے اس طرح صراحت سے بیان کرو کہ جو شک کے حدود سے نکل کر یقین و تواتر کا درجہ حاصل کرے؟ نہیں تو یاد رکھو کہ:

''دروغگوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں'' (نزول المسیح خ ۳۸۰ ج ۱۸)

جھوٹ (۱۸۶)

''غرض تمام نبیوں کے نزدیک زمانۂ یاجوج و ماجوج زمان الرجعت کہلاتا ہے یعنی رجعت بُروزِی'' (حاشیہ نزول المسیح خ ج ۱۸ ص ۳۸۳)

نور: اس امر کا قطعی ثبوت اصول اسلام سے پیش کرو۔ ورنہ ''جھوٹ جو ایک نہایت پلید اور ناپاک چیز ہے'' (نزول المسیح خ ج ۱۸ ص ۳۹۲) اس سے تمہارے ''اولوالعزم پیغمبر'' کی زبان آلودہ ہورہی ہے۔

جھوٹ (۱۸۷)

''بلاشبہ قرآنی شہادت سے اب یہ حدیث (ان لمہدینا آیتین) مرفوع متصل ہے''

(تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۱۳۶)

نور: مرزا صاحب کی یہ عادت شریفہ ہے کہ جب کسی آیت یا حدیث یا کسی امام اور بزرگ کے بے بنیاد قول میں اپنے مطلب برآری کا کروڑواں حصہ یا اس سے بھی کمتر کی گنجائش دیکھتے ہیں، یا یہ خیال خود سمجھ لیتے ہیں تو بس اس پر غلط استدلال کی ملمع کاریوں و ناجائز تاویل کی رنگ آمیزیوں میں ایسے سرشار ہو کر مصروف ہوتے ہیں کہ بنا بنایا کھیل

بگڑ جاتا ہے۔ اور اس میں اپنی کچھ ایسی مسیحائی دکھلاتے ہیں کہ آپ کی نبوت کا پول کھل جاتا ہے مثلاً اسی جملہ ان لمھدینا آیتین کو بشہادت قرآنی مرفوع متصل کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ اسی کتاب کے اسی صفحہ میں اس کو غیر مرفوع مان چکے ہیں۔[1]

علاوہ ازیں روایت اصول حدیث کے مطابق بالکل موضوع وضعیف ہے کیوں کہ اس میں ایک راوی عمر بن شمر ہے اور دوسرا جابر جعفی ہے۔ دونوں کے متعلق فن رجال کے علماء فرماتے ہیں کہ یہ جھوٹے، منکر الحدیث، جھوٹی حدیث بنانے والے، متروک الحدیث، تبرائی، رافضی، بھولکڑ ہیں، دیکھو میزان الاعتدال ج ۲، ص ۲۶۲، تہذیب التہذیب ج ۲، ص از ۴۶ تا ۵۰ ، پھر ایسی موضوع روایت کو مرفوع متصل کہنا سراسر کذب وافترا نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

جھوٹ (۱۸۸)

''پس خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے، نہ شخصی طور پر یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے۔ ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آیا ہے سو اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی قرآن شریف نے ہمیں سکھایا ہے'' (چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۱۶۸)

نور: مرزا صاحب اور ان کی امت کا آریوں کی طرح یہ عقیدہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ عالم بھی قدیم ہے۔ خیر جب وہ اسلام سے علیحدہ ہوگئے تو اب ان کو اختیار ہے کہ وہ آریوں کے ہمنوا ہو جائیں، یا عیسائیوں کے، لیکن یہ کہنا کہ قرآن شریف یہی سکھاتا ہے سراسر کذب وافتراء ہے جس کے ثبوت سے مرزائیت عاجز ولاچار ہے۔

---

[1] ملاحظہ ہو مرزا لکھتا ہے ''اگرچہ بباعث کثرت اور کمال شہرت کے اس حدیث کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک رفع نہیں کیا گیا اور نہ اس کی ضرورت سمجھی گئی'' (تحفہ گولڑویہ خ ص ۱۳۶ ج ۱۷)۔ اس سے معلوم ہوا کہ محدثین کے نزدیک یہ کوئی مرفوع حدیث نہیں۔ رہی بات یہ کہ راویوں نے مرفوع کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی؛ تو یہ مرزائی علت، مرزا کے بیمار دماغ کی کاوش ہے نہ کہ مرفوع نہ کیے جانے کی کوئی معقول وجہ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ضعیف و موضوع درجہ میں یہ امام محمد باقر کا قول ہے لہٰذا مرفوع کرنے یا نہ کرنے کی بات کرنا ہی بے سود ہے ۔ش۔

جھوٹ (۱۸۹)

’’خدا کا کلام انسانی نحو سے ہر ایک جگہ موافق نہیں ہوتا ایسے الفاظ اور فقرات اور ضمائر جو انسانی نحو سے مخالف ہیں قرآن شریف میں بھی پائے جاتے ہیں‘‘

(حاشیہ چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۳۳۱)

نور: قرآن شریف میں کوئی جملہ اور کوئی ضمیر صرف ونحو بلاغت وفصاحت کے اصول کے خلاف نہیں ہے ورنہ اہل عرب ایک منٹ کیلئے چین نہ لینے دیتے۔ مگر باوجود اشتعال انگیز چیلنجوں کے ان کا خاموش رہنا بلکہ اسکی اعجازی کیفیت کا اعتراف کرنا کلام اللہ کا صرف ونحو کے موافق ہونے کی کھلی دلیل ہے اور مرزا صاحب کے مجرمانہ کذب وافترا کا بین ثبوت۔

جھوٹ (۱۹۰)

’’پھر اس کے بعد تیرہ سو برس تک کبھی کسی مجتہد اور مقبول امام پیشوائے انام نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں‘‘ (تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۹۲)

نور: جب کہ تمام امت محمدیہ کا حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات پر اجماع ہو چکا ہے پھر اس کے بعد مرزا صاحب کے اس قول کی کذب ودروغ کے برابر بھی وقعت نہیں رہتی۔

جھوٹ (۱۹۱)

’’امام مالک بھی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ضرور مر گئے اور امام اعظم اور امام احمد اور امام شافعی ان کے قول کو سن کر اور خاموشی اختیار کر کے اِسی قول کی تصدیق کر رہے ہیں‘‘ (تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۱۶۴)

نور: مرزا صاحب نے اپنی مختلف تصانیف میں متعدد جگہ بار بار اس امر کا ذکر کیا ہے کہ امام مالکؒ وابن حزم وفات مسیح کے قائل تھے اور اسی میں خوب رنگ بھر بھر کر اپنی زندگی میں مرزا آنجہانی اچھالتے رہے اس کے بعد ان کی امت اب تک باوجود ادعائے علم وفضل اسی لکیر کو پیٹتی چلی آرہی ہے۔ لیکن حقیقت واقعہ یہ ہے کہ یہ دونوں بزرگ بھی مثل

جمہور علماء وامتِ اسلامیہ کے حیات مسیح علیہ السلام کے قائل ہیں جیسا کہ اُبی نے کتاب عتبہ میں امام مالک ہی سے آپ کا صحیح مذہب حیات مسیح نقل کیا ہے۔

اسی طرح ابن حزم نے بھی اپنی کتاب ملل میں اپنا مسلک حیات مسیح کا بیان کیا ہے۔ دیکھو عقیدۃ الاسلام ص ۱۱۔

البتہ مرزا صاحب اور ان کی امت مجمع البحار کی اس عبارت ’’**قال مالک مات**‘‘ سے مبتلائے فریب ہو کر اور اسی کو سرمایۂ استدلال سمجھ کر سادہ لوح انسانوں کو فریب میں مبتلا کرنے کی سعی بلیغ کر رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر اس قول کو صحیح تسلیم کیا جائے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ’’مالک‘‘ اس امر کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ پر رفع سے پہلے چند منٹ کے لیے عارضی طور پر موت طاری ہوگئی تھی نہ یہ کہ آپ دائمی موت کے قائل ہیں۔

غرضے کہ لفظ ’’مات‘‘ سے موتِ مطلق مراد ہے نہ مطلق موت‘‘ ورنہ اس امر کے اظہار میں کچھ باک نہیں ہے کہ صاحب مذہب کے بیان کے مقابل قول غیر قابل حجت و استدلال نہیں ہوسکتا۔ مگر مرزا صاحب نے اس بناء فاسد پر یہ قصر تعمیر کیا کہ ائمہ ثلاثہ امام اعظم، امام احمد، امام شافعی نے بھی اپنی خاموش زبان سے ’’وفات مسیح‘‘ کی تائید کی ہے سو یہ بھی کذب وافتراء کی بدترین مثال ہے۔

جھوٹ (۱۹۲)

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا...... یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں‘‘

(تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۹۴)

نور: بلکہ ارتداد مسلم کی علت حیات مسیح کو بنانا یہ خیال باطل اور جھوٹا عقیدہ ہے ورنہ مرزائیت اپنے ’’قائد اکبر‘‘ کے دامن سے دروغ گوئی کی نجاست کو دور کرنے کی فکر کرے۔

جھوٹ (۱۹۳)

’’قرآن شریف اور اس کتاب میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے صاف گواہی دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے اور اس شہادت میں صرف امام بخاری رضی اللہ عنہ منفرد نہیں بلکہ امام ابن حزم اور امام مالک رضی اللہ عنہما بھی موت عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں اور ان کا قائل ہونا گویا اُمت کے تمام اکابر کا قائل ہونا ہے‘‘ (ایام الصلح خ ج ۱۴ ص ۲۶۹)

نور: اول تو مرزا صاحب کا یہی ایک مجرمانہ اتہام ہے کہ امام بخاری، امام مالک اور امام ابن حزم رحمہم اللہ تعالیٰ موت مسیح کے قائل تھے۔ دوسرے اگر بالفرض یہ صحیح بھی ہو تو اس سے تمام اکابر امت کا قائل ہونا کیونکر، اور کیسے لازم آ گیا ہے؟۔

مرزائیو! سچ تو یہ ہے کہ تمہارے ’’پیغمبر صاحب‘‘ مخلوق خدا کو صرف فریب و دھوکہ میں مبتلا کرنے آئے تھے۔

جھوٹ (۱۹۴)

’’سلف صالحین نے اس مسئلہ (حیات مسیح) میں مفصل کچھ نہیں کہا بلکہ اجمالی رنگ میں ایمان لاتے تھے کہ مسیح مرگیا‘‘ (حمامۃ البشری خ ج ۷ ص ۱۹۸)

نور: مرزائیت کے ’’جنم داتا‘‘ کا سلف صالحین پر یہ بھی ایک گندہ افتراء ہے اس لیے کہ سلف صالحین تفصیلی و اجمالی ہر طرح سے حیات مسیح پر ایمان رکھتے تھے۔ دیکھو رسالہ عقیدۃ الاسلام۔ شہادۃ القرآن وغیرہ۔ اور رسالہ ہذا کا صفحہ نمبر ۷۶/۷۷/۷۸۔

جھوٹ (۱۹۵)

’’صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اُتریں گے تو اُن کا لباس زرد رنگ کا ہوگا‘‘ (ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۱۴۲)

نور: مرزا صاحب کو افتراء پردازی و دروغ گوئی میں کچھ اس درجہ کمال حاصل تھا کہ

بڑے سے بڑا مفتری و کذاب بھی ان باتوں کو دیکھ کر آپ کو اس فن کا استاد کامل ماننے پر مجبور ہو جائے گا۔ جیسا کہ وہ خود اپنے اس قول کی تکذیب کر کے اپنا کاذب و مفتری ہونا ثابت کر رہے ہیں کہ:

’’کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا‘‘

(حمامۃ البشری خ ج ۷ ص ۲۰۲)

مرزائیو: تم ایڑی و چوٹی کا زور اس امر میں صرف کر دو کہ مرزا صاحب کا دامن کذب کی نجاست سے صاف ہو جائے تو یہ غیر ممکن ہے۔ اس لیے یہ سچ ہے کہ ’’جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے‘‘ (نور الحق مترجم خ ج ۸ ص ۱۳۷)

جھوٹ (۱۹۶)

’’کچھ شک نہیں کہ استقراء بھی ادلّہ یقینیہ میں سے ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۵۸۴)

قادیان کے مولوی فاضلو! ایمان سے بتاؤ کہ کیا اب بھی اس میں شک ہے کہ مرزا صاحب جیسے مراقی الطبع کے علم و عقل کا دیوالہ نہیں نکل چکا۔ اس لیے کہ استقراء کو یقینی دلیل کہنا انہیں لوگوں کا کام ہے جو علم و عقل سے محروم اور دماغی امراض سے مالا مال ہوں۔ حالانکہ مرزا صاحب آنجہانی کے چنیں وچناں کے ساتھ ’’سلطان المتکلمین وسلطان العلوم‘‘ کے القاب نادرہ سے بھی موصوف ہیں مگر باوجود اس کے یہ علمی و عقلی دروغ گوئیاں و مضحکہ خیزیاں جو منظر عام پر آ رہی ہیں تاکہ دنیا سمجھ لے کہ:

’’دروغ گو کا انجام ذلت و رسوائی ہے‘‘ (حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۲۵۳)

جھوٹ (۱۹۷)

’’جس حالت میں دو دو آنہ کیلئے وہ (مولانا ثناء اللہ صاحب) در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مُردوں کے کفن یا وعظ کے

پیسوں پر گذارہ ہے۔'' (اعجاز احمدی خ ج ۱۹ ص ۱۳۲)

نور: چوں کہ مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری مرزا صاحب کے سخت جان حریف ہیں اس لیے مرزا جی جس قدر ان پر اتہام وافتراء باندھیں وہ کم ہے۔ مگر یہ کس قدر رذلیل وگندہ جھوٹ اور گھنونا افتراء ہے کہ ان کا ذریعۂ معاش مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں کو قرار دیا ہے۔

مرزائیو! اگر اپنے پیشوائے اعظم کو راستباز دیکھنا چاہتے ہو تو اُس کو واقعات کی روشنی میں سچ کر دکھاؤ مگر یاد رہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب ابھی ماشاء اللہ مرزائیت کے بخیہ ادھیڑنے کے لیے موجود ہیں[1]۔ لیکن چوں کہ خود مرزا آنجہانی کا گذارہ مردوں وزندوں کے چندوں پر تھا اس لیے ایسا ہی وہ اپنے دشمنوں کو بھی سمجھتے تھے۔ کیوں کہ:

''نجاست خور انسان ہر یک انسان کو نجاست خور ہی سمجھتا ہے''
(آئینہ کمالات اسلام خ ج ۵ ص ۳۰۲)

جھوٹ (۱۹۸)

''خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وُہ (یعنی حضرت عیسیٰ) مر گیا اور اُسکی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واوینا ھما الی ربوۃ ذات قرار و معین یعنی ہم نے عیسے اور اُسکی ماں کو یہودیوں کے ہاتھوں سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوش حالی کی جگہ تھی اور مصفّا پانی کے چشمے اُس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ کی طرح مفقود ہے'' (حقیقہ الوحی حاشیہ خ ج ۲۲ ص ۱۰۴)

نور: مرزا صاحب کا آیت ''وَآوَیۡنَا ھُمَا اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیۡنٍ'' سے کشمیر مراد لینا اور قرآن شریف کی شہادت سے حضرت عیسی علیہ السلام کو مار کر سری نگر کشمیر میں قبر بنا دینا سراسر کذب وافتراء ہے۔ ورنہ امت مرزائیہ کے ذمہ یہ ضروری ہے

[1] حضرت مولانا ثناءاللہ صاحبؒ کا انتقال ۱۵/اپریل ۱۹۴۹ء میں پاکستان میں ہوا (مقدمہ تفسیر ثنائی) ش۔

کہ اپنے ''بانی سلسلہ'' کی اس تفسیر کو احادیث، آثار صحابہ، اقوال ائمہ وابدال واقطاب کی روشنی میں مدلل کر کے یہ بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا سلف صالحین میں سے کسی نے اس آیت سے اس مضمون کو استنباط فرمایا ہے۔ نہیں تو ہماری طرف سے لعنت کے چند پھول ''مرزا مقدس'' پر چڑھا دیجئے۔

نیز اسی طرح یہ کہنا کہ ''حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں'' باقرار مرزا جھوٹ ہے۔ اس لیے کہ آپ فرماتے ہیں:

''اور حضرت عیسیٰ کی قبر بلدۂ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اُس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں علحدہ علیحدہ ہیں''۔ (اتمام الحجۃ حاشیہ خ ج ۸ ص ۲۹۹ ملخصاً)[1]

حالانکہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں بنا چکے ہیں۔ سچ ہے:

''جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے'' (براہین احمدیہ ص ۲۷۵ ج ۲۱)

[1] عربی میں اصل عبارت اس طرح ہے'' وقبرہ فی بلد ۃ القدس و الی الآن موجود و ھنالک کنیسۃ و ھی اکبر الکنائس من کنائس النصاریٰ و داخلھا قبر عیسیٰ علیہ السلام کما ھو مشھود و فی تلک الکنیسۃ ایضاً قبر امہ مریم و لکن کل من القبرین علیحدۃ .(اتمام الحجۃ خ ج ۸ ص ۲۹۷)

ترجمہ: حضرت عیسیٰ کی قبر بلدۃ القدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس جگہ عیسائیوں کا ایک معبد ہے جو اُن کے گرجا گھروں میں سے بڑا گرجا گھر ہے اور اس کے اندر عیسی کی قبر ہے جیسا کہ مشہود یعنی دیکھا گیا ہے اور اسی گرجا گھر کے اندر حضرت عیسیٰ کی ماں حضرت مریم کی بھی قبر ہے لیکن دونوں قبریں الگ الگ ہیں۔

واضح رہے کہ ''اتمام الحجۃ'' کو مرزا نے جون ۱۸۹۴ء میں لکھا اور ''حقیقۃ الوحی'' کو ۱۹۰۷ء میں۔ یعنی ملہم ومسیح ہونے کے بعد ۱۸۹۴ء تک جس چیز کو موجود اور مشہود یعنی آنکھوں سے دیکھی ہوئی چیز مانا؛ اس اقرار کے ۱۴ سال بعد یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ اور مریم کی قبر مفقود ہے اور کوئی نہیں جانتا، مرزائی مسیحیت ونبوت کا معجزاتی جھوٹ نہیں تو پھر کیا ہے؟ ش۔

جھوٹ (۱۹۹)

''اور یہ کہ مسیح مختلف ملکوں کا سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا اور تمام عمر وہاں بسر کر کے آخر سری نگر محلہ خانیار میں بعد وفات مدفون ہوا۔ اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوذ اشف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا اور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا وہ باشندہ تھا'' (ریویو آف ریلیجنز ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۸)

نور: مرزا جی کا یہ بھی ایک مفتریانہ کذب ہے؛ اس لیے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کا اس بات پر ہرگز اتفاق نہیں۔ مرزائیو! ''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے'' یاد ہے؟ نہیں تو دیکھو حقیقۃ الوحی خ ۲۲ ص ۲۱۵۔

جھوٹ (۲۰۰)

'' سُنّت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہی کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا'' (ازالہ اوہام خ ص ۳۴۴ ج ۳)

نور: اہل سنت والجماعت کا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے۔ یہ صرف مرزا قادیانی کی جدت طبع کا ایک گندہ افتراء ہے۔

مرزائیو! ''اے مفتری نابکار کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم خ ج ۲۱ ص ۲۷۵)

جھوٹ (۲۰۱)

''امام محمد اسمٰعیل صاحب جو اپنی صحیح بخاری میں آنے والے مسیح کی نسبت صرف اس قدر حدیث بیان کر کے چپ کر گئے کہ ''امامکم منکم'' اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دراصل حضرت اسمٰعیل بخاری صاحب کا یہی مذہب

تھا کہ وہ ہرگز اس بات کے قائل نہ تھے کہ سچ مچ مسیح ابن مریم آسمان سے اُتر آئے گا'' (ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۱۵۳)

نور: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر بانی مرزائیت کا ایک ناپاک اتہام وقابل شرم افتراء ہے بالخصوص یہ کہنا کہ '' اِمامُکم مِنکم سے صاف ثابت ہوتا ہے'' بتلا رہا ہے کہ ''قادیانی پیغمبر'' علم وعقل سے بالکل برہنہ تھے۔ حتی کہ ان کو امام بخاریؒ کے صحیح نام لکھنے کی تمیز نہ تھی کہ کہیں ''امام محمد اسمٰعیل صاحب'' اور کہیں ''حضرت اسمٰعیل بخاری صاحب'' تحریر کرتے ہیں۔ حالاں کہ ان کا نام محمد تھا نہ محمد اسمٰعیل اور نہ اسمٰعیل۔

جھوٹ (۲۰۲)

''حالانکہ تیرہویں صدی کے اکثر علماء چودہویں صدی میں اُس (عیسیٰ علیہ السلام) کا ظہور معیّن کر گئے ہیں اور بعض تو چودہویں صدی والوں کو بطور وصیت یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ اگر اُن کا زمانہ پاؤ تو ہمارا السلام علیکم اُنہیں کہو۔

(ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۱۷۹)

نور: تیرہویں صدی کے جن اکثر علماء نے چودہویں صدی کو حضرت مسیح کے ظہور کا زمانہ معین فرمایا ہے ان کی اکثریت کو ثابت کرتے ہوئے ان کے اسماء گرامی سے روشناس کرائیے؟۔ بعدازاں جن کتابوں میں ان کا یہ مضمون مندرج ہے ان کو بتائیے؟ نہیں تو:

''ایسا کھلا کھلا جھوٹ بنانا ایک بڑے بدذات اور لعنتی کا کام ہے''

(ضمیمہ چشمۂ معرفت خ ج ۲۳ ص ۴۰۸)

جھوٹ (۲۰۳)

''اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرما دیا ہے کہ یہ دو قسم (قہری نشانوں اور تلوار کا عذاب) کے عذاب ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتے''

(حاشیہ تجلیات الٰہیہ خ ص ۴۰۰ ج ۲۰)

نور: قرآن شریف کی جس آیت میں صاف وصراحت سے بغیر تاویل وتوجیہ کے یہ مضمون ذکر کیا گیا ہو اس کو بیان کر کے بتاؤ کہ اس کو صرف مرزا جی ہی نے سمجھا ہے یا اکابر سلف میں سے کسی نے استنباط کیا ہے؟۔ ورنہ ’’خدا کی لعنت اُن لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں‘‘ (اعجاز احمدی خ ج ۱۹ ص ۱۰۹)

جھوٹ (۲۰۴)

’’میرے آنے کے دو مقصد ہیں (۱) مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ (۲) اور عیسائیوں کے لیے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے دنیا اس کو بھول جائے‘‘

(الحکم ص ۱۰، ۱۷ر جولائی ۱۹۰۵ء)

جھوٹ (۲۰۵)

’’میرا کام جس کے لیے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے پس میں جھوٹا ہوں ......اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو پھر گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں‘‘

(بدر ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء)

نور: مرزا صاحب جن دو عظیم الشان مقصد کو اپنے آغوش نبوت میں لے کر رونق افروز بزم قادیان ہوئے تھے افسوس وحسرت کے ساتھ اس مراد واقعی کا اظہار کیا جاتا ہے کہ آپ اس مقصد عظیم میں بری طرح ناکام ونامراد ہوئے۔ اور بہت بے آبرو ہو کر اس کوچہ سے نکلے ہیں اور تمام مسلمانان عالم کو اپنے ’’دروغ گو وجھوٹے‘‘ ہونے پر شاہد عادل

بنا کر چلتے بنے۔

کیوں کہ مرزا جی کا پہلا مقصد تو یہی تھا کہ مسلمانوں کو تقوی وطہارت سے آراستہ کر کے ان کو صحیح وسچے معنوں میں مسلمان بنائیں مگر اس مقصد کی دردناکامی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان دہریت والحاد کے تباہ کن سیلاب میں بہے چلے جا رہے ہیں اور ان کی اخلاقی وعملی حالت اس درجہ تنزل پذیر ہے کہ معلوم ہوتا ہے اسلام سے ان کو کچھ تعلق نہیں۔

علاوہ ازیں خود مرزا صاحب نے مسلمان بنانے کے بجائے یہ گمراہ کن راستہ اختیار کیا کہ اپنی مٹھی بھر جماعت کے سوا دنیا کے ان تمام مسلمانوں ومؤمنوں کو جوان کی دیسی نبوت وسودیشی مسیحیت کے آستانہ پر جبیں سائی کرنے سے منکر ہیں یا متردد، کافر ومرتد بے ایمان بنا کر اسلام کے واحد اجارہ دار بن بیٹھے ہیں۔ دیکھو حقیقت الوحی خ ج ۲۲ ص ۱۶۷۔ انجام آتھم خ ج ۱۱ ص ۶۲۔

خیال تھا کہ وہ لوگ جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایۂ رحمت سے نکل کر مرزائیت کے آغوش میں خوش فعلیاں کر رہے ہیں اور بہشتی مقبرہ کے حرص میں ’’قادیانی دیوتا‘‘ کی پرستش۔ یقینی طور پر وہ تقوی وطہارت کی چلتی پھرتی تصویریں دیانت وامانت کے عملی پیکر ہوں گے؛ مگر ’’خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا‘‘ اس لیے کہ خود ’’بانی سلسلہ‘‘ آنسو بہا بہا کر ان کی اخلاقی حالت وپرہیزگاری کا مرثیہ خوان ہے۔

’’ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے ابتک کوئی خاص اہلیّت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سومَیں (مرزا) دیکھتا ہوں......کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کیطرح دیکھتے ہیں وُہ مارے تکبّر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ وخود

غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ خودغرضی کی بنا پر لڑتے اور ایکدوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دِلوں میں کینے پیدا کرلیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں...... یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دِل میں یہ خواہش پَیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں ہوں تو اِن بنی آدم سے اچھا ہے‘‘ (اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن خ ج ۶ ص ۳۹۵ تا ۳۹۶)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی اپنے عظمت مآب مقصد میں جس ’’شاندار پسپائی‘‘ سے پسپا ونامراد ہوئے ہیں اس کا اجمالی خاکہ آپ کے سامنے ہے۔ اس کے بعد دوسرے ’’مقصد عظیم‘‘ کی المناک ناکامیوں وجگرخراش نامرادیوں کو ملاحظہ فرمایئے کہ کہنے وفریب دینے کے لیے تو ’’قادیانی پیغمبر‘‘ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑنے اور صلیب کو ریزہ ریزہ کرنے آئے تھے مگر برعکس اس کے اسی ’’عیسائیت‘‘ کے سب سے بڑے تاج دار بادشاہ برطانیہ (جو بقول ان کے دجال اعظم ویاجوج ماجوج بھی ہے) کی حمایت ونصرت میں اسی صلیب شکن کے مقدس ہاتھوں سے اس قدر اشتہارات وکتابیں لکھی گئیں، جو ’’پچاس الماریوں کی بے پناہ وسعت وفراخی‘‘ کو بھی تنگ کررہی ہیں۔

علاوہ ازیں اس وقت اکناف عالم میں عیسائیت وصلیب پرستی جیسی کچھ روز افزوں ترقی کررہی ہے وہ تعلیم یافتہ طبقہ پر بالکل عیاں ہے تاہم اس ’’داستان لطف‘‘ کو مرزائیت ہی کے ایک نامور غلام جس کو اپنے آقائے نامدار کی طرح ’’کسر صلیب‘‘ میں مبالغہ آمیز دعوی کے ساتھ بہت کچھ مہارت وکمال حاصل ہے اس کی زبان سے سنئے تاکہ ’’قادیانی پیغمبر‘‘ کی ’’شاندار نامرادی‘‘ پر دہان دوز شہادت بن جائے۔ لاہوری مرزائیوں کا ترجمان ’’پیغام صلح‘‘ لکھتا ہے کہ:

(۱) آج سے ڈیرھ سوسال پہلے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد چند ہزار

سے زیادہ نہ تھی۔ آج پچاس لاکھ کے قریب ہے‘‘

(پیغام صلح مورخہ ۶/مارچ ۱۹۲۸ء، ص/۵)

(۲) ۱۹۲۷ء میں عیسائیوں نے ۱۹/لاکھ ۸/ہزار نسخے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بائیبل کے شائع کئے ہیں‘‘ (پیغام الصلح مورخہ ۱۳/مارچ ۱۹۲۸ء)

(۳) ۱۹۳۱ء کی مردم شماری بتلارہی ہے کہ ہندوستان کے مختلف صوبوں وریاستوں میں عیسیٰ پرست عیسائیوں کی تعداد ۶۲۷۴۸۸۸ ہے اور دس سال میں ۳۲/فیصدی کے حساب سے ان میں اضافہ ہوا اور روز بروز عیسائیت ترقی کرتی جارہی ہے‘‘

’’صلیب پرستی کی روز افزوں ترقی کا یہ حال صرف اس ہندوستان میں ہے جہاں کہ ایک صوبہ کے ایک ’’گاؤں‘‘ میں دہقانی پیغمبر ’’قادیانی مسیح‘‘ بادعائے کسر صلیب نزول اجلال فرماکر قبل از وقت اس واسطے تشریف لے گئے تاکہ دنیا ان کے دروغ گو، نامراد، مفتری ہونے میں شک وشبہ نہ کرسکے، اسی سے مغربی ممالک کے متعلق اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہاں عیسائیت کا کس قدر بے پناہ غلبہ وسعت پذیر ہوگا۔ تاہم اس کو بھی اسی عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑنے والے ’’قادیانی مسیح‘‘ کے وفادار غلام پیغام صلح کی زبان سے سنئے

’’مسٹر ایف ڈی واکر ایک انگریز مسیحی مشنری نے مسلم ورلڈ میں اپنی ذاتی تجربات کی بناء پر یہ اعلان کیا ہے کہ سیرالیون، مینڈیلینڈ، گولڈکوسٹ اور اشانٹی، نائیجیریا اور فرانسیسی نوآبادیوں اور ڈرہوی، ٹوگو اور آئیوری کوسٹ میں مجھ پر یہ پورے طور پر آشکارا ہوچکا ہے کہ اسلام کی رفتار ترقی قطعاً رکتی چلی جارہی ہے اور آج افریقی لوگوں کو نبی اسلام کا پیرو بنانے میں جس قدر کامیابی مسلمانوں کو حاصل ہوئی ہے اس سے بہت زیادہ تعداد کو ہم مسیحیت کا حلقہ بگوش بنانے میں کامیاب ہیں۔

(پیغام صلح ص/۳ کالم ۱، ۲۴/مئی ۱۹۲۹ء)

عیسائیت کی یہ روز افزوں ترقی اور بے پناہ غلبہ اس ''قادیانی مسیح'' دیسی نبی کے بعد ہو رہا ہے جو بادعائے خود عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑنے اور عیسائیت کو فنا کرنے کے لیے آئے تھے مگر آہ افسوس ''مرزائی مسیح'' آیا اور بہ حسرت و یاس نامراد و ذلیل ہو کر قبل از وقت دنیا سے رخصت ہو گیا اس لیے ہم تمام مسلمان ان کے کذاب و مفتری ہونے کی شہادت دیتے ہیں اور ان کی ''تربت'' پر لعنتی بدبودار پھول چڑھانے کی عزت حاصل کرتے ہیں کیوں کہ:

''ہر ایک چیز اپنی علّت غائی سے شناخت کی جاتی ہے''

(ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۳۹۸)

بالآخر ہر وہ انسان جس کا دماغ علم و عقل کی روشنی سے منور ہے وہ یقینی طور پر اس امر کا اظہار کرے گا کہ مرزا صاحب قادیانی بڑی شان و شوکت و آب تاب کے ساتھ اپنے ان دو عظیم الشان مقصد میں ناکام و نامراد ہو کر دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اور ان کی زندگی کا ہر ہر گوشہ دروغ گوئیوں، اختلاف بیانیوں، مبالغہ آمیزیوں، افتراء پردازیوں، اتہام سازیوں، خیانت کاریوں، سرقہ بازیوں، گستاخیوں، شیخیوں، بلند خیالیوں اور گالیوں میں اس طرح سے ''الجھا ہوا ہے کہ ''امت مرزائیہ'' کا ناخن تدبیر بھی سلجھانے سے عاجز ہے ۔

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا چاک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھیڑا جو یہ ادھیڑا تو ٹانکا

اور مرزائیت کے ''بانی سلسلہ'' کی زندگی ان بے شمار سازیوں و بازیوں کا ایک معجون مرکب ہے جس میں سے ایک جز دروغ گوئی و اتہام سازی کو مشتے نمونہ از خروارے اس رسالہ میں دو سو پانچ کی تعداد میں جمع کیا گیا ہے، تا کہ مرزا قادیانی کی خانہ ساز نبوت و خود ساختہ مسیحیت اور دیگر طویل و عریض ہنگامہ خیز دعاوی کی پرتزویر حقیقت پاش پاش ہو کر غبار روزگار بن جائے اور مرزائیت کے ''اولوالعزم قادیانی پیغمبر'' کی ذلت و رسوائی

اور تباہی و بربادی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہ جائے۔

درحقیقت قدرت الٰہیہ کا یہ کرشمہ لطف ہے کہ اس نے مرزا صاحب قادیانی جیسے مدعی نبوت کی دوکان کو ویران و تباہ کرنے کے لیے دروغ گوئیوں و افتراء پردازیوں کا اتنا ذخیرہ جمع کر دیا ہے کہ ''مرزائیت کے مستحکم قلعہ'' کو بیخ و بن سے مسمار و منہدم کرنے کے لیے کسی اور آلہ حرب و ضرب کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

چوں کہ دروغ گو کا خصوصی شعار و امتیازی نشان ''حافظہ نباشد'' بھی ہے۔ اسی معیار پر مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ''حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا'' (نسیم دعوت در حاشیہ خ ص ۴۳۹ ج ۱۹) لہذا ااس اعتراف کے بعد ہم کو دخل در معقولات کی کیا ضرورت ہے ۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

تاہم مندرجہ ذیل حوالجات کو بھی محفوظ رکھئے تا کہ داشتہ کار آمد ہو سکے۔

(۱) نبی کے کلام میں جھوٹ جائز نہیں (مسیح ہندوستان میں خ ج ۱۵ ص ۲۱)

(۲) انبیاء کا حافظہ نہایت اعلی ہوتا ہے۔ (ریویو ماہ جنوری ۱۹۲۹ء ص ۸)

(۳) ملہم کا دماغ نہایت اعلی ہوتا ہے۔

(ریویو ماہ جنوری ۱۹۳۰ء ص ۲۶)

(۴) ملہم کے دماغی قوی کا نہایت مضبوط اور اعلی ہونا بھی ضروری ہے۔

(ریویو ماہ ستمبر ۱۹۲۹ء ص ۴)

(۵) کاذب کا خدا دشمن ہے وہ اس کو جہنم میں لے جائے گا۔

(البشری ج ۲ ص ۱۲۰)

انتباہ

چوں کہ مرزائیت کے ''بانی مرزا آنجہانی'' کے کذبات کو پیش کر کے ان کے دعاوی پر جائز نکتہ چینی کی گئی ہے اس لیے امت قادیانیہ نعل در آتش و آگ بگولہ ہو کر طرح طرح کی تاویلوں و رنگین توجیہوں سے اس کو پوشیدہ کرنے کی لا حاصل سعی کرے گی۔ حالاں کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کذبات کو تاویل و توجیہ کے شکنجے پر چڑھائے بغیر حقائق و واقعات کی روشنی میں ثابت کیا جاوے۔ ورنہ بغیر اس کے انگاروں سے کھیلنا اور اپنے علم و عقل کی نمائش کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مرزائیوں کے لیے مشعل راہ ہدایت بنائے تا کہ وہ کاذب کا دامن چھوڑ کر حضرت صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے آغوش رحمت میں آ جائیں اور احقر کو اس ''فتنۂ عمیاء'' کے قلع قمع کرنے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ۔ فقط

والسلام

نور محمد

مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۵/ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ۔ ۲۲ مارچ ۱۹۳۴ء

..................................ہم سے تو یہ بھیّا ہو نہیں سکتا

اگر چندہ کی حاجت ہے تو دعویٰ کر رسالت کا
بغیر اس ڈھونگ کے چندہ مہیا ہو نہیں سکتا

سنا ہے قادیاں میں بانسری بجتی ہے گوکل کی
مگر ہر بانسری والا کنہیا ہو نہیں سکتا

یہ آساں ہے کہ بدلے جون اور بچھو بنے لیکن
کبھی بھی شہد کی مکھی سے تتیا ہو نہیں سکتا

اگر مکہ سے بھی وہ ڈھیچوں ڈھیچوں کرتا آ جائے
قیامت تک خر عیسیٰ گویا ہو نہیں سکتا

مجدد الف ثانیؒ سے غلام احمد کو کیا نسبت
ثری کتنا بھی اونچا ہو ثریا ہو نہیں سکتا

برادر خوندگی کی شرط اگر ہے میرزائیت
قیامت تک بھی ہم سے تو یہ بھیّا ہو نہیں سکتا

سرشت مرد مومن کا بدلنا غیر ممکن ہے
چنبیلی کا یہ پودا بھٹ کٹیا ہو نہیں سکتا

وطن سے پوجنے والوں تعلق نوع انساں کا
طلاطم سے محبت کا تلیا ہو نہیں سکتا

جسے اسلام کی عزت پہ کٹ مرنا نہ آتا ہو
مسلمانوں کے بیڑے کا کھویا ہو نہیں سکتا

۱؎ یہ اشعار ظفر علی خاں صاحبؒ کے ہیں جو قدیم ایڈیشن میں شامل نہیں تھے لیکن سنا گیا ہے کہ حضرت علامہ ٹانڈویؒ اپنے خطاب کے دوران، ان اشعار کو اپنے مخصوص لہجہ میں پڑھا کرتے تھے اس لئے شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ شاہ عالم

.... یہ اعلان کریں گے

یوں عشق کی تکمیل مسلمان کریں گے
اُس جان دوعالم پہ فدا جان کریں گے

یوں روح کی تسکین کا سامان کریں گے
ایماں کے لئے جان کو قربان کریں گے

وہ وقت بھی آجائے گا ارباب حکومت
غدار و وفادار میں پہچان کریں گے

انگریز کی ہر چال کا مرزائی ہے مہرہ
انگریز کے مہرے کو پریشان کریں گے

ہم اہل جنوں اور جھکیں موت کے آگے
ہم جب بھی مرے موت پہ احسان کریں

کافر ہے جسے ختم نبوت کا ہو انکار
روکے گا ہمیں کون ؛ یہ اعلان کریں گے

سید امین گیلانیؒ

.... میدان میں ختم نبوت کے غلام آئے

نبی آتے رہے نبیوں کے آخر میں امام آئے
وہ دنیا میں خدا کا آخری لے کر پیام آئے

جھکانے آئے بندوں کی جبیں اللہ کے در پر
سکھانے آدمی کو آدمی کا احترام آئے

وہ آئے جب تو عظمت بڑھ گئی دنیا میں انساں کی
وہ جب آئے تو انساں کو فرشتوں کا سلام آئے

پر پرواز بخشے اس نے ایسے آدمیت کو
ملائک رہ گئے پیچھے کچھ ایسے بھی مقام آئے

خدا شاہد یہ ان کے فیض صحبت کا نتیجہ تھا
شہنشہ گر پڑے قدموں میں جب انکے غلام آئے

وہ آئے جب تو دنیا اس طرح سے جگمگا اٹھی
کہ خورشید درخشاں جس طرح بالائے بام آئے

وہ ہیں بیشک بشر لیکن تشہد میں اذانوں میں
جہاں دیکھو خدا کے نام کے بعد ان کا نام آئے

کیا جب بھی کسی کذاب نے دعوی نبوت کا
تو جھٹ میدان میں ختم نبوت کے غلام آئے

بروز حشر امیں جب نفسا نفسی کا سماں ہوگا
وہاں وہ کام آئیں گے جہاں کوئی نہ کام آئے

سید امین گیلانیؒ

تحفظ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت کے موضوع پر مستند واہم چند کتابیں

۱۔ردمرزائیت کے زریں اصول .... حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحبؒ 50/۰۰

۲۔ردمرزائیت کے زریں اصول (ہندی) ترجمہ، مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری 50/۰۰

۳۔قادیانی فتنہ اور ملت اسلامیہ کا موقف، حضرت مولانا تقی عثمانی وحضرت مولانا سمیع الحق 40/۰۰

۴۔پارلیمنٹ میں قادیانی شکست .... ترتیب، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب 50/۰۰

۵۔قادیانی شبہات کے جوابات (جلد اوّل) حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مع 30/۰۰

۶۔قادیانی شبہات کے جوابات (جلد دوم) تحقیق وتحشیہ، مولانا شاہ عالم صاحب 30/۰۰

۷۔تفاسیر قرآن مجید اور مرزائی شبہات (جلد اوّل) تالیف، مولانا شاہ عالم صاحب 50/۰۰

۸۔تفاسیر قرآن مجید اور مرزائی شبہات (جلد دوم) تالیف، مولانا شاہ عالم صاحب 50/۰۰

۹۔کذبات مرزا .... حضرت علامہ نور محمد صاحب ٹانڈویؒ 20/۰۰

۱۰۔مغلظات مرزا حضرت علامہ نور محمد صاحب ٹانڈویؒ مع تسہیل مولانا شاہ عالم صاحب 25/۰۰

۱۱۔کفریات مرزا .... حضرت علامہ نور محمد صاحب ٹانڈویؒ 10/۰۰

۱۲۔اختلافات مرزا .... حضرت علامہ نور محمد صاحب ٹانڈویؒ 10/۰۰

۱۳۔کرشن قادیانی آریہ تھے یا عیسائی؟ .... حضرت علامہ نور محمد صاحب ٹانڈویؒ 10/۰۰

۱۴۔مرزائیت اور سرکاری عدالتوں کے فیصلے (اردو) مولانا شاہ عالم گورکھپوری صاحب 15/۰۰

۱۵۔مرزائیت اور سرکاری عدالتوں کے فیصلے (ہندی) مولانا شاہ عالم گورکھپوری صاحب 12/۰۰

۱۶۔اطلاع رحمانی بر اغلاط قادیانی .... حضرت حکیم یعسوب صاحب مونگیریؒ 15/۰۰

۱۷۔قادیانی مردہ .... حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ 5/۰۰

۱۸۔قادیانی ذبیحہ .... حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ 5/۰۰

۱۹۔مرزائی اور تعمیر مسجد .... حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ 5/۰۰

۲۰۔قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ 5/۰۰

۲۱۔مرزا قادیانی کا مقدمہ عقل وانصاف کی عدالت میں 25/۰۰

۲۲۔روداد مباحثہ رنگون (صحیۂ رنگون)...... حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ 25/۰۰